بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

(اور اللہ کیلئے حج اور عمرے کو پورا کرو)

مناسک حج قوم مہدویہ

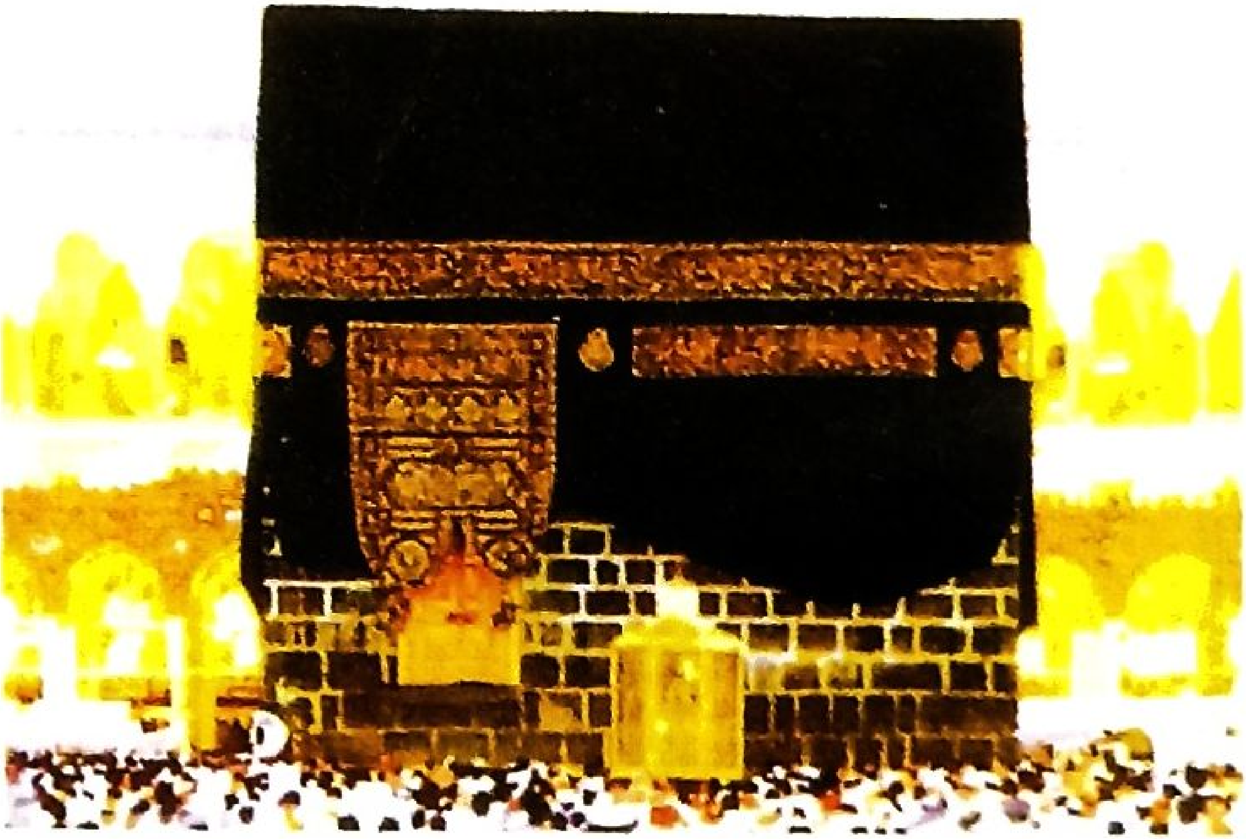

مرتبہ : الحاج فقیر سید یعقوب سلیم

PUBLISHED BY:

MAHDAVIA CHILDRENS' PUBLICATIONS

(A Non- Profitering Organisation)

 # 16-4-542/3, Omer Appartments, Chanchalguda,

Hyderabad. A.P. INDIA - 500 024 ☎ 4411594

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاَتِمُّوْ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

مناسک حج قوم مہدویہ

مع

مختصر سیرت امامنا حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعود آخرالزماں

از: علامہ سید حسین محمودی نوراللہ مرقدہ

کمپیوٹر کتابت : SAN کمپیوٹر سنٹر، چنچل گوڑہ، حیدرآباد

طبع دوم :500 یکم اکٹوبر 2010ء بلاہدیہ

مرتبہ

الحاج فقیر سید یعقوب سلیمؒ

برائے ایصال ثواب

الحاج سید دلاور خوندمیری مرحوم

......ناشر......

الحاج سید جعفر ساجد خوندمیری حال مقیم لندن

ابن الحاج سید دلاور خوندمیری مرحوم

تَلْبِیَہ

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ○

میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔

لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ○

حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ، میں حاضر ہوں۔

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ

بے شک، ساری تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لئے ہیں

وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ ○

اور ساری بادشاہی بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔

حضرت سید باقرؔ منظور صاحب

مہدوی کی دُعا

اے میرے خدا شانِ کریمانہ دکھادے
عاصی ہوں ترا، دامنِ رحمت کی ہوا دے
آقا مجھے وہ بادۂ توحید پلادے
جو سِر ہی نہیں دل بھی تیرے در پہ جُھکادے
یارب تو مجھے جلوۂ مقصود دکھادے
حائل جو حجاباتِ نظر ہیں وہ اُٹھادے
مالک مجھے اخلاص کا پیمانہ بنادے
دے "درسِ فنا" "وہمِ انا" دل سے مٹادے

دُنیا کی جو عزّت ہے نگاہوں میں، گھٹادے
ایمان کو سرمایۂ توقیر بنادے
مولا مری سوئی ہوئی تقدیر جگادے
مقصودِ حرم کا مجھے دیوانہ بنادے
ہو یاد تری جلوہ نما خانۂ دل میں
غفلت کا جو پردہ ہے نگاہوں پہ، اُٹھادے
واجب ہے تری ذات مگر اے مرے آقا
میں طالبِ دیدار ہوں جلوہ تو دکھادے
باقی نہ رہیں شاہد و مشہود کی بحثیں
"تفریقِ من و تُو" کی یہ دیوار گرادے

اس شان سے طے مرحلۂ عشق ہو یارب
قرآن زباں پر ہو تو دل تجھکو صدا دے

سیرت مرے سرکارؐ کی دامن کشِ دل ہو
منزل مجھے توحید و رسالت کی دکھادے

احساس کی منزل میں نبیؐ کا ہو تصور
قرآن مجھے معرفتِ حق کا پتہ دے

میں مست رہوں بادۂ عشقِ نبویؐ سے
تقلیدِ بلالِ حبشیؓ میرے خدا دے

صدقہ ہو عطا مجھ کو اویسِ قرنیؓ کا
مئے مجھکو بھی فیضانِ ابو ذرؓ کی پلادے

اصحابِ مکرّمؓ کی روش ہو مری منزل
ہر موڑ پہ قرآن مجھے درسِ وفا دے
نقشِ قدمِ مہدیٔ موعودؑ ہوں رہبر
ساغر مجھے صہبائے بصیرت کا پلا دے
یارب مرے تصدیقِ امامت کا بھرم رکھ
سوئے ہوئے احساسِ اطاعت کو جگا دے
چلتا رہوں میں جادۂ اخلاصِ عمل پر
تکذیب و ریاکاری کا ہر نقش مٹا دے
محکم رہے سلطانِ ولایتؑ سے مرا ربط
تابندہ رہیں عشق و بصیرت کے یہ جادے

حاصل ہو مجھے روزیٔ طیّب مرے آقا
دل میں مرے، دُنیا تیری اُلفت کی بسادے
درویش صفت تادمِ آخر رہوں مولا
آدابِ فقیری کا سلیقہ بھی سکھادے
مسکینوں کی فہرست میں شامل ہو مرا نام
"میں پن" کے تصور کو بھی مٹّی میں ملادے
میں آٹھوں پہر ذکر کی لذّت میں رہوں گُم
دے اے مرے مولا لبِ مصروفِ ثنا، دے

فہرست مضامین

۱۔	مہدوی کی دُعا	۳
۲۔	پیش لفظ	۱۲
۳۔	حج اور ذکر اللہ کے بارے میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احکامات	۱۸
۴۔	حج بیت اللہ کی روحانی تیاری	۳۸
۵۔	حج بیت اللہ کی جسمانی تیاری	۴۳
۶۔	اقسام حج	۴۴
۷۔	احرام کے آداب	۴۷
۸۔	حج کے ارکان	۵۰
۹۔	حج تمتع کا طریقہ	۵۱
۱۰۔	عمرہ کے فرائض و واجبات	۶۰
۱۱۔	پہلا طواف	۶۴
۱۲۔	دوسرا طواف	۶۵
۱۳۔	تیسرا طواف	۶۷

۱۴۔	چوتھا طواف	۶۹
۱۵۔	پانچواں طواف	۷۰
۱۶۔	چھٹا طواف	۷۲
۱۷۔	ساتواں طواف	۷۴
۱۸۔	سعی	۷۸
۱۹۔	متفرقات	۸۶
۲۰۔	مقامات قبولیت دعاء	۸۸
۲۱۔	ایام حج	۹۱
۲۲۔	عرفات	۹۳
۲۳۔	جبل رحمت	۹۵
۲۴۔	مشعر الحرام (مزدلفہ)	۹۵
۲۵۔	شب مزدلفہ کی فضیلت	۹۶
۲۶۔	کنکریاں جمع کرنا	۱۰۰
۲۷۔	مزدلفہ سے منیٰ کو روانگی	۱۰۰
۲۸۔	منیٰ میں رمی جمرات	۱۰۴
۲۹۔	دس ذی الحجہ کی مصروفیات	۱۰۶

۳۰۔ قربانی ۱۰۹
۳۱۔ ۱۱اور ۱۲ذی الحجہ ۱۱۲
۳۲۔ مکہ معظمہ کے مشاہد و مقابر ۱۱۴
۳۳۔ مکہ معظمہ کے خاص پہاڑ ۱۲۰
۳۴۔ دوگانہ تحیۃ الوضو اور شب قدر میں پڑھی جانے والی دعائیں ۱۲۲
۳۵ نعت رسول "یہ شان نبی ﷺ" ۱۳۰
۳۶۔ زیارت مدینہ منورہ ۱۳۳
۳۷۔ مسجد نبوی شریف ۱۳۷
۳۸۔ ریاض الجنتہ ۱۴۰
۳۹۔ حجرہ شریف اور صفہ مبارک (چبوترہ) ۱۴۹
۴۰۔ سیسہ کی دیوار ۱۵۳
۴۱۔ روضہ مبارک پر حاضری ۱۵۶
۴۲۔ جنت البقیع ۱۶۳
۴۳۔ زیارت اُحد و شہدائے اُحد ۱۶۶
۴۴۔ مدینہ منورہ کی دیگر زیارات ۱۶۹

۴۵۔ سفر حج میں روزمرہ استعمال کے ضروری الفاظ ۱۸۶

۴۶ فجر کی فرض نماز کی عمر قضاء کی نیت ۱۹۰

۴۷۔ مختصر سیرت امام آخرالزماں حضرت میراں سید محمد جونپوری خلیفۃ الرحمٰن علیہ الصلواۃ والسلام ۱۹۱

۴۸۔ دعویٰ موکدہ ۲۰۰

۴۹۔ اعلان دعوہ مہدیت بسلاطین وعلماء ۲۰۴

۵۰۔ مہاجرین اکرام کے لئے من جانب اللہ بشارت ۲۱۱

۵۱۔ وفات حسرت آیات ۲۱۳

۵۲۔ وصیت امام علیہ السلام ۲۱۴

۵۳۔ قبض روح پر فتوح صلی اللہ علیہ وسلم ۲۲۱

۵۴۔ تجہیز و تکفین و تدفین ۲۲۳

۵۵۔ اہل فراہ ورچ کی طرف سے مدفن کی درخواست ۲۲۴

۵۶۔ آخری معجزہ اور کیفیت مشت خاک ۲۲۷

۵۷۔ مجلس تعزیت ۲۲۹

۵۸۔ قوم کے شعراء کا منتخب کلام ۲۳۱

۵۹ شکر احسان ۲۵۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

سُبۡحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ۞ وَ سَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۞ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۞

پاک ہے تمہارا رب جو صاحب عزت ہے یہہ جو کچھ بیان کرتے ہیں اور تمام مرسلین (پیغمبروں) پر سلام سب طرح کی تعریف خدائے رب العالمین کو سزاوار ہے۔

اب تک مناسک حج پر کئی کتابیں لکھی جاچکی ہیں ہر مصنف کی یہہ کوشش رہی ہے کہ مناسک حج کو سہل انداز میں بیان کیا جائے تاکہ ہر کسی کے لئے وہ ایک اچھی Guide بن سکے۔ مگر میری نظر سے کوئی ایسی کتاب نہیں گذری جس میں کلام اللہ کی آیات سے مناسک حج کو

بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے سب سے پہلے میں نے وہ تمام کلام
اللہ کی آیات کو پیش کیا ہے جس میں حج کے مختلف ارکان کو
اللہ سبحان و تعالیٰ نے بیان کیا ہے جس سے یہہ واضح ہو گیا
کہ آپ چاہے منیٰ میں رہیں یا عرفات کے میدان میں یا
مشعر الحرام (مزدلفہ) میں رہیں یا دوران طواف کعبہ یا پھر
سعی میں رہیں ہر وقت آپ کو "ذکر اللہ" میں رہنا ہے۔
اب چونکہ ہم کو اللہ کے فضل و کرم سے مہدی علیہ السلام
کی تصدیق نصیب ہوئی ہے جس کی بناء پر ہم کو ترکیب ذکر
ملی ہے۔ کلمہ لا الہ الا اللہ سے پاس انفاس کا ذکر ہم پر
فرض ہے۔ اور جب ہم اس پر عمل پیرا ہو کر حج کرتے ہیں
تو وہ صحیح معنی میں حج ہو گا اور خصوصاً سورہ بقر کی آیت نمبر
۱۹۸ کے اُس حصہ پر غور کیجئے جس میں اللہ سبحان و تعالیٰ کا
کہنا ہے کہ "اور جب عرفات سے واپس ہونے لگو تو مشعر

الحرام یعنی مزدلفہ میں اللہ کاذکر کرو اور اس طرح ذکر کرو جس طرح اُس نے تم کو سکھایا۔ اور اس سے پیشتر تم لوگ (ان طریقوں سے محض) ناواقف تھے۔ مزدلفہ میں وقوف کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک کا ہے جس کو مہدی علیہ السلام نے "سلطان النہار" کہا اور تاکید کی ہے کہ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد صف پر طلوع آفتاب تک پاس انفاس سے کلمہ **لا الہ الا اللہ** سے ذکر کرتے رہیں۔ اور ترکیب ذکر یہہ بتائی گئی ہے کہ جب سانس لیں تو "**الا اللہ** توں ہے" کہیں اور جب سانس چھوڑیں تو "**لا الہ** ہوں نہیں" کہیں ۔ یہہ ترکیب ذکر حضور اکرم ﷺ نے حضرت خضرؑ کے پاس امانتاً رکھوادی تھی اور کہا تھا کہ جب مہدیؑ کی بعثت ہو گی تو یہہ ترکیب ذکر ان کو دیں اور کہیں یہہ امت کو دیں۔ یہ ذکر خفی ہے اس کی تصدیق کلام اللہ کی

دو آیتوں سے ہوتی ہے۔

وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِينَ ۝

ترجمہ:۔ اور اپنے پروردگار کو دل ہی دل میں عاجزی سے اور پست آواز سے صبح اور شام یاد کرتے رہو۔ اور دیکھنا غافلین میں سے نہ ہونا۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا

وذاكر سمه ربك . اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو۔

و تبتل اليه اُس کی طرف متوجہ ہو جاؤ

تبتيلا اور ہر طرف سے بے تعلق ہو کر

فرمان مہدی ہے کہ "جس کسی کو میرے مہدی موعود ہونے میں شبہ ہو اُس کو چاہیے وہ اللہ سبحان و تعالیٰ کے ذکر میں بیٹھ جائے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس پر میری مہدویت کا

کشف کردے گا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سورہ بقرہ کی آیت ۱۹۸ میں بالکل صاف طور پر بتایا ہے کہ پہلے تم (یعنی مہدیؑ کی بعثت سے پہلے ترکیب ذکر سے) ناواقف تھے اور (مہدیؑ کی بعثت کے بعد ترکیب ذکر سے واقف ہوگئے ہیں اس لئے) اس طرح ذکر کرو جس طرح تم کو سکھایا گیا ہے۔ اس لئے تمام مہدوی حضرات کو چاہئے کہ امامنا مہدی موعودؑ کے فرمان کے مطابق سلطان النہار یعنی فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک صف پر ذکر اللہ میں بیٹھے رہیں اور سلطان الیل یعنی عصر کی نماز پڑھنے کے بعد صف پر عشاء تک ذکر اللہ میں رہیں اور خصوصاً وہ حضرات جو حج کا ارادہ کر لئے ہیں ان کو چاہئے کہ وہ اس کی پابندی کریں تاکہ جب وہ حج کریں گے تو ان کی سانس تابع ذکر رہے گی یعنی اُٹھتے، بیٹھتے، اور لیٹے ہر وقت اُن کی سانس ذکر اللہ سے تر رہے گی اور وہ صحیح معنی

میں اللہ سبحان و تعالیٰ کے احکام کے مطابق حج کر سکیں گے اور حج سے واپسی کے بعد بھی صبح اور شام کے ذکر کی پابندی کرتے رہیں تاکہ وقت آخر ان کی سانس کلمہ لا الہ الا اللہ سے جائے گی۔ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ جس کی آخری سانس لا الہ الا اللہ سے جائے گی وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔

اس کتاب کے ساتھ ساتھ ناظرین کے لئے مختصر سیرت امامنا مہدی موعود علیہ السلام اور قوم کے شعرائے کرام کا منتخب کلام پیش کر رہے ہیں۔ تحیۃ الوضو کے بعد اور شب قدر میں سجدہ مناجات میں پڑھی جانے والی دعائیں دے رہے ہیں تاکہ حاجی حضرات وقت ضرورت اس سے استفادہ کریں۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ط

الحاج فقیر سید یعقوب سلیم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَاَتِمُّوا الۡحَجَّ وَالۡعُمۡرَةَ لِلّٰهِ

(اور اللہ کیلئے حج اور عمرے کو پورا کرو)

اللہ سبحان و تعالیٰ نے سورہ بقرہ (سیقول) کے ۱۹۶ سے ۲۰۳ آیات میں کس طرح عمرہ اور حج کرنا چاہیئے تفصیل سے بیان کیا ہے۔ وہ آیات قرآنی اور اس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ جو لوگ عمرہ اور حج کا ارادہ کر لیے ہیں اُن امور سے بہ خوبی واقف ہو جائیں۔ جن کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کلام پاک میں بیان کیا ہے۔

وَاَتِمُّوا الۡحَجَّ وَالۡعُمۡرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنۡ اُحۡصِرۡتُمۡ فَمَا

اسۡتَيۡسَرَ مِنَ الۡهَدۡىِ ۚ وَلَا تَحۡلِقُوۡا رُءُوۡسَكُمۡ حَتّٰى

يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا
اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ
صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۫ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ
اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ
يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا
رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ
اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ
مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ
وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ
خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ
التَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿١٩٧﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ

مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪
وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ
الضَّآلِّيْنَ ﴿١٩٨﴾ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ
النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٩٩﴾
فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ
اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ
خَلَاقٍ ﴿٢٠٠﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى
الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ
النَّارِ ﴿٢٠١﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ
وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٢٠٢﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِىْٓ اَيَّامٍ
مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِىْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ
عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾

ترجمہ :۔اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ (کی خوشنودی کے لئے حج اور عمرہ کو پورا کرو۔اور اگر (رستے میں) روک لئے جاؤ تو جیسی قربانی میسر ہو (کردو) اور جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے سر نہ منڈواؤ اور اگر کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اُس کے سر میں کسی طرح کی تکلیف ہو۔ تو اگر وہ سر منڈوا لے تو اُس کے بدلے روزے رکھے۔یا صدقہ دے یا قربانی کرے پھر جب (تکلیف دور ہو کر) تم مطمئن ہو جاؤ تو جو (تم میں) حج کے وقت تک عمرے سے فائدہ اٹھانا چاہے وہ جیسی قربانی میسر ہو کرے اور جس کو قربانی نہ ملے وہ تین روزے ایام حج میں رکھے اور سات جب واپس ہو۔ یہہ پورے دس ہوئے یہہ حکم اُس شخص کے لئے ہے جس کے اہل و عیال مکّے میں نہ رہتے ہوں اور خدا سے ڈرتے رہو۔اور جان رکھو کہ خدا

سخت عذاب دینے والا ہے۔ (۱۹۶)۔حج کے مہینے معلوم ہیں تو جو شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کرے تو حج (کے دنوں) میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے نہ کوئی بُرا کام کرے اور نہ کسی سے جھگڑے اور جو نیک کام تم کروگے وہ خدا کو معلوم ہو جائے گا اور زادِ راہ (یعنی راستے کا خرچ) ساتھ لے جاؤ کیونکہ بہتر (فائدہ) زادِ راہ (کا) پرہیزگاری ہے اور اے اہلِ عقل مجھ سے ڈرتے رہو۔ (۱۹۷)۔اس کا تمہیں کچھ گناہ نہیں کہ اپنے پروردگار سے اُس کا فضل طلب کرو اور جب عرفات سے واپس ہونے لگو تو مشعر حرام یعنی مزدلفے میں اللہ کا ذِکر کرو۔ اور اس طرح ذِکر کرو جس طرح اُس نے تم کو سکھایا ہے۔ اور اس سے پیشتر تم لوگ (ان طریقوں سے محض) ناواقف تھے۔ (۱۹۸)۔پھر جہاں سے اور لوگ واپس ہوں وہیں سے تم بھی واپس ہو اور

خدا سے بخشش مانگو۔ بے شک خدا بخشنے والا اور رحمت کرنے والا ہے۔ (۱۹۹)۔ پھر جب حج کے تمام ارکان پورے کرچکو تو (منیٰ میں) اللہ کا ذِکر کرو۔ جس طرح اپنے باپ دادا کو یاد کیا کرتے تھے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اور بعض لوگ ایسے ہیں (جو خدا) سے التجا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو (جو دینا ہے) دنیا ہی میں عنایت کر۔ ایسے لوگوں کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ (۲۰۰)۔ اور بعضے ایسے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت بخشیو اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیو۔ (۲۰۱)۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے اُن کے کاموں کا حصہ (یعنی اجر نیک تیار) ہے اور خدا جلد حساب لینے والا ہے۔ (۲۰۲) اور (قیام منیٰ کے) دِنوں میں (جو) گنتی کے (دن ہیں) اللہ کو یاد کرو۔ اگر کوئی

جلدی کرے (اور) دو ہی دن میں (چل دے) تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں۔ اور جو بعد تک ٹھیرا رہے اُس پر بھی کچھ گناہ نہیں۔ اور تم لوگ خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم سب اُس کے پاس جمع کئے جاؤ گے (۲۰۳)۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ستراہ واں (۱۷) پارہ سورۃ الحج میں بیت اللہ کے طواف اور قربانی کے جو احکام نازل کئے ہیں وہ یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ
الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ
لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾
وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى
كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۷﴾
لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ
اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ

الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۝٢٨
ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا
بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝٢٩ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ
اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ
الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ
مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۙ ۝٣٠ حُنَفَآءَ
لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ
فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ
تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝٣١ ذٰلِكَ ۗ
وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝٣٢
لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ
اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝٣٣ ع وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا
لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ
الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ؕ

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝۳۴ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ
وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ
وَالْمُقِيْمِى الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳۵
وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ
فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ
فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا
الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۳۶ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا
وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۚ
كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا
هَدٰىكُمْ ۚ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۳۷

جب ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کے لئے خانہ کعبہ
کو مقام مقرر کیا (اور ارشاد فرمایا) اور میرے ساتھ کسی چیز
کو شریک نہ کیجو اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنے
والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے
لئے میرے گھر کو صاف رکھا کرو (۲۶)۔ اور لوگوں میں حج
کے لئے ندا کر دو کہ تمہاری طرف پیدل اور دُبلے دُبلے
اونٹوں پر جو دور (دراز) راستوں سے چلے آتے ہوں
(سوار ہو کر) چلے آئیں (۲۷) تاکہ اپنے فائدے کے
کاموں کے لئے حاضر ہوں اور (قربانی کے) ایام معلوم میں
چہار پایاں مویشی (کے ذبح کے وقت) جو خدا نے اُن کو
دئے ہیں اُن پر خدا کا نام لیں۔ اس میں سے تم خود بھی کھاؤ
اور فقیر درماندہ کو بھی کھلاؤ۔ (۲۸) پھر چاہئے کہ لوگ اپنا
میل کچیل دور کریں اور نذریں پوری کریں اور خانہ قدیم

(یعنی بیت اللہ) کا طواف کریں (۲۹)۔ یہہ (ہمارا حکم ہے)
اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی ہیں
عظمت رکھے تو یہہ پروردگار کے نزدیک اس کے حق میں
بہتر ہے اور تمہارے لئے مویشی حلال کر دیئے گئے ہیں۔ سو
اُن کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔ تو بتوں کی
پلیدی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو (۳۰)
صرف ایک خدا کے ہو کر اور اس کے ساتھ شریک نہ
ٹھیرا کر اور جو شخص (کسی کو) خدا کے ساتھ شریک مقرر
کرے تو وہ گویا ایسا ہے جیسے آسمان سے گر پڑے پھر اس کو
پرندے اُچک لے جائیں یا ہوا کسی دور جگہ اُڑا کر پھینک
دے (۳۱)۔ یہہ (ہمارا حکم ہے) اور جو شخص ادب کی
چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہہ
(فعل) دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے (۳۲)۔ ان میں

ایک وقت مقرر تک تمہارے لئے فائدے ہیں۔ پھر ان کو خانہ قدیم (بیت اللہ) تک پہنچنا (اور ذبح ہونا) ہے (۳۳)۔ اور ہم نے ہر امت کے لئے قربانی کا طریق مقرر کر دیا ہے تاکہ جو مویشی چارپائے خدا نے اُن کو دیئے ہیں (ان کے ذبح کرنے کے وقت) اُن پر خدا کا نام لیں۔ سو تمہارا معبود ایک ہی ہے تو اسی کے فرمانبردار ہو جاؤ اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو (۳۴)۔ یہہ وہ لوگ ہیں کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے تو اُن کے دل ڈر جاتے ہیں اور (جب) اُن پر مصیبت پڑتی ہے تو صبر کرتے ہیں اور نماز آداب سے پڑھتے ہیں اور جو (مال) ہم نے اُن کو عطا فرمایا ہے اُس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔ (۳۵)۔

اور قربانی کے اُنٹوں کو بھی ہم نے تمہارے لئے شعائر خدا مقرر کیا ہے۔ ان میں تمہارے لئے فائدے ہیں

تو (قربانی کرنے کے وقت) قطار باندھکر اُن پر خدا کا نام لو
جب پہلو کے بل گر پڑے تو اُن میں سے کھاؤ۔ اور قناعت
سے بیٹھ رہنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھیلاؤ۔
اس طرح ہم نے اُن کو تمہارے لئے زیر فرمان کر دیا ہے۔
تاکہ تم شکر کرو (۳۶)۔ خدا تک نہ اُن کا گوشت پہنچتا ہے
اور نہ خون بلکہ اُس تک تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے اس
طرح خدا نے اُن کو تمہارا مسخر کر دیا ہے تاکہ اس بات کے
بدلے کہ اس نے تم کو ہدایت بخشی ہے اُسے بزرگی سے یاد
کرو اور (اے پیغمبر) نیکو کاروں کو خوشخبری سنا دو (۳۷)۔

سورہ بقر کی آیت نمبر ۱۲۵

وَاِذْ جَعَلْنَا
الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ
مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ
اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ
وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝

ترجمہ :۔ اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لئے جمع ہونے اور امن پانے کی جگہ مقرر کیا (حکم دیا کہ) جس مقام پر ابراہیم کھڑے ہوئے تھے اس کو نماز کی جگہ بنالو ۔ اور ابراہیم اور اسمٰعیل کو کہا کہ طواف کرنے والوں ، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے میرے گھر کو پاک صاف رکھا کرو ۔ اس آیت کی بناء پر حاجی لوگ طواف کعبہ کے بعد دو رکعت نماز مقام ابرہیم پر ادا کرتے ہیں ۔

سورہ بقر کی آیت ۵۸

إِنَّ الصَّفَا وَ
الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ
فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾

ترجمہ:۔ بے شک صفا اور مروہ (مکہ میں دو پہاڑیاں) خدا کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں ہے کہ دونوں کا طواف کرے بلکہ طواف ایک قسم کا نیک کام ہے اور جو کوئی نیک کام کرے تو خدا قدر شناس اور دانا ہے۔

اُپر دی ہوئی قرآنی آیات سے یہہ صاف ظاہر ہے اور "حج" ذِکر اللہ کا دوسرا نام ہے یعنی چاہیئے آپ منٰی میں رہیں یا عرفات میں رہیں یا مزدلفہ میں رہیں یا بیت اللہ طواف کرتے رہیں اور قربانی کے وقت بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر کرنا ہے۔ سورہ بقر کی آیت نمبر (۱۹۸) پر غور کریں جس میں بتایا گیا ہے کہ معشر احرام یعنی مزدلفے میں اللہ کا ذکر کرو اور اس طرح ذکر کرو جس طرح اُس نے تم کو سیکھایا ہے اور اس سے بیشتر تم لوگ (اِن طریقوں سے محض)

ناواقف تھے۔

اوپر دی ہوئی آیت میں مہدی علیہ السلام کی بعثت کی طرف اشارہ ہے۔ فرمان مہدیؑ ہے کہ بندہ کی دعوت کا اصل اصول مدعا "ذکر اللہ" اور "طلب دیدار خدا" ہے

ایک مرتبہ بی بی عائشہؓ نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ ذکر اللہ میں کونسا ذکر افضل ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ

"لا الہ الا اللہ"

اس بات پر ساری امت مسلمہ متفق ہے کہ افضل اذکر لا الہ الا اللہ ہے پھر بی بی عائشہؓ پوچھتی ہیں کہ لا الہ الا اللہ کس طرح بولنا چاہیئے تو حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ اس طر بولنا چاہیئے کہ محافظ فرشتوں کو بھی خبر نہ ہو یعنی "ذِکر خفی"۔ یہہ حدیث صحیح ہے

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سورہ اعراف کی آیت نمبر ۲۰۵ میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾

ترجمہ :۔ "اپنے پروردگار کو دِل میں عاجزی اور خوف سے پست آواز سے صبح اور شام یاد کرتے رہو اور (دیکھنا) غافلین میں سے نہ ہونا"

اس کی تعلیم حضور اکرم ﷺ نے حضرت خضر علیہ السلام کے ذریعہ مہدی علیہ السلام کو دی اور کہا کہ "جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو دار دنیا میں دیکھنے کی خواہش رکھتا ہو اس کو یہہ تعلیم دی جائے"۔ اس لئے مہدی علیہ السلام کی

تصدیق کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرض قرار دیا کیونکہ تمام عبادات کی روح "ذکر اللہ" اور "طلب دیدار الٰہی" ہے۔ اس لئے مہدی علیہ السلام تصدیق کرنے والے کو حضور اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی ذِکر خفی کی تعلیم ملتی ہے جس کی وجہ سے مصدق مہدیؑ تمام مناسک حج میں ذِکر اللہ میں رہکر اللہ تعالیٰ کے دئے ہوئے احکامات کی پوری پوری تکمیل کرتا ہے۔ عالم اسلام کے لئے یہہ ترکیب ذِکر یہاں دی جارہی ہے اور درخواست ہیکہ وہ پہلے اللہ تعالیٰ کو دارِ دنیا میں دیکھنے کی خواہش رکھیں اور نیچے دئے ہوئے طریقہ پر ہر سانس میں کلمہ **لا الہ الا اللہ** ذکر کرتے رہیں۔ یہہ ترکیب ذِکر سورہ مزمل کی آیت نمبر ۸ کے مطابق ہے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق ہو تو مہدیؑ کی تصدیق سے بھی مشرف ہو سکتے ہیں۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ﴿٨﴾

(ا) واذکر سمه ربك:۔ اپنے رب کے نام کا ذکر کر اس لئے جب سانس لیں تو الا اللہ کہیں۔

(۲) و تبتل الیہ :. اللہ کی طرف متوجہ ہو جا۔اس لئے سانس لیتے وقت الا اللہ کے ساتھ (توں ہیں) کہیں جو اللہ کی طرف متوجہ ہو جانے کا کلمہ ہے۔

(۳) تبتیلا :. ہر طرف سے بے تعلق ہو کر اس لئے جب سانس چھوڑیں تو لا الہ ہوں نہیں کہیں۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ کے سوائے کوئی نہیں ہے۔ چونکہ بولنے والا موجود ہوتا ہے اس لئے "ہوں نہیں" یعنی "میں نہیں" سے اپنی ذات کی نفی ہوتی ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ "جس شخص کا آخری کلمہ " لا الہ الا اللہ " ہو گا وہ جنت میں ضرور

داخل ہو گا۔(بہ روایت معاذ بن جبل ، مشکواۃ شریف)

وقت آخر ہر انسان غڑ غڑے یعنی "Coma" میں رہتا ہے۔نہ زبان ہلتی ہے نہ وہ حرکت کر سکتا ہے۔صرف سانس ہی چلتی رہتی ہے اگر وہ اپنی زندگی میں اپنی ہر سانس کی حفاظت کلمہ **لا الہ الا اللہ** سے کرتا رہا تو لازمی ہے کہ وقت آخر بھی وہ ذکر اللہ میں رہے گا۔اس طرح اس کی آخری سانس بھی **لا الہ الا اللہ** کے ساتھ ہی جائے گی اور حضور اکرم ﷺ کے کہنے کے مطابق وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔

حج بیت اللہ کی تیاری کس طرح کرنا چاہیئے ؟

حج بیت اللہ کی تیاری دو طرح سے ہوتی ہے۔ایک تو روحانی دوسری جسمانی۔پہلے ہم روحانی تیاری کا ذکر کرتے ہیں بعد

میں جسمانی تیاری کا ذکر کریں گے۔

حج بیت اللہ کی روحانی تیاری

جب ہم کو معلوم ہو چکا ہے کہ تمام عبادات کی روح ذکر اللہ ہے اور تمام مناسک حج کی روح بھی ذکر اللہ ہے تو اوپر بتائی ہوئی ترکیب ذِکر سے حاجی کو چاہیئے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور حضور اکرم ﷺ اور مہدیؑ کے بتائے ہوئے طریقہ پر صبح اور شام ذکر اللہ میں رہے۔ صبح اور شام ذِکر کرنے کی تاکید اللہ سبحانہ وتعالیٰ قرآن میں جہاں جہاں ذکر اللہ کا بیان آیا وہاں وہاں صبح اور شام کے الفاظ آئے ہیں۔

آیات قرآنی اور اس کا ترجمہ

سورہ طٰہٰ کی آیت نمبر ۱۳۰ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تفصیل سے یہہ بتایا ہے کہ صبح اور شام کا وقت کونسا ہے

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾

ترجمہ :۔ ”پس جو کچھ یہہ کہتے ہیں اس پر صبر کیجیے اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ، سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے تسبیح (یعنی ذکر اللہ) کیجیے اور رات کی اولین ساعت میں بھی تسبیح کیجیے اور دن کے اول اور آخر میں بھی تاکہ آپ خوش ہوں“

خوشی کا راز جو مضمر ہے وہ ذکر اللہ میں ہے۔ سورہ الرعد کی آیت نمبر ۲۸ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کہنا ہے کہ

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ
قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿٢٨ۭ﴾

ترجمہ :۔ اے ایمان والو اللہ کی یاد سے دِل آرام پاتے ہیں (یعنی سکون قلب) اللہ کی یاد میں ہے سن رکھو کہ اللہ کی یاد سے دل سکون پاتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ صفاء ، مروہ کے درمیان سعی اور رمی جمرات صرف اللہ کی یاد کے لئے ہے (ابو داؤد، ترمذی) اس لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مہدیؑ کے فرامین کے مطابق ہر مسلمان خصوصاً ہر حاجی کو چاہیئے کہ صبح کی فجر کی نماز کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی بناء پر جو ہم کو حضور مہدیؑ کے ذریعہ ملے ہیں نماز فجر کے بعد اشراق کے وقت (سورج طلوع ہونے کے ۱۵، ۲۰ منٹ تک) صف پر ہی ذکر اللہ میں بیٹھے رہیں اور اگر اشراق کی دو رکعت نماز پڑھ کر اٹھے گا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے کے مطابق اس کو ایک حج اور عمرہ کا

ثواب ملے گا اور شام کو عصر کی نماز سے عشاء یا کم از کم مغرب تک ذکر اللہ میں بیٹھ کر اٹھے گا تو حدیث قدسی کے مطابق اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا کہنا ہے کہ اگر کوئی بندہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو صبح ایک ساعت اور شام ایک ساعت یاد کرتا ہے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کا بقیہ وقت ذکر اللہ میں شمار کرے گا۔

یعنی ایسا ہی ہے جیسے وہ شخص ۲۴ گھنٹے صف پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ذِکر کرتا رہا۔ جب کوئی شخص نماز عصر سے عشاء تک ذکر اللہ میں بیٹھے رہتا ہے تو رات بھر اس کی سانس کلمہ **لا الہ الا اللہ** سے آتے جاتی رہتی ہے۔ اس طرح اس کا ذکر خفی، ذکر دوام میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

اس لئے ہر حاجی کو چاہیئے کہ جب وہ حج کا ارادہ کر لے تو صبح اور شام کے ذِکر کی پابندی شروع کر دے تو ایام حج میں چاہے وہ منیٰ میں رہے یا عرفات میں یا مزدلفہ میں رہے

یاطواف کے وقت اُس کی ہر سانس کلمہ لا الہ الا اللہ سے جاتے آتے رہے گی۔ اس طرح وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے جو احکامات سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۰۰۔ ۱۹۸ میں دئے گئے ہیں پوری پوری پابندی کرے گا۔ حقیقی معنی میں وہ حاجی کہلائے گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ ہر مسلمان اور خصوصاً ہر حاجی کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین ثمہ آمین

حج بیت اللہ کی جسمانی تیاری

سوال (۱) حج اور عمرہ کا فرق کیا ہے ؟

ج۔ حج کے ایام مقرر ہیں۔ یعنی ۷/ ذی الحجہ کی شام سے ۸/ ذی الحجہ شروع ہو جاتا ہے۔ حج کے ایام ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ ہیں اور عمرہ سال میں کبھی بھی کیا جا سکتا ہے۔ مگر ایام حج میں یعنی ۹ سے ۱۳ ذی الحجہ کے درمیان عمرہ مکروہ ہے

(۲) اگر کوئی شخص مالی اور جسمانی حالت سے اس قابل ہے کہ مناسک حج ادا کر سکتا ہے تو حج اس پر "فرض" ہے عمرہ فرض نہیں ہے۔

(۳) حج میں طواف قدوم اور طواف وداع دونوں ضروری ہیں عمرہ میں یہہ نہیں ہیں۔

(۴) حج میں وقوف عرفات، مزدلفہ میں ۹/ ذی الحجہ اور

۱۰/ذی الحجہ کی درمیانی شب میں قیام، شیطانوں پر کنکریاں مارنا جس کو رمی جمرات کہتے ہین اور قربانی ضروری ہیں۔ عمرہ میں یہہ نہیں ہیں۔

اقسام حج

حج کی تین قسمیں ہیں

(۱)اِفراد (۲)قِران (۳)تمتع

(۱) حج افراد:۔ جب احرام باندھتے وقت حج کی نیت کی جائے۔ عمرہ کی نیت نہ کی جائے تو "حج افراد" ہے

اس میں قربانی لازمی نہیں ہے اور حج ہونے کے بعد میقات یعنی مسجد تنعیم جاکر عمرہ کی نیت احرام باندھ کر عمرہ کرتے ہیں۔

(۲) حج قِران :۔ جب احرام باندھتے وقت حج اور عمرہ
کی دونوں ک نیت کی جائے تو یہہ حج قِران ہے اس میں
ایک ہی احرام سے عمرہ اور حج دونوں کیا جاسکتا ہے۔ حج
قِران میں قربانی واجب ہے۔ میقات کے اندر رہنے بسنے
والوں کے لئے حج قِران نہیں ہے۔

(۳) حج تمتّع :۔ کی نیت باندھ کر احرام باندھا جائے اور
عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول کر "حلال" ہو جائے اور وہ
سارے فائدے حاصل کئے جائیں جو محرم یعنی احرام
باندھے رہنے والے کے لئے منع ہیں۔ پھر ۸/ ذی الحجہ کو
دوبارہ حج کی نیت سے احرام باندھا جائے اور حج افراد کی
طرح سارے ارکان ادا کئے جائیں تو یہہ حج تمتّع ہے۔
تینوں حج کی نیتیں حسب ذیل ہے۔

حج افراد کی نیت :۔ اللھم انی ارید الاحرام بالحج . ترجمہ :۔ اے اللہ میں حج کا احرام باندھتا ہوں۔

حج قِران کی نیت :۔ اللھم انی ارید الا حرم بالعمرۃ و الحج ۔ ترجمہ :۔ اے اللہ میں عمرہ و حج کا احرام باندھتا ہوں۔

حج تمتّع کی نیت :۔ اللھم انی ارید الاحرام بالعمرہ متمتعًا بھا الی الحج فیسر ھا لی وتقبلھا منی

ترجمہ :۔ اے اللہ میں عمرہ کا احرام باندھتا ہوں حج تمتع کی نیت کرتے ہوئے۔ تو اس کو میرے لئے آسان فرما اور قبول فرما۔

چونکہ آج کل ہوائی جہاز ہی سے حج کا سفر کیا جارہا ہے اور چونکہ ہوائی جہاز میقات سے ہو کر گذرتا ہے اس لئے

ہوائی جہاز میں چڑھنے سے پہلے ہی یعنی ایرپورٹ جانے سے قبل ہی احرام باندھا جاتا ہے۔

احرام:۔ دو چادریں یا بڑے Bath Towals ہوتے ہیں۔ ایک کو لنگی کی طرح باندھا جاتا ہے مگر گھیٹی نہیں دی جاتی اور دوسرے کو اوڑھ لیا جاتا ہے۔

احرام کے آداب

احرام کے آداب یہہ ہیں اور احرام باندھنے کے بعد یہہ چیزیں ممنوع ہیں۔

(۱) سلے ہوئے کپڑے پہننا

(۲) سر ڈھانکنا

(۳) خوشبو لگانا یا خوشبودار صابن سے منھ دھونا

(۴) رنگین کپڑے پہننا

(۵) سر اور چہرہ چھپانا

(۶) تیل لگانا

(۷) سر، داڑھی، زیر ناف یا جسم کے کوئی حصہ کا کوئی بال کاٹنا، کٹوانا، اُکھاڑنا یا جلانا

(۸) شکار کرنا ، لڑائی جھگڑا کرنا، غیبت، فضول گوئی اور فحش کلامی کرنا، خدا کی نافرمانی کا کوئی کام کرنا

(۹) میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات

احرام کے آداب عورت کے لئے

(۱) عورت سلے ہوئے کپڑے پہن سکتی ہے۔ مرد کے لئے سر کھلا رکھنا لازمی ہے مگر عورت کے لئے سر ڈھکنا ضروری ہے مگر عورت چہرہ کھلا رکھے گی۔

(۲) مرد احرام کے بعد بلند آواز سے تلبیہ پڑھیں گے مگر عورتیں آہستہ پڑھیں گی۔

(۳) عورتیں موزے پہن سکتی ہے مگر مرد چپل پہنیں گیں اور ٹخنے کھلے رہیں گے۔

(۴) احرام باندھنے سے پہلے احرام کی نیت سے غسل کرنا ،ہر مرد، عورت اور بچہ حتی کہ حیض اور نفاس والی عورت کے لئے بھی سنت ہے۔

(۵) حائضہ عورت کے لئے افضل ہے کہ وہ کچھ انتظار کر کے پاکی کی حالت میں احرام باندھے۔ حائضہ عورت حج کے سارے اعمال انجام دے سکتی ہے۔ وہ صرف طواف نہیں کر سکتی اور طواف کے دو رکعت نماز نہیں پڑھ سکتی اگر عورت میقات پار کرتے وقت یعنی حج کا احرام باندھتے وقت حالت حیض میں ہو تو وہ بھی عام عورتوں کی طرح احرام باندھے گی۔ لیکن احرام کی نماز نہیں پڑھیں گی۔ نیز احرام باندھنے کے بعد حیض شروع ہو جائے تو پاک ہونے

تک حالت احرام میں رہیں گی۔ پاک ہونے کے بعد عمرہ کر کے احرام اتار دیگی۔

حج کے ارکان

حج کے ارکان جن کے بغیر حج درست نہیں ہوتا وہ پانچ ہیں

(۱) احرام (۲) طواف (۳) صفا و مروہ کی سعی

(۴) وقوف عرفات (۵) سر منڈوانا

حج کے واجبات جن کے ترک کرنے سے حج باطل نہیں ہوتا لیکن ایک بکرا ذبح کرنا لازم آتا ہے چھ ہیں۔

(۱) میقات میں احرام باندھنا۔ اگر وہاں سے بے احرام باندھے گزرے گا تو ایک بکرا ذبح کرنا واجب ہو گا

(۲) شیطانوں پر سنگریزے مارنا

(۳) غروب آفتاب تک عرفات میں ٹھہرنا

(۴) مزدلفہ میں ۹/اور ۱۰/ذالحجہ کی شب میں قیام کرنا

(۵) منی میں قیام

(۶) طواف وداع

اوپر دئے ہوئے چار واجبات ترک کرے گا تو بکرا ذبح کرنا واجب نہیں سنت ہے۔

حج تمتّع کا طریقہ

چاہیئے کہ ارادہ حج سے پہلے توبہ کرے۔ لوگوں سے معافی مانگ لے۔ قرض ادا کرے۔ زن و فرزند اور جس جس کا نفقہ اس کے ذمہ ہے ان کا نفقہ ادا کرے۔ وصیت نامہ لکھے، حلال کی کمائی سے زاد راہ لے۔ جس میں شبہ ہو اس مال سے پرہیز کرے اور گھر سے نکلنے سے پہلے سلامتی کی راہ سے کچھ صدقہ دے۔ دوستوں سے وداع کرے اور

ان سے دعائے خیر کا خواستگار ہو اور ہر ایک سے کہے

"میں اللہ کے حوالے کرتا ہوں تیرا دین، تیری امانت

اور تیرا انجام کار"

ہندوستان سے سفر کرنے والے حاجیوں کو چاہیئے کہ وہ ایر پورٹ پر جانے سے پہلے یا ایر پورٹ پر اگر غسل کا اہتمام ہو تو احرام باندھنے سے قبل غسل کریں اور چونکہ غسل میں وضو ہوتا ہے اس لئے غسل سے فارغ ہو کر صاف کپڑے پہن کر دوگانہ تحیۃ الوضو ادا کریں اور جب جب دوران حج میں وضو کریں دوگانہ تحیۃ الوضو ضرور ادا کریں۔ صرف قوم مہدویہ ہی میں وضو کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لازوال نعمتوں اور احسانات کے شکرانہ میں دو رکعت نماز اللہ تعالیٰ کے شکر کی نیت سے ادا کی جاتی ہے۔ اس لئے فرمان مہدی علیہ السلام ہے کہ جس نے اچھی

طرح وضو کیا اور دو رکعت تحیۃ الوضو اللہ کے شکرانہ کی نیت سے دو رکعت نہ پڑھی تو وہ دین کا بخیل ہے۔

تحیۃ الوضو ادا کرنے کے بعد روز مرہ کا لباس اتار کر احرام باندھ لے۔ مرد ایک چادر سفید لنگی کی طرح باندھ لے اور بغیر سیلا ہوا پٹہ باندھ لے اور ایک چادر سفید اوڑھ لے اور عورتیں سلے ہوئے کپڑے (عام لباس) احرام کی نیت سے پہن کر ایک سفید کپڑا سر پر اس طرح باندھیں کہ پورا سر ڈھک جائے مگر چہرہ کھلا رہے

اس کے بعد دو رکعت نماز نفل ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھیں۔ مرد یہہ نماز سر ڈھانک کر پڑھیں اور سلام پھیرنے کے بعد سر سے کپڑا اہٹادیں اور حج تمتع کی نیت اس طرح کریں۔

اللھم انبی ارید الا حرام بالعمرہ متمتعا بھا الی

الحج فیسر ھالی و تقبلھا مینی.

ترجمہ:۔ اے اللہ میں عمرہ کا احرام باندھتا ہوں حج تمتع

کی نیت کرتے ہوئے تو اس کو میرے لئے آسان فرما اور

قبول فرما۔

پھر اس نیت کے ساتھ ہی کسی قدر بلند آواز سے یہہ

تلبیہ پڑھیں

لبیك اللھم لبیك لبیك لا شریك لاك لبیك ان

الحمد والنعمة لك والملك لا شریك لك .

ترجمہ :۔ میں حاضر ہوں خداوند تیرے حضور

میں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک

نہیں ، میں حاضر ہوں ۔ ساری تعریفیں اور سب نعمتیں تیری ہی ہیں اور ملک اور بادشاہت تیری ہی ہے ، تیرا کوئی شریک نہیں۔

اس کے ساتھ ہی آپ کا احرام اور حج شروع ہو گیا

تلبیہ ہر وقت پڑھتے رہنا چاہیئے۔ البتہ طواف اور سعی کے وقت تلبیہ نہیں پڑھنا چاہیئے۔ مرد بلند آواز سے تلبیہ پڑھے گا اور عورت پست آواز سے۔ عورت کے لئے بلند آواز سے پڑھنا مکروہ ہے۔

جب ہوائی جہاز میں سوار ہوں تو یہہ دعا پڑھیں۔

بسم اللہ مجرھا و مرسھا ان ربی لغفور رحیم.

ترجمہ :۔ شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے ، اس کا چلنا اور ٹھہرنا ، بے شک مرا رب بخشنے والا مہربان ہے اور جب ہوائی جہاز اوڑنے کے لئے چلنا شروع کرے تو یہہ دعا پڑھیں۔

الحمدلله سبحان الذی سخرلنا ھذا و ما کنا له مقرنین و انا الی ربنا لمنقلبون .

ترجمہ : تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس کو مسخر کیا اور ہم اس کو اپنے تابع نہیں کر سکتے تھے اور بے شک ہمیں اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔

دوران سفر میں فضول گفتگو سے پرہیز کریں اور نہ صرف سفر میں بلکہ پورے حج کے دوران خاموش رہیں۔ زبان سے تلبیہ اور دل سے ذکر اللہ میں رہیں جیسا اس سے پہلے بتایا گیا ہے۔ جب جہاز جدہ پہنچ جائے تو اللہ کا شکر ادا کیجئے کہ اس نے آپ کو الحمد اللہ بہ خیر و عافیت پہنچادیا ہے اس کے بعد آپ کو امیگریشن لائن میں کھڑے ہو کر "پلگرم پاس" پر مہر لگوانا ہوگا۔ اس کے بعد آپ کسٹم ہال

میں جا کر اپنا سامان نکال کر اس کو کسٹم کروائے۔ کسٹم چکنگ کے بعد اپنے ضروری کاغذات اور کچھ چھوٹا بیگ وغیرہ اپنے پاس رکھ کر بقیہ سامان وہیں چھوڑ دیجئے۔ قلی آپ کا سامان لے جا کر وہاں رکھ لیگا جہاں آپ کے معلم کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ معلم کے بیٹھنے کی جگہ "مکتب الوکلاء" کہلاتی ہے۔ وہاں ہندوستان کا قومی جھنڈا لگا ہو گا۔ اس کے بعد آپ ہندوستان قونصل کے کاونٹر پر آئیں یہاں آپ کو معلم، بس، رہائش کے بارے میں پتہ چلے گا یہہ عمارت حج ٹرمنل ہے یہاں بنک ہے۔ یہاں کاونٹر پر آپ ڈالر یا ڈرافٹ دے کر ریال حاصل کرلیں۔ فرض نماز اور نماز شکرانہ ادا کرنے کے بعد مکہ معظمہ جانے کے لئے بس میں سوار ہوئے۔ معلم کے ملازمین آپ کو بس میں بٹھائیں گے مکہ مکرمہ پہنچ کر آپ کچھ پیسے اپنے پاس رکھئے باقی رقم معلم

کے حوالے کر دیں اور اُس کی رسید لے لیں جب بھی آپ کو پیسوں کی ضرورت پڑے آپ معلم سے لے کر رسید میں اندراج کرا لیں ۔ ضروری کاغذات ، زیادہ رقم ، ٹکٹ ، پاسپورٹ وغیرہ ساتھ لے کر حرم شریف نہ جائیں جب بھی آپ باہر نکلیں رمال اور چھتری ہمیشہ اپنے پاس رکھیں۔ منی اور عرفات میں جائے نماز اور چٹائی کے ساتھ کھانے پینے کا کچھ سامان رکھ کر باقی سامان قیام گاہ پر رکھیں۔ معلم کا دیا ہوا شناختی کارڈ ہمیشہ اپنی کلائی پر رکھیں۔

سامان رکھ کر غسل یا وضو کر کے اُسی وقت بیت اللہ شریف چلے جائیں۔ اگر طواف کے دوران اپنے ساتھی بچھڑ جایں تو ان سے کہیئے کہ حجرہ اسود کے ساتھ پتھر پر ایک کالی پٹی بنی ہوتی ہے وہ جہاں مسجد میں جا کر رکتی ہیں وہاں پر وہ انتظار کریں۔ یہہ سب سے اچھا طریقہ ہے۔

جب آپ حرم میں داخل ہونگے تو بہتر یہہ ہے کہ آپ باب السلام سے داخل ہوں اور داخل ہوتے وقت بسم اللہ و لصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ۔ اللھم اغفرلی ذنوبی وا فتح لی ابواب رحمتك پڑھیں۔ جب بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو آپ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعاء کریں۔ یا اللہ تو میرے کو خاتمین کے صدقہ اور اپنے فضل و کرم سے اس دنیا میں اپنے دیدار سے سر فراز کر اور آخرت میں بھی اپنے دیدار سے سر فراز کر۔ اور ساتھ ہی یہہ پڑھیئے۔ " الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله و الله اکبر "

محرم کے طواف کی نوعیت:۔ جو لوگ حج تمتع یا عمرہ کی نیت سے آئے ہیں وہ عمرہ کی نیت سے طواف کریں گے اور جنھوں نے افراد کی نیت کی ہے وہ طواف

قدوم کریں گے اور جو لوگ قیران کا احرام باندھا ہے انھیں پہلے عمرہ کا طواف و سعی کرنا ہے اس کے بعد حج کے طوافِ قدوم کی سعادت حاصل کریں گے۔

عمرہ کے فرائض (دو ہیں)

(۱) احرام باندھنا

(۲) بیت اللہ کا طواف کرنا

(احرام باندھنے پر دو باتیں فرض ہیں۔ نیت اور تلبیہ

عمرہ کے واجبات (دو ہیں)

(۱) سعی (صفا اور مروہ کے درمیان)

(۲) طواف اور سعی کے بعد سر منڈانا اور بال کتروانا

یہ عُمرہ کی نیت ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ وَیَسِّرْھَا لِیْ ○

اے اللہ میں عمرہ کا ارادہ کر رہا ہوں۔ میری طرف سے آپ قبول فرمائیں۔ اور اسکی ادائیگی میرے لئے آسان فرمادیجئے۔ اس کے بعد تلبیہ پڑھنا شروع کر دیں۔

اب آپ طواف کے لئے خانہ کعبہ کے اس کونہ پر آجائیے جس میں حجر اسود لگا ہوا ہے اور حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑے ہو جائیں کہ آپ کا دایاں کندھا حجر اسود کے بائیں کنارہ کے سیدھ میں ہو، اس طرح کھڑے ہو کر دل میں طواف کی نیت کریں اور یہہ الفاظ ادا کریں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فَيَسِّرْهُ لِیْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ ط

اے اللہ میں تیرے محترم گھر کا طواف کرنے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ آپ اسے میرے لئے آسان فرمادیجئے۔ اور میری جانب سے اسے قبول فرمالیجئے۔ نیت کر کے ذرا سا

دائیں کھسکے تاکہ حجر اسود بالکل مقابل ہو جائے۔ پھر نماز کی نیت کے وقت جس طرح ہاتھ اٹھاتے ہیں اُسی طرح ہاتھ اُٹھاکر یہ دعا پڑھے۔ ہاتھ کانوں تک اُٹھے ہوں اور ہتھیلیوں کارخ حجر اسود کی طرف ہو۔

بسم الله الله اکبر . لا اله الا الله . ولله الحمد . والصلواة والسلام علی رسول الله .

اگر یہ پوری عبارت نہ پڑھ سکیں تو صرف بسم الله ، الله اکبر . ولله الحمد کہکر ہاتھ چھوڑ دیں اور ادب اور انکساری سے حجر اسود پر آئیں اور اس کو بوسہ دیں۔ بوسہ نہ دے سکیں تو دونوں ہاتھ یا دایاں ہاتھ حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے ہاتھ چوم لیں۔ اب حجر اسود کے دائیں طرف بیت اللہ کے دروازہ کی سمت چلیں۔ بس طواف شروع ہو گیا اور تلبیہ موقوف ہو گیا۔ طواف شروع کرنے سے

پیشتر اوڑھنے والی چادر کو سیدھے کاندھے سے نکال کر یعنی سیدھے مونڈھے کے بغل میں سے لیکر بائیں مونڈھے پر ڈالنا چاہیئے اس طرح کے سیدھے مونڈھا برہنہ رہے اس کو "اضطباع" کہتے ہیں اور پہلے تین چکروں میں "رمل" کیا جاتا ہے یعنی پہلے تین چکروں میں پہلوانوں کی طرح اکڑ کر دونوں کندھے ہلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے چلنے کو کہتے ہیں۔ مگر عورت عام چال سے چلے اُس کے لئے "رمل" نہیں ہے۔

طواف کے لئے کوئی خاص مخصوص دعائیں نہیں ہیں اس لئے آپ کو کوئی دعائیں یاد نہیں ہیں تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو ذکر کرتے ہوئے جس کا طریقہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے۔ اُس طرح ذکر کرتے ہوئے طواف کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کو تراویح میں پڑھے جانے والی

دعائیں یاد ہیں تو اس طرح پڑھ سکتے ہیں۔

جب خانہ کعبہ کے چاروں طرف گھوم کر حجر اسود کے سامنے پہنچیں گے تو ایک "شوط" یعنی ایک چکر پورا ہوگا اس طرح آپ کو سات چکر کرنا پڑے گا۔

آپ کا طواف مکمل ہو جائے گا۔

پہلا طواف

پہلے طواف کی دعا:۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِنَّ الْمَهْدِيَّ الْمَوْعُوْدَ قَدْ جَآءَ وَمَضٰى

اسی دعا کو آپ پڑھتے ہوئے رکن یمانی تک آیئے رکن یمانی کعبۃ اللہ کا وہ کونہ ہے جو حجر اسود کے بائیں جانب ہے۔

جب وہاں پہنچیں تو یہ دعا موقوف کر کے یہ دعا پڑھیں۔

ربنا رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ ؕ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ ؕ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۝

حجر اسود کے آنے تک جتنی مرتبہ پڑھ سکتے ہیں پڑھے اب آپ کا ایک "شوط" یعنی ایک چکر ہو گیا۔ رکن یمانی کا استلام بھی چھونا گناہوں کی معافی کا سبب ہے۔ اگر بھیڑ کی وجہ سے رکن یمانی کو چھو نہ سکے تو دور سے داہنے ہاتھ سے اشارہ کافی ہے۔ (رکن یمانی کا بوسہ نہیں لینا چاہیئے)

دوسرا طواف

دوسرے طواف کی دُعا میں بسم الله الله اکبر و لله الحمد پڑھتے ہوئے آگے بڑھیئے اور دوسرے طواف کی دعا پڑھتے ہوئے دوسرا طواف شروع کیجئے۔

دوسرے طواف کے لئے جب حجر اسود پر پہنچ جائیں اسے بوسہ دیجئے اگر یہ ممکن نہ ہو تو دور سے اپنی ہتھلیاں اس کی طرف کر کے اشارہ کرلیں اور کانوں تک ہاتھ نہ اُٹھائیں۔ کانوں تک ہاتھ اُٹھانا صرف شروع طواف میں ہے۔ دوسری طواف کی یہہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ
وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی
عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ وَعَلٰی کُلِّ مَلَكٍ بِرَحْمَتِكَ
یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

یہہ اس وقت تک پڑھتے رہیں گے جب تک رکن یمانی پر نہ پہنچ جائیں۔اس کے بعد سے حجر اسود تک آپ

ربنا آتِنا...................... یا رب العالمین.

وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۔

یہہ دعا پڑھنے کے بعد حجر اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے ورنہ دور سے استلام کیجئے اور بسم اللہ اللہ اکبر. وللہ الحمد پڑھتے ہوئے آگے بڑھئے اور تیسرا طواف شروع کیجئے۔

تیسرا طواف

تیسرے طواف کی دعا:۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

(ترجمہ: سزاوار ہے اللہ تعالیٰ کو اور تمام قِسم کی تعریفیں سزاوار ہیں اللہ تعالیٰ کے لئے اور کوئی معبود حق نہیں ہے سوائے خدائے تعالیٰ کے اور اللہ تعالےٰ بہت بزرگ ہے اور نہیں پناہ ہے گناہوں سے بچنے کے لئے اور نہیں ہے طاقت عبادت کے ادا کرنے کی مگر حُسنِ تائید سے خُدائے تعَالیٰ کے جو علم وقدُرت وکمال وغیرہ میں بہت بلند پایہ ہے اور بہت بزرگ ہے۔)

یہہ اُس وقت تک پڑھتے رہے جب تک آپ رکَن یمانی پرنہ پہنچ جائیں۔ وہاں پر یہہ دعا ختم کردیجئے اور آگے بڑھتے ہوئے یہہ دعا پڑھیئے۔

ربنا آتِنا.................. یا رب العالمین.

یہہ دعا پڑھنے کے بعد حجر اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے ورنہ دور ہی سے استلام کیجئے اور بسم اللہ اللہ اکبر .... وللہ الحمد پڑھتے ہوئے آگے بڑھے اور

چوتھا طواف شروع کیجئے۔

چوتھا طواف

چوتھے طواف کی دعا :

سُبْحَانَ اللّٰهِ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

(تنزیہ سزاوار ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی تعریف کے ساتھ تنزیہ سزاوار ہے اللہ تعالیٰ کو بڑا بزرگ صاحب علم و قدرو کمال ہے نہایت بزرگی والا ہے۔ اور تنزیہ سزاوار ہے اس کے حمد کے ساتھ ،میں مغفرت چاہتا ہوں اسی اللہ تعالےٰ سے جو میرا پروردگار ہے میرے تمام خطاؤں اور گناہوں کی اور رجوع برحمت کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں میں اسی کی طرف رجوع ہو کر)

یہہ دعا اُس وقت تک پڑھتے رہئے جب تک آپ رکن یمانی پر نہ پہنچ جائیں۔ رکن یمانی پر پہنچ کر یہہ دعا ختم

کر دیجئے آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا پڑھے۔

ربنا آتِنا.................. یا رب العالمین.

یہ دعا پڑھنے کے بعد حجر اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو

بوسہ دیجئے ورنہ دور سے استلام کیجئے اور **بسم اللہ اللہ**

اکبر ....و للہ الحمد پڑھتے ہوئے آگے

بڑھئے اور پانچواں طواف شروع کریں۔

پانچواں طواف

پانچویں طواف کی دعا :۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِيْ لَآ اِلٰہَ

اِلَّا ھُوَ الْحَيُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ سَتَّارُ

الْعُیُوْبِ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ کَشَّافُ الْکُرُوْبِ

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ:

(میں مغفرت چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ،میں مغفرت

چاہتا ہوں اللہ تعالےٰ سے کہ کوئی معبودِ حق نہیں ہے

اس کے سوائے، جو زندہ اور ترو تازہ اور نہایت قائم اور
استوار ہے۔ گناہوں کا بڑا بخشنے والا، عیبوں کا بہت چھپانے
والا، غیب کی باتوں کا، اور کاموں کا خوب جاننے والا
سختیوں اور تنگیوں اور غمگینوں کا خوب کھولنے والا، اے
پھیرنے والے دلوں کے اور بینائیوں کے۔ اور رجوع برحمت
کرتا ہوں میں اور توبہ کرتا ہوں میں اسی کی طرف رجوع ہو کر)

یہہ دعا اُس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک آپ
رکن یمانی پر نہ پہنچ جائیں۔ اس کے بعد رکن یمانی سے حجر
اسود تک آپ

ربنا آتِنا........ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ ؕ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ ؕ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ

یہہ دعا پڑھنے کے بعد حجر اسود پہونچ کر بوسہ دے۔
اگر یہہ ممکن نہیں ہو تو استلام کرے اور بسم الله الله

اکبر ...... پڑھتے ہوئے چھٹا طواف شروع کیجئے۔

چھٹا طواف

چھٹے طواف کی دعا :۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

(تنزیہ سزاوار ہے صاحبِ سلطنت حقیقی کو' اور تنزیہ سزاوار ہے۔ مالک بادشاہ ہے عالمِ ارواح و عالم غیب و عالمِ معنی کو، تنزیہ سزاوار ہے۔ صاحبِ غلبۂ کاملہ اور صاحبِ بزرگی اور صاحبِ دبدبۂ بزرگ اور صاحبِ قدرت اور صاحبِ بزرگی و عظمت و تکبری اور صاحبِ حقیقتِ محمدی صلعم کو

تنزیہ سزاوار ہے اُس بادشاہ کو جو ہمیشہ زندہ ہے۔ ایسا کہ کبھی نہ سوتا نہ مرتا، ہمیشہ رہا اور ہمیشہ رہتا ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ صَاحبِ جلالت اور بزرگی اور بزرگواری کا، اور صاحبِ بخشش کرنے اور بزرگ رکھنے اور نوازنے کا۔ بہت پاک ہے۔ اور نہایت مُبارک ہے۔ ہمارا پروردگار اور پروردگار فرشتوں کا اور پروردگار رُوح کا ہے۔)

یہ دعا رکن یمانی آنے تک پڑھتے رہے۔ رکن یمانی سے حجر اسود تک

ربنا آتنا رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ ؕ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ ؕ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۝

یہ دعا پڑھنے کے بعد حجر اسود پر پہنچ کر حجر اسود کو بوسہ دیجئے ورنہ استلام کرے اور بسم اللہ اللہ اکبر

.... پڑھتے ہوئے آگے بڑھیں اور ساتواں طواف شروع کریں۔

ساتواں طواف

ساتویں طواف کی دعا:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَالرُّؤْيَةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ يَا خَالِقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا كَرِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا رَحِيْمُ يَا جَبَّارُ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا بِكَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَبِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

(یا اللہ ہم تجھ سے مانگتے ہیں جنّت اور تیرا دیدار اور ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں دوزخ سے بچنے کے لئے اے پیدا

کرنے والے جنت اور دوزخ کے تیری رحمت کے طفیل
سے اے بڑی قدرت والے، اے بڑے غلبے والے، اے
بڑے بخشنے والے، اے بڑے کرم کرنے والے، اے بہت
عیبوں کو چھپانے والے، اے نہایت مہربان، اے بڑے
احسان کرنے والے، اے بڑے بزرگ یا اللہ بچا تو ہم کو
دوزخ سے اے بچانے والے، اے شکستہ دلوں کے درست
فرمانے والے، اے بچانے والے اے شکستہ دلوں کے درست
فرمانے والے، اے بچانے والے، اے شکستہ دلوں کے درست
فرمانے والے، یا اللہ تو ہی ہے بہت بزرگ اور درگذر کرنے
والا گناہوں سے اور بہت معاف کرنے والا تقصیروں کا اور
بہت چھوڑ دینے والا عقوبت کا اور نہایت بخشش کرنے
والا ہے۔ تو دوست رکھتا ہے معافی تقصیرات اور معصیات
کو سو ہم کو معاف فرمادے ہمارے گناہ اور قصورات کو

اپنے کرم کے طفیل سے اے زیادہ کرم فرمانے والے کرمیوں سے اور تیری رحمت کے طفیل سے، اے زیادہ مہربانی کرنے والے نہایت مہربانوں سے)

یہہ دعا پڑھتے ہوئے رکن یمان پر آئے اور یہہ دعا ختم کر دیجئے اور رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ اَدْخِلْنَا

ربنا آتینا .... الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۝

پڑھتے ہوئے حجر اسود پر پہنچ کر بوسہ دیجئے یا استلام کیجئے اور بسم اللہ اللہ اکبر .... الحمد پڑھتے ہوئے۔اب ملتزم (حجر اسود اور بیت اللہ کے دروزے کے

درمیان کعبۃ اللہ کی دیوار جس سے لپٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے اور یہہ دعا قبول ہونے کی جگہ ہے)

دوگانہ تحیۃ الوضو کے بعد پڑھے جانے والی دعائیں اور شب قدر میں پڑھے جانے والی دعائیں پڑھیئے۔

یہ دعائیں ختم کر کے مقام ابراہیم کے پاس آکر دو رکعت واجب الطواف کی نماز ادا کیجیئے اگر وہاں ہجوم کی وجہ سے پڑھنے کا موقعہ نہ ملے تو اس کے قریب کہیں پڑھ لیجئے اور سجدہ میں جاکر تحیۃ الوضو اور شب قدر میں پڑھنے والی دعائیں کیجئے۔ اس کے بعد زمزم شریف پر آیئے اور قبلہ رو ہو کر بسم اللہ پڑھ کر تین سانس میں خوب ڈٹ کر آب زمزم پیجئے اور الحمد اللہ کہکر خاتمین کے صدقہ اور اللہ کے فضل و کرم سے دارِ دنیا اور آخرت میں دیدار کی دعا مانگیئے۔

سعی

إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ

ترجمہ: بے شک صفا اور مروہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں تو جب شخص خانہ کعبہ کا حج کرے۔ اُس پر کچھ گناہ نہیں ہے اور وہ دونوں کا طواف کرے اور جو کوئی نیک کام کریگا تو اللہ سبحانہ تعالیٰ قدر شناس اور دانا ہے۔

آب زمزم پی کر حجر اسود پر آئے اور بوسہ دیجئے اور باب صفا سے نکل کر سعی کرنے کے لئے صفا پر آجائیں۔

سعی عمرہ کے واجبات میں سے ہے۔

سعی کے لفظی معنی دوڑنے کے ہیں۔ اور شرعی معنوی میں صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریقہ سے 7 سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں۔

سعی کے لئے بھی کچھ رکن و شرائط اور واجبات و سنن اور مستحبات ہیں۔

سعی کا رکن صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ہے، اگر ان کے درمیان سعی نہیں کی اِدھر اُدھر چکر لگائے تو سعی نہیں ہو گی۔

سعی کی اہم شرائط یہ ہیں۔

(ا) بیمار، اپاہج اور معذور نہ ہو تو پیدل سعی کرنا (مجبوری میں سوار ہو کر سعی کر سکتا ہے) بلا عذر سواری پر سعی کرنے سے جرمانہ کی قربانی دینی ہو گی!

(۲) پورا طواف یا اس کے زائد چکر کر لینے کے بعد سعی کرنا

(۳) حج یا عمرہ کا احرام بندھا ہوا ہونا۔ عمرہ کی سعی بغیر احرام کرنے سے جرمانہ کی قربانی دینی ہوگی۔

(۴) طواف کے بعد سر منڈا کر سعی کرنے سے سعی ادا تو ہو جائیگی مگر جرمانہ کی قربانی دینی ہوگی۔

(۵) صفا سے شروع کرنا۔ اگر مروہ سے شروع کی تو اس کا شمار نہیں ہوگا۔

(٦) سعی کے چار پھیرے فرض ہیں، تین واجب، اگر کسی نے صرف تین پھیرے کیئے تو سعی بالکل نہیں ہوگی اور اگر چار پھیرے کیئے تو سعی تو ہو جائے گی مگر باقی پھیروں کے عوض فی پھیرے دو سیر گندم یا اس کی قیمت (بطور جرمانہ) واجب ہوگی۔

سعی کا طریقہ :- زمزم پی کر حجر اسود کا بوسہ دے کر صفا پر آجائے اور اتنا اوپر چڑھے کہ بیت اللہ نظر آتا ہے، کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر اور یوں نیت کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَ

اے اللہ میں آپ کی رضا و خوشنودی کی خاطر صفا و مروہ کے

الْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ

درمیان سعی کے سات چکر کرنے کا ارادہ کر رہا ہوں۔

فَيَسِّرْهُ لِیْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ ؕ

آپ اسے میرے لیے آسان فرمائیے اور اسے قبول فرمائیے

پھر دُعا کی طرح دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھا کر تین مرتبہ بلند آواز سے تکبیر و تہلیل پڑھیئے اور آہستہ آواز میں درود شریف پڑھ کر نہایت عاجزی و زاری سے دلی مقاصد کی دُعائیں مانگیئے۔ یہ قبولیت دُعا کا مقام ہے۔

واضح رہے کہ طواف و سعی وغیرہ کے لئے دعائیں

مخصوص نہیں ہیں اس کتاب میں درج شدہ دعاؤں کے علاوہ دیگر دعائیں بھی پڑھ سکتے ہیں اور اپنی زبان میں بھی دُعامانگ سکتے ہیں۔

تکبیر و تہلیل پڑھ کر صفا کی بلندی سے نیچے اترے اور مروہ کی طرف اپنی عام چال سے چلے۔ جب سبز ستون (میل اخضر) کے پاس پہنچے تو عام چال چھوڑ کر جھپٹنے کے انداز میں تیز تیز چلے، بھاگے نہیں۔ جب دوسرا سبز ستون گزر جائے تو پھر عام چال چل کر مروہ پر پہنچے۔ وہاں بھی قبلہ رو کھڑا ہو کر دعائیں کرے۔ یہ بھی قبولیت دُعا کا مقام ہے۔ مروہ پہنچ کر ایک چکر ہو گیا۔ اب وہاں سے صفا کی طرف اسی طریقہ سے آئے اور اس طرح سات پھیر پورے کرے۔ اگر چکروں کا شمار بھول جائے تو کم کا خیال کر کے باقی پورے کرے۔ مثلاً یہ شبہ ہو کہ چکر تین ہوئے یا

چار تو تین ہوئے سمجھ کر چار ادا کرے۔

میلین اخضر میں (سبز ستونوں) کے درمیان کا حصہ بھی قبولیت دُعا کا مقام ہے اس لئے یہاں بھی مدعائے دلی کے مطابق دعائیں مانگیئے۔

بعض علماء نے سعی کے دوران بہت طویل دعائیں تحریر فرمائی ہیں مگر ہم نے ان کو یہاں چند وجوہ سے نقل نہیں کیا۔ اول تو اس مختصر مجموعہ میں اس کی گنجائش نہیں تھی دوسری اہل زبان کے علاوہ دوسرے حضرات انکو پڑھتے وقت دعا کا اصل جوہر خشوع و خضوع باقی نہیں رکھ سکتے۔ وہ صرف الفاظ کی ادائیگی میں محو ہو کر رہ جاتے ہیں اور چونکہ اکثریت ناخواندہ یا کم خواندہ لوگوں کی ہوتی ہے تو ان کے لئے ان دعاؤں کا پڑھنا یا صحیح تلفظ ادا کرنا مشکل و دشوار ہوتا ہے اور میرے خیال میں ان مقامات کے لئے شرعاً

دعاؤں کے مخصوص نہ کرنے کی یہی مصلحت ہے۔ ہر آدمی اپنے جذب و شوق اور آرزوؤں و تمناؤں کے مطابق اپنے مالک کے سامنے آزادانہ اظہار و طلب کر سکتا ہے۔ اس لئے زبان و الفاظ کی پابندی قائم نہیں کی گئی۔ بہتر یہہ ہے کہ آپ تراویح کی جو دعائیں طواف میں پڑھیں ہیں وہی پڑھیں۔

آپ کا جو دل چاہے اپنے مالک و معبود سے مانگیے وہ سمیع و بصیر ہے اس نے آپ کے قلب اور اپنے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں کر رکھا۔

يَا كَرِيْمَ الْمَعْرُوْفِ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ اَحْسِنْ اِلَيْنَا بِاِحْسَانِكَ الْقَدِيْمِ وَبِفَضْلِكَ الْعَظِيْمِ يَا كَرِيْمُ يَا رَحِيْمُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ

والے مشہور کرم کرنے والے، اے قدیم احسان کرنے والے
تیرے قدیم احسان کے اور فضل بزرگ کے ساتھ ہم پر
احسان کر اے بڑے کرم کرنے والے اے بڑے مہربان
یااللہ یااللہ یااللہ)

سعی کے بعد عمرہ کے ارکان پورے ہو گئے، اب عمرہ کے احرام سے حلال ہونے کے لئے سر منڈایئے یا مشین سے بال کٹوایئے۔

بال کٹوانے کے بعد احرام کی چادریں اتار دیجئے، غسل کیجئے، لباس پہنئے۔ آپ کا عمرہ پورا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اس کی برکتوں اور سعادتوں کی علامات آپ کی ظاہری و باطنی زندگی میں روشن رکھے۔ آمین

عمرہ اور حج کے درمیان کچھ دن آپ کو ملتے ہیں تو ان دنوں میں آپ اگر ہمت ہو تو جتنے عمرہ کرنا چاہتے ہیں

کریئے اپنا عمرہ کر کے آپ اپنے والدین، اعزا و احباب کے لئے بھی عمرہ و طواف کر سکتے ہیں۔

سرورِ عالم و عالیان صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

"خاص بیت اللہ کے لئے روزانہ ۱۲۰ رحمتیں نازل ہوتی ہیں ۔۶۰ طواف کرنے والوں کا حصہ ہیں، ۴۰ ان کو ملتی ہیں جو بیت اللہ میں نماز ادا کرتے ہیں اور ۲۰ ان کو عنایت ہوتی ہیں جو بیٹھے بیت اللہ کو تکتے رہتے ہیں" (او کما قال)

حطیم کی جگہ اصل بیت اللہ کا حصہ ہے اس میں نماز ادا کرنے والے ان شاء اللہ ۴۰ رحمتوں کے مستحق ہوں گے۔

متفرقات

(۱) عمرہ کے اعمال و افعال یوں تو مرد و عورت کے لئے یکساں ہیں بعض باتوں میں جو فرق ہے مختصراً یہاں ان کو

لکھا جاتا ہے۔

الف :۔ عورت احرام میں سلے ہوئے کپڑے پہنے رہے۔ صرف چہرہ کھلے رکھنے کی اجازت ہے، سر کھلا نہ رکھے۔

ب۔ تلبیہ یا دُعائیں وغیرہ بلند آواز سے نہ پڑھے، آہستہ آہستہ پڑھے۔

ج۔ سعی کرتے وقت میلین اخضرین کے درمیان مردوں کی طرح جھپٹ کر نہ چلے، اپنی عام چال سے چلے۔

د۔ سعی سے فارغ ہو کر اپنی چوٹی کے آخری سرے سے صرف ایک پورا انگل کے برابر اپنے محرم سے یا خود بال کتر لے۔

ہ۔ بغیر محرم کے حج و عمرہ پر نہ جائے

ز۔ ایام ماہواری کی حالت میں طواف منع ہے، پاکی کی حالت میں طواف کرنے کے بعد اگر ایام شروع ہو جائیں تو

سعی اسی حالت میں کرنا جائز ہے۔

(۲) عمرہ کے افعال واعمال کے متعلق اس مختصر کتابچہ میں تفصیل کی گنجائش نہیں، بہتر ہے کہ عمرہ پر جانے سے پہلے مسائل حج وعمرہ پر لکھی جانے والی کتابوں کا بغور مطالعہ کرے

جس طرح حج کے اعمال وافعال کے ترک یا ان میں خلل کے وقت جرمانہ کی قربانی واجب ہوتی ہے اسی طرح عمرہ کے بعض افعال میں نقص کی وجہ سے بھی یہ قربانی واجب ہو جاتی ہے۔

مقامات قبولیت دُعاء

یوں تو مکہ مکرمہ میں ہر جگہ دُعا قبول ہوتی ہے لیکن بعض خاص خاص مقامات پر خصوصیت سے دُعا قبول ہوتی ہے، ذیل میں ان مقامات کی تفصیل دی جاتی ہے ان مقامات کے

متعلق اکثر تو احادیث وارد ہوئی ہیں۔ بعض کے متعلق اولیا عظام اور صلحائے کرام کے ارشادات و تجربات ہیں، بعض بزرگوں نے ان مقامات کے ساتھ وقت کی بھی تصریح کی ہے، ہم نے وقت کی تصریح اس لئے چھوڑ دی کہ لوگ وقت کی اہمیت کو نظر میں رکھ کر ان مقامات پر فلاں وقت دُعا قبول ہوتی ہے تو وہ وقت جب آئے گا تو یہاں دُعا کریں گے، حالانکہ اہمیت وقت کی کم اور مقام کی زیادہ ہے اور دُعا تو اپنے ہمہ دم حاضر و ناظر رب کریم سے عرض معروض ہے اس لئے کسی بھی وقت مانگو وہ ہر دم سنتا اور قبول کرتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ خانہ کعبہ پر پہلی نگاہ پڑتے ہی جو دُعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے اس کے متعلق امام اعظم او حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ اس وقت کیا دُعا مانگنی چاہیئے۔ آپؒ نے فرمایا اس وقت اپنے مستجاب

الدعوات ہونے کی دُعا مانگو تاکہ پھر تم جو دُعا کرو قبول ہو جایا کرے وہ مقامات یہ ہیں۔

مطاف :. بیت اللہ کے گرد کا وہ گول صحن جس میں طواف کیا جاتا ہے۔

ملتزم شریف :. بیت اللہ کے دروازہ اور حجر اسود کے درمیان کی دیوار

میزاب رحمت :. بیت اللہ کے پرنالے کے نیچے

حطیم :. میزاب رحمت کی جگہ کے علاوہ پورے حطیم میں کسی بھی جگہ بیت اللہ کے اندر ، چاہِ زمزم کے قریب ، مقام ابراہیم کے پیچھے ، صفاء پر ، مروہ پر ، مسعیٰ (سعی کی جگہ) خصوصاً میلین اخضرین کے درمیان ، عرفات میں ، مزدلفہ میں بالخصوص مشعر اکرام میں ، منیٰ میں ، جمرات کے نزدیک ، حجر اسود اور رُکن یمانی کے درمیان ، حجر اسود

کے قریب، باب السلام سے داخلہ کے وقت۔

ایام حج

یوں تو ایام حج ۸ سے ۱۲ ذی الحجہ ہیں۔ چونکہ چند معلمین حجاج کرام کو ۷ / اور ۸ / ذی الحجہ کی رات سے منیٰ میں لے جانا شروع کرتے ہیں اس لئے ۷ / ذی الحجہ کی نماز مغرب کے بعد (چونکہ ۸ / ذی الحجہ شروع ہو جاتا ہے) حج کا احرام باندھا جاتا ہے جو لوگ حج تمتع کر رہے ہیں۔

۸ / ذی الحجہ بعد نماز فجر منیٰ کے لئے روانگی

منی میں ظہر عصر اور مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی جائیگی۔ حجاج کرام کو چاہیے کہ وہ فضول گفتگو سے پرہیز کریں اور جس حد تک ہو سکے خاموش رہکر تلبیہ پڑھتے

ہوئے ذکر اللہ میں رہیں اور خصوصاً عصر سے عشاء تک صف پر بیٹھ کر ذکر اللہ (جس کا طریقہ پہلے لکھا جاچکا ہے) میں مصروف رہیں۔

۹/ذی الحجہ ۔ کی صبح کو نماز فجر منیٰ میں ادا کریں اور طلوع آفتاب تک ذکر اللہ میں صف پر بیٹھے رہیں۔ طلوع کے بعد اپنے معلم کی بس میں (ہر بس میں معلم کا نمبر لکھا ہوتا ہے) سوار ہو کر عرفات کے لئے روانہ ہوں۔ اگر معلم کی بس نہ ملے تو آپ ٹکسی سے عرفات کے لئے روانہ ہوں اور ٹکسی ڈرائیور کو اپنا "بطاقتہ تعریف" جس میں آپ کے معلم کا نمبر اور عرفات میں آپ کے خیمے کا پتہ درج ہوگا بتائیں۔ ٹکسی ڈرائیور آپ کو آپ کے خیمے تک پہنچادے گا منیٰ سے عرفات کا فاصلہ ۶ میل کا ہے۔

عرفات

عرفات پہنچ کر غسل یا وضو کریں اور کھانا کھا کر کچھ دیر آرام کریں۔ وقوف عرفات کا وقت زوال سے غروب آفتاب تک ہے مسجد نمرہ جو ابراہیمؑ کی قائم کی ہوئی مسجد اگر نہ جا سکیں تو اپنے خیمہ میں جماعت بنا کر ظہر اور عصر (جو قصر پڑھی جاتی ہے) ایک اذاں دو اقامت سے ادا کیجئے۔

کثرت سے لبیک پڑھیں اور آپ کی یہہ کوشش ہونی چاہیئے کہ آپ کی ایک سانس بھی ذکر اللہ سے خالی نہ جائے۔ ترمذی میں ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "افضل دعاء عرفہ کی دن کی دعا ہے" میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے جو دعائیں مانگیں ہیں ان میں سب سے افضل یہہ دعا ہے۔

" لا اله الله وحده لا شريك له ، له الملك و له الحمد و هو على كل شئى قدير "

ترجمہ :۔ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ۔ بادشاہت اس کے لئے ہے اور تمام تعریف اس کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"

یہہ دعا بھی کرے "اے اللہ خاتمین کے صدقہ اور اپنے فضل و کرم سے میرے اور میرے اہل و عیال کو دارِ دنیا میں بھی اپنے دیدار سے سر فراز کیجئے اور آخرت میں بھی اپنے دیدار سے سر فراز کیجئے"

نوٹ :۔ حجاج اکرام کے لئے عرفہ کے دن کا روزہ نہیں ہے زوال سے غروب آفتاب تک عرفات میں رہیں گے

جبل رحمت

جبل رحمت عرفات میں وہ جگہ ہے جہاں پر حجۃ الوداع میں حضور اکرم ﷺ نے وقوف فرمایا تھا۔ اور خطبہ ارشاد فرمایا تھا یہاں پر بھی آپ وہ تمام دعائیں پڑھیئے جو دوگانہ تحیۃ الوضو کے بعد اور شب قدر میں پڑھی جاتی ہیں۔

یاد رکھئے ”وقوف عرفات“ حج کا رکن اعظم ہے جس حد تک ہو سکے اپنے سانسوں کی حفاظت کیجئے کہ ایک سانس بھی ذکر اللہ سے خالی نہ جائے۔

مشعر الحرام (مزدلفہ)

عرفات سے مزدلفہ روانگی کا منظر کبھی نہ بھلایا جانے والا منظر ہوتا ہے۔ غروب سے پہلے تمام گاڑیاں، جو لوگ

پیدل چلنے والے ہیں غروب سے پہلے عرفات میں تیار کھڑے رہتے ہیں اور جیسے ہی آفتاب غروب ہوتا ہے گاڑیاں اور جو لوگ پیدل مزدلفہ جارہے ہیں روانہ ہوتے ہیں۔ عرفات سے مزدلفہ کا فاصلہ تین میل کے قریب ہے چونکہ مزدلفہ پہنچتے پہنچتے رات ہو جاتی ہے اس لئے تمام راستہ میں آپ کو چاہئے کہ تلبیہ اور ذکر اللہ میں مصروف رہیں۔ مزدلفہ پہنچ کر آپ نماز مغرب اور عشاء ساتھ میں پڑھیں گے۔

یہ شب حجاج کرام کے حق میں شب قدر کے علاوہ دوسری راتوں سے زیادہ افضل ہے

شب مزدلفہ کی فضیلت

ہے یہاں کوئی Tent وغیرہ نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے چاہئے کہ وہ بادشاہ ہو یا فقیر شب مزدلفہ میں زیر سماں ہی

قیام کرنا پڑتا ہے اور اس رات کے بارے میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ

فاذا افضتم من عرفات فاذکرو الله عندالمشعر الحرام . آیت نمبر ۱۹۸

ترجمہ :۔ اس کا تمہیں کچھ گناہ نہیں کہ اپنے پروردگار سے اس کا فضل طلب کرو اور جب عرفات سے واپس ہونے لگو تو مشعر الحرام یعنی مزدلفے میں اللہ کا ذکر کرو جس طرح اس نے تم کو سکھایا ہے اور اس سے بیشتر تم لوگ ان طریقوں سے محض ناواقف تھے۔

جیسا اس سے پہلے بتایا جا چکا ہے کہ ''احسان'' کی تعلیم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دی تھی اشارۃ اتنا کہدیا تھا کہ ''نماز اس طرح پڑھو جیسے تم اللہ سبحانہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو

اور اگر تم سے یہ نہیں ہو سکتا تو یہہ سمجھ لو کہ وہ تم کو دیکھ رہا

ہے" اور حضرت بی بی عائشہؓ کو بتایا تھا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ

سے ذکر کریں مگر ترکیب ذکر نہیں بتائی تھی۔ ترکیب ذکر

حضرت خضر علیہ السلام کو امانتاً دی تھی اور کہا تھا جب مہدی

علیہ السلام کا ظہور ہو گا یہہ ترکیب ذکر ان کو دی جائے اور

اُن سے یہہ کہا جائے کہ یہہ ترکیب ذکر امت کو دیں۔

مہدی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ " جس کسی کو میرے

مہدی موعود ہونے پر شک ہو اُس کو چاہیئے کہ وہ کلمہ لا الہ

الا اللہ سے جسے اوپر بتایا جا چکا ہے ذکر میں بیٹھ جائیں اللہ

سبحانہ وتعالیٰ اُس پر میری مہدویت کا کشف کر دے گا۔ کلام

اللہ کے سورہ بقر ۱۹۸ آیت جو اوپر دی گئی ہے اس میں

مہدی علیہ السلام کی بعثت کا اشارہ ہے۔ مزدلفے میں اللہ کا

ذکر کرو جس طرح اُس نے تم کو سکھایا ہے اور اس سے پیشتر

تم لوگ ان طریقوں سے محض ناواقف تھے۔ حالانکہ یہ ترکیب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سورہ مزمل کی ۸ ویں آیت میں دیدیا تھا مگر اس کی تعلیم مہدی علیہ السلام کے لئے مختص تھی۔ اس لئے مہدی علیہ السلام کی تصدیق کو فرض قرار دیا گیا۔

وقوف مزدلفہ کا اصل وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے۔ اس وقت وقوف واجب ہے اس لئے فجر کی نماز باجماعت پڑھ کر طلوع آفتاب تک جس طرح بتایا گیاہے ذکر اللہ میں بیٹھئے جس کی تاکید اللہ سبحان وتعالیٰ نے اوپر قرآنی آیت میں کی ہے۔

اگر کوئی صبح صادق سے پہلے منیٰ چل پڑا تو اُس پر "دم" (قربانی بطور تلافی) واجب ہے صرف عورتوں، بچوں اور مریضوں اور کمزور لوگ اگر ہجوم سے بچنے کے

لئے پہلے ہی چلے جائیں تو اُن پر "دم" نہیں ہے

کنکریاں جمع کرنا

رمی جمار چونکہ ۱۰/ ۱۱ اور ۱۲/ ذی الحجہ کو منیٰ میں شیطان پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ یہہ کنکریاں مزدلفہ سے چنی جاتی ہیں آپ رات کے وقت ہی چنے کے دانے کے برابر ۷۰ (ستر) کنکریاں چن لیں اور دھو کر رمال میں باندھ لیں

مزدلفہ سے منیٰ کو روانگی

کلام اللہ کی آیت نمبر ۱۹۹ پر غور کیجئے اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ "پھر جہاں سے اور لوگ واپس ہوں وہیں سے تم بھی واپس ہو اور خدا سے بخشش مانگو۔ بے شک خدا بخشنے والا اور

رحمت کرنے والا ہے" اللہ تعالیٰ ان احکامات کی بناء پر جب مزدلفہ سے منیٰ کے لئے بس میں یا پیدل روانہ ہوں تو بہت ہی عاجزی اور انکساری سے اپنے گناہوں کی معافی مانگئے اور اللہ تعالیٰ سے پوری امید رکھئے۔ اللہ سبحان و تعالیٰ آپ کے تمام گناہوں کو بخش دیا ہے اور ساتھ ساتھ یہہ بھی پڑھئے

(۱) سبحان اللہ بحمدہ..........وتوب الیہ

(یہ دعاء صفحہ نمبر 69 پر چوتھے طواف میں دی گئی ہے)

پاکی سزاوار ہے اللہ تعالیٰ کو جو بڑا بزرگ بے نہایت بزرگی والا ہے اور پاکی سزاوار ہے اس کے حمد کے ساتھ۔ میں مغفرت چاہتا ہوں اسی اللہ تعالیٰ سے جو میرا پروردگار ہے اور میری تمام خطاؤں اور گناہوں سے توبہ کرتا ہوں

میں اس کی طرف رجوع ہو کر

(۲) استغفر اللہ استغفر اللہ الذی.........واتوب الیہ

(یہ دعاء صفحہ نمبر 70 پر پانچویں طواف میں دی گئی ہے)

میں مغفرت چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ سے میں مغفرت چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ سے کوئی معبود حق نہیں ہے اس کے سوائے جو ہمیشہ زندہ اور قائم اور استوار ہے۔ گناہوں کا بڑا بخشنے والا۔ عیبوں کا بہت چھپانے والا ، غیب کی باتوں اور کاموں کا خوب جاننے والا اور سختیوں کا خوب کھولنے والا۔ اے پھیرنے والے دلوں اور بینائیوں کے، توبہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع ہو کر۔

(۳) اللھم انا............یا ارحمہ الرحمین

(یہ دعاء صفحہ نمبر 74 پر ساتویں طواف میں دی گئی ہے)

یا اللہ ہم تجھ سے مانگتے ہیں جنت اور تیرا دیدار اور ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں دوزخ سے بچنے کے لئے اے پیدا کرنے والے۔ اے بڑے بخشنے والے اے بڑے کرم کرنے والے، اے بہت عیبوں کو چھپانے والے، اے نہایت مہربان اے بڑے احسان کرنے والے، اے بڑے بزرگ، یا اللہ بچا تو ہم کو دوزخ سے اے بچانے والے، اے بچانے والے، اے بچانے والے یا اللہ تو ہی بہت بزرگ اور درگذر کرنے والا ہے۔ گناہوں سے اور بہت معاف کرنے والا ہے۔ بخشش کرنے والا ہے معافی کو پسند کرتا ہے تو ہم کو

معاف کر دے۔ اپنے کرم سے اے کرم کرنے والوں میں سب سے زیادہ کرم کرنے والے اور اپنی رحمت سے اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے

مزدلفہ سے منیٰ جاتے ہوئے راستے میں وادی محسّر سے گذرنا پڑتا ہے۔ یہی وہ وادی ہے جہاں پر ابرہہ کے فوجوں پر اللہ کے حکم سے ابابیلوں سے حملہ کیا تھا۔ اس لئے جب آپ اس وادی سے گذریں تو تیزی سے آگے بڑھ جائیں۔ خوف و دہشت کی حالت اپنے اوپر طاری کئے دوڑ کر نکل جائیں۔

منیٰ میں رمی جمرات

حضرت ابراہیمؑ جب اپنے فرزند حضرت اسمٰعیلؑ کو ذبح کرنے کے لئے منیٰ میں پہنچے تو ایک مقام پر شیطان

سامنے آیااور آپ کو اس ارادے سے باز رکھنے کی کوشش کی تو حضرت ابراہیمؑ نے اس مردود کو سات کنکریاں ماریں جس کی وجہہ سے وہ زمین میں دھنس گیا اور آپ آگے روانہ ہوئے پھر وہ شیطان نمودار ہوا اور آپ کو نصیحت کرنے لگا۔ پھر آپ نے اس کو سات کنکریاں ماریں وہ وہاں سے دفع ہو گیا۔ جب آپ اور آگے بڑھے پھر تیسری بار وہ نمودار ہوا پھر اس نے ورغلایا۔ آپ نے اس کو پھر سات کنکریاں ماریں، وہ زمین میں دھنس گیا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو حضرت ابراہیمؑ کی یہہ ادا پسند آگئی اور یہہ حج کا ایک جز بن گیا۔ جن تین مقامات پر حضرت ابراہیمؑ نے شیطان پر کنکریاں ماریں تھیں وہاں بطور نشان تین ستون بنے ہوئے ہیں۔ حجاج اکرام ان پر کنکریاں مارتے ہیں۔

منیٰ سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے سب سے آخر میں جو جمرہ آتا ہے وہ ''جمرہ عقبہ'' کہلاتا ہے اس سے پہلے والا ''جمرۃ الوسطیٰ'' کہلاتا ہے اور جو اس سے بھی پہلے آتا ہے مسجد خیف کے پاس اس کو ''جمرۃ الاولیٰ'' کہتے ہیں۔

دس (۱۰) ذی الحجہ کی مصروفیات

آپ کو آج کے دن سلسلے وار یہہ چار (۴) کام کرنے ہونگیں

(۱) بڑے شیطان (یعنی جمرۃ عقبیٰ) کو رمی یعنی اس پر سات کنکریاں مارنی ہونگی

(۲) قربان گاہ جاکر قربانی دینا ہوگا۔

(۳) حلق یعنی سر کے بال کٹوانے ہونگے

(۴) مکہ مکرمہ جاکر طواف زیارۃ کرنا ہوگا

(ا) رمی جمار

اس شیطان کا بورڈ لگا ہوا ہے "جمرۃ عقبیٰ"۔ کافی بھیڑ ہونے کی وجہ سے آسانی کے لئے اس کو دو level پر رکھا گیا ہے۔ چاہے تو آپ اوپر سے بھی کنکریاں مار سکتے ہیں یا نیچے سے۔ ایک بات آپ کو خاص خیال رکھنا پڑے گا کہ آنے اور جانے کے راستے الگ الگ ہیں یعنی جس راستے سے آپ آکر کنکریاں ماریں گے اس راستے سے آپ کو واپس ہونا نہیں ہے بلکہ جانے کا راستہ الگ ہے اور واپس لوٹنے کا راستہ الگ۔ اگر بھیڑ میں چپل وغیرہ چھوٹ جائے تو اس کو لینے کی کوشش نہ کریں ورنہ بھیڑ میں روندے جانے کا خطرہ ہے

اب آپ شیطان (جمرہ عقبیٰ) کے سامنے سے کھڑے

ہو کر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور کلمے والی اُنگلی میں کنکریاں پکڑ کر یکے بعد دیگرے سات کنکریاں ماری جائیں۔ تلبیہ پڑھنا بند کر دیا جائے اور اس کے بعد تلبیہ نہ پڑھا جائے۔ کنکریاں مارتے وقت یہہ دعا پڑھیں گے۔

بسم اللہ اللہ اکبر ۔ رجما لشیطان و رضا للرحمن

شروع اللہ کے نام سے جو سب سے بڑا ہے۔ میں شیطان پر کنکریاں مارتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ اے اللہ اس حج کو مقبول بنادے۔ سعی کو سعی مشکور بنادے اور میرے گناہوں کی مغفرت فرمادے ۔ آج بڑے شیطان ہی پر کنکریاں مارنا ہے۔

(۲) قربانی

رمی کے بعد آپ کو قربان گاہ جاکر قربانی دینی ہے۔ یوں تو ۱۲/ ذی الحجہ کی شام تک آپ قربانی دے سکتے ہیں مگر ۱۱/ ذی الحجہ کو قربانی دیں۔ یہہ قربانی متمتع اور قارن کے لئے واجب ہے اور حج افراد کرنے والے یعنی مفرد کے لئے مستحب ہے۔ قربانی دیتے وقت جانور کو قبلہ رخ لِٹاکر یہہ دعا پڑھیں۔

انی وجهت وجهی للذی فطرالسموات والارض حنیفا و وما انا من المشرکین ط ان صلواتی و نسکی و محیای و مماتی لله رب العلمین ، لا شريك له و بذالك امرت و انا من المسلمین . اللهم منك و لك ط

پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہتے ہوئے جانور کے گلے پر چھری پھیریں۔

ذبح کرنے کے بعد یہہ پڑھیئے

اللهم تقبله منى كما تقبلت من خليلك ابراهيم و جيبك محمد عليهمه الصلواة

آپ گورنمنٹ کا کوپن لیکر بھی قربانی دے سکتے ہیں

(۳) حلق

سر کے بال منڈھانے کو حلق کہتے ہیں۔ قربانی کے بعد حلق کراتا ہے۔ حلق کرانے کے بعد احرام کی پابندی ختم ہو گئی۔ اب آپ غسل سے فارغ ہو کر اپنے سلے ہوئے کپڑے پہن کر دوگانہ تحیۃ الوضو ادا کریں اور مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوں جہاں آپ کو طواف زیارۃ کرنا ہے۔

(۴) طواف زیارۃ

۱۰/ ذی الحجہ کو طواف زیارۃ افضل ہے اگر کسی وجہ سے ۱۰/ کو نہ ہو تو آپ ۱۲/ ذی الحجہ غروب آفتاب سے پہلے ضرور کرلیں ورنہ آپ کو ایک دم (قربانی) دینا ہوگا۔

طواف زیارۃ میں ''اضطباع'' نہیں ہے مگر رمل ہو گا۔

طواف کے بعد دو رکعت نماز واجب الطّواف پڑھیں گے۔

آب زم زم سیر ہو کر پیں اور حسب سابق صفا اور مروہ کے سات چکر مکمل کرنے ہونگے۔

سعی کے بعد آپ کو حجاج کرام کے ساتھ منیٰ جانا اور یہاں ۱۲/ ذی الحجہ تک قیام ضروری ہے

۱۱/ذی الحجہ اور ۱۲/ذی الحجہ

یہہ دو دن آپ کو منیٰ میں قیام کرنا ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ "اور (قیام منیٰ کے) دنوں میں (جو) گنتی کے (دن ہیں) اللہ کو یاد کرو۔ اگر کوئی جلدی کرے (اور) دو ہی دن میں (چلے جائے) تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جو بعد تک ٹھہرا رہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور تم لوگ خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو اور تم سب اُس کے پاس جمع کئے جاؤ گے (سورہ بقرہ آیت ۲۰۳)

۱۱/اور ۱۲/ذی الحجہ کو اللہ کو کثرت سے یاد کیجئے اور دونوں دن دو وقت یعنی فجر کے بعد اور عصر سے عشاء تک ذکر اللہ کی سختی سے پابندی کیجئے۔ فضول گفتگو سے پرہیز کریں۔ صرف ضرورت کی حد تک بات کیجئے ورنہ خاموش رہکر ذکر اللہ میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ یہہ دونوں دن

آپ کو رمی جمرات کرنی ہے اور اس کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے۔

پہلے چھوٹے شیطان، اُس کے بعد جمرہ وسطی یعنی بیچ والے شیطان اور آخر میں بڑے شیطان پر آپ کو کنکریاں مارنا ہے۔ حسب سابق آپ کو کنکریاں مارنے کے بعد قبلہ رُخ ہو کر دعا کرنی ہے۔ اگر آپ کو ۱۳/ ذی الحجہ تک منیٰ میں ٹھہرنا نہیں ہے تو آپ کو ۱۲/ ذی الحجہ کے دن مغرب سے پہلے منیٰ کے حدود پار کرنا ہے۔ مدینہ منورہ روانگی سے قبل تک آپ کو مکہ مکرمہ میں رہنا ہے۔ آپ اپنی ہمت کے مطابق جتنے عمرہ کرنا چاہتے ہیں کریں یا طواف کرتے رہیں اور دو وقت کی ذکر کی پابندی کرتے رہیں۔ جب آپ کو مکہ مکرمہ سے واپس ہونے کا وقت آجائے گا تو آپ کو طواف وداع کرنا پڑے گا جو واجب ہے۔

مکہ معظّمہ کے مقدس مشاہد و مقابر

مکانات :۔ قابل زیارت اور متبرک مکانات میں اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مکان ہے جس میں خاتون جنت سیدہ فاطمہ الزہرا اور دیگر صاحبزادیاں رضی اللہ عنہن پیدا ہوئیں اور ہجرت کے زمانہ تک حضور اکرم ﷺ کا اسی میں قیام رہا۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ مکہ مکرمہ میں مسجد حرام کے بعد یہ مکان تمام مقامات سے افضل ہے۔ مردہ کے دائیں ہاتھ اونچائی پر بازار ہے اس بازار کی ایک گلی میں صرافوں کی دُکانیں ہیں یہ مکان واقع ہے۔

دوسرا مقام حضور ﷺ کے جائے پیدائش ہے جو شعب ابی طالب محلّہ قشاشیہ، سوق اللیل نامی گلی میں ہے اور

جس میں آج کل مکتبہ الحرم (لائبریری) اور ایک مدرسہ واقع ہے نئی توسیع میں یہ مکان لبِ سڑک آگیا ہے اس سڑک کا نام شارع ملک سعود ہے۔

تیسرا مقام سیدنا امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مکان ہے جو زقاق صواغین میں واقع ہے اس مکان میں دو پتھر متکلم، مُتکا تھے۔ایک نے حضور ﷺ کو سلام کیا تھا اور دوسرے کو بطور تکیہ آپ ﷺ نے استعمال فرمایا (زقاق صواغین محلّہ مسفلہ میں واقع ہے)

چوتھا مقام سیدنا امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی جائے پیدائش ہے جو شعب ابی طالب میں مولد النبی کے قریب ہے۔

پانچواں مقام دار ارقم ہے۔ صفا کی سمت بنے ہوئے دروازوں میں سے پہلے دروازہ کے سامنے ہی یہ مکان ہے

جس کے دروازہ کی محراب پر "دارارقم" لکھا ہوا ہے، یہی وہ مقام ہے جہاں سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایمان لائے تھے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اصل مکان حرم کی توسیع میں ضم ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

چھٹا مقام حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی جائے پیدائش ہے جو محلّہ مسفلہ میں تھا اور اب جہاں ایک مسجد ہے۔

قبرستان:۔ مکہ معظّمہ کا قبرستان جنت المعلیٰ ہے۔ یہ قبرستان مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع کے بعد دنیا کے قبرستانوں سے افضل و برتر ہے۔ فرصت کے اوقات میں اس کی زیارت کرنی چاہیئے۔

اب یہ قبرستان دو حصوں میں ہے، بیچ میں سڑک نکال دی گئی ہے۔ منیٰ کو جاتے ہوئے بائیں ہاتھ کو پڑتا ہے

طائف، جانے والی ٹیکسیوں کے موقف کے قریب ہی ہے۔ مکہ کی طرف والا حصہ نیا ہے اور منیٰ کی طرف والا پرانا ہے۔ پرانے حصہ ہی میں ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کا مزار مبارک ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے صحابہ و تابعین اور صلحائے امت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات بھی ہیں۔

مساجد مکہ و منیٰ: مسجد حرام کے علاوہ مکہ اور اس کے آس پاس بھی کئی مساجد قابل زیارت ہیں، موقعہ ملے تو ان کی زیارت کرو اور ان میں نوافل پڑھو مگر دو باتوں کا خیال رکھو ایک تو ان مساجد میں نوافل پڑھتے وقت یہ دیکھ لو کہ وقت مکروہ تو نہیں اگر وقت مکروہ ہو تو زیرت کر کے اور دُعا مانگ کر آجاؤ۔ دوسرے اس بات کا خیال رکھو کہ ان زیارتوں

کی وجہ سے حرم کی نماز باجماعت نہ جاتی ہے۔ وہ مشہور مساجد یہ ہیں۔

مسجد الرایہ : فتح مکہ کے دن حضور ﷺ نے اپنا جھنڈا اس جگہ نصب فرمایا تھا۔ یہ مسجد جنت المعلی کے راستہ میں ہے

مسجد جن : جہاں جنوں نے حاضر ہو کر قرآن شریف سنا اور ایمان لائے، جس کا ذکر قرآن شریف کی سورہ جن میں ہے۔

مسجد تنعیم :. مکہ معظمہ سے جانب شمال تین میل کے فاصلہ پر ہے جہاں سے عمرہ کا احرام باندھتے ہیں۔ اسے مسجد عائشہ بھی کہتے ہیں۔

مسجد غنم یا الاجابہ :. وادی محصب کے پاس محلہ معابدہ میں واقع ہے

مسجد ذی طویٰ :. تنعیم کے راستہ میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بحالت احرام یہاں قیام فرمایا تھا۔

مسجد خیف :. منیٰ کی بڑی مسجد کہتے ہیں اس میں ستر (۷۰) انبیاء مدفون ہیں

مسجد نمرہ :. عرفات کے کنارہ پر ہے۔ اسے مسجد ابراہیم بھی کہتے ہیں

مسجد مشعر الحرام:. مزدلفہ میں جبل قرخ کے پاس ہے

مسجد ابو قبیس :. جبل ابو قبیس پر ہے، مسجد بلال بھی اسی کو کہتے ہیں۔ مشہور ہے معجزہ شق القمر یہیں ظاہر ہوا تھا بعض کہتے ہیں کہ یہ مسجد بلال نہیں مسجد ہلال ہے کہ یہاں سے چاند دیکھا جاتا ہے۔

مسجد عقبہ :. منیٰ کے قریب راستہ میں بائیں جانب ہٹی

ہوئی۔

مسجد دار الخو :. جمرہ اولی و وسطیٰ کے درمیان (غالباً اب نہیں ہے)

مسجد الکبش :. یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلواۃ والسلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے لٹایا تھا۔

مسجد جعرانہ :. یہ طائف کے راستہ میں ہے۔ یہاں سے بھی عمرہ کا احرام باندھنا مسنون ہے. مگر تنعیم سے افضل

مکہ معظّمہ کے خاص پہاڑ:۔

جبل ثور :. مکہ مکرمہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہجرت کے وقت جناب رسالت مآب ﷺ اپنے رفیق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اسی پہاڑ کے ایک غار میں تین شب مقیم رہے تھے۔ یہ غار اس پہاڑ کی چوٹی کے پاس

ہے۔ میل دیڑھ میل کی چڑھائی ہے۔ صحت مند اور باہمت کو اس کی زیارت کرنی چاہیئے۔

جبل نور :. مکہ سے منیٰ جاتے ہوئے بائیں جانب پڑتا ہے اس پہاڑ میں وہ غار ہے جو غار حرا کے نام سے مشہور ہے اور جہاں بعثت سے پہلے حضور ﷺ ۔۔۔ کے لئے قیام فرمایا کرتے تھے اور جہاں پہلی وحی نازل ہوئی تھی۔ اس کی چڑھائی جبل ثور سے نسبتاً کم بھی ہے اور آسان بھی۔

جبل ابو قبیس :. بیت اللہ کے سامنے ہے۔ اب اس پر شہر آباد ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں اس پہاڑ کا نام امین تھا۔ کیونکہ طوفان نوح کے وقت سے حجر اسود یہیں رکھا تھا۔ ایک شخص ابو قبیس نے جب یہاں مکان بنایا تو اسے جبل ابو قبیس کہنے لگے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ دنیا کے پہاڑوں میں سے اسی پہاڑ کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا فرمایا۔

دوگانہ تحیۃ الوضو اور شب قدر میں پڑھی جانے والی دعائیں

اِلٰهِیْ كَفَانِیْ مِنْ نَعِيْمِ الدُّنْيَا بِمُحَبَّتِكَ وَشَوْقِكَ وَعِشْقِكَ وَذِكْرِكَ وَكَفَانِیْ مِنْ نَعِيْمِ الْاٰخِرَةِ بِلِقَآئِكَ وَرِضَائِكَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَبِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○

(یا اللہ مجھے بس ہے دنیا کی نعمت سے تیری محبّت اور تیرا شوق اور تیرا ذکر مجھے بس ہے آخرت کی نعمت سے تیرا دیدار اور تیری خوشنودی تیرے فضل و کرم سے اے بڑے کریموں سے بھی زیادہ کرم کرنے والے، اور تیری رحمت کے طفیل سے اے مہربانوں سے زیادہ مہربانی کرنے والے۔)

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ عَمَدًا
أَوْ خَطَاءً سِرًّا أَوْ عَلَانِيَةً مِّنْ ذَنْبِ الَّذِيْ أَعْلَمُ
وَمِنْ ذَنْبِ الَّذِيْ لَا أَعْلَمُ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ
أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ وَّأَتُوْبُ إِلَيْهِ

(میں بخشش چاہتا ہوں میرے پروردگار سے اپنے تمام گناہوں کی جو گناہ کہ میں نے جان بوجھ کے کیا ہے اور جو گناہ کہ خطا سے کیا ہے پوشیدہ یا اعلانیہ گناہ کیا ہے' ان گناہوں کی جو میں جانتا ہوں اور ان گناہوں کی جو میں نہیں جانتا ہوں۔ تو ہی غیب کی باتوں کا بڑا جاننے والا ہے' میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں جو میرا پروردگار ہے' کل گناہ اور خطاؤں کی اور میں رجوع برحمت کرتا ہوں اسی پروردگار کی طرف۔)

سَجَدَتْ لَكَ سَوَادِيْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ وَأَقَرَّ
بِكَ لِسَانِيْ هَا أَنَا أَذْنَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا وَّمَنْ يَّغْفِرُ
الذُّنُوْبَ الْعَظِيْمَ إِلَّا رَبِّيَ الْعَظِيْمُ إِلَّا رَبِّيَ الْعَظِيْمُ
إِلَّا رَبِّيَ الْعَظِيْمُ۔

(سجدہ کیا میری طبیعت نے تیرے لئے اور تجھ پر ایمان لایا میرا
دل اور تیرا اقرار کیا میری زبان نے افسوس میں نے بڑا گناہ کیا
اور بہت بڑے گناہوں کو کون بخشے گا سوائے میرے بہت
بزرگ پروردگار کے۔ سوائے میرے بہت بزرگ پروردگار کے۔
سوائے میرے بہت بزرگ پروردگار کے۔)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِاُسْتَاذِي الْمُؤْمِنِيْنَ
وَلِجَمِيْعِ مُرْشِدِيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيْ وَلِجَمِيْعِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

(یا اللہ مجھ کو بخش دے اور میرے ماں باپ کو بخش دے اور میرے
مومن استادوں کو بخش دے اور میرے تمام مرشدوں کو بخش دے
اور جو کوئی مومن میرے گھر میں داخل ہوا ہے اس کو بھی بخش دے
اور تمام مومن مردوں کو اور تمام مومن عورتوں کو بخش دے اور
جو کوئی ان میں جیتے ہیں اور مر گئے سب کو بخش دے، تیری
رحمت کے طفیل سے، اے زیادہ مہربان کل مہربانوں سے')

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنَا مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنَا مِسْکِیْنًا
وَّاحْشُرْنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ
بِفَضْلِكَ وَکَرَمِكَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَ
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

(یا اللہ زندہ رکھ تو ہم کو مِسکین بنا کر اور فوت کر تو ہم کو مِسکین بنا کر اور قیامت کے دِن ہمارا حشر مِسکینوں کے زُمرے میں کر۔ تیرے فضل و کرم کے طفیل سے، اے زیادہ کرم کرنے والے بڑے کریموں سے اور تیری رحمت کے طفیل سے، اے زیادہ رحم کرنے والے بڑے رحیموں سے)

اَللّٰھُمَّ صَغِّرِ الدُّنْیَا بِاَعْیُنِنَا وَعَظِّمْ
جَلَالَكَ فِیْ قُلُوْبِنَا وَ وَفِّقْنَا لِمَرْضَاتِكَ
وَثَبِّتْنَا عَلٰی دِیْنِكَ وَطَاعَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ
وَشَوْقِكَ وَعِشْقِكَ بِفَضْلِكَ وَکَرَمِكَ یَا
اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَبِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

دیا اللہ بہت چھوٹی اور حقیر کرکے بتادُنیا کو ہماری نظروں
میں اور بہت بڑی کرکے بتا تیری بزرگی اور جلال کو ہمارے
دِلوں میں اور تیری رضامندی کی اور خوشنودی
کی توفیق عطا فرما ہم کو اور ثابت رکھ ہم کو تیرے دین پر اور
تیری محبّت پر اور تیرے شوق پر اور تیرے عشق پر تیرے
فضل وکرم کے طفیل سے اے زیادہ کرم کرنے والے بڑے
کریموں سے اور تیری رحمت کے طفیل سے اے زیادہ رحم
کرنے والے بڑے رحیموں سے۔)

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ
وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ
بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

دیا اللہ دکھا تو ہم کو حق کو حق کرکے اور اس کی اتباع ہم کو
روزی کر، اور دکھا تو ہم کو باطِل کو باطِل کرکے اور روزی فرما

تو ہم کو اس سے بچنا تیرے فضل و کرم کے طفیل سے، اے زیادہ کرم کرنے والے بڑے کریموں سے اور تیری رحمت کے طفیل سے اے زیادہ رحم کرنے والے بڑے رحیموں سے۔)

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

(اے ہمارے پروردگار دے ہم کو دنیا اور آخرت میں خوبی اور نعمت اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔)

(یہ آیت پارۂ سیقول کے نویں رکوع اور سورۂ بقرۃ کے پچیسویں ۲۵ رکوع میں ہے۔)

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ، اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝

(اے ہمارے پروردگار نہ پکڑ ہم کو اگر بھول لیں یا چوکیں، اے

رب ہمارے نہ رکھ ہم پر بھاری بوجھ جیسا کہ رکھا تھا ہم سے اگلوں پر، اے رب ہمارے نہ اٹھوا ہم سے وہ چیز کہ جس کی طاقت ہم کو نہیں، اور درگذر ہم سے اور بخش دے ہم کو اور رحم کر ہم پر، تو ہی ہمارا مالک اور خداوند ہے، تو ہی مدد کر ہماری اور غلبہ دے ہمارا کافروں کی قوم پر۔)

(یہ آیت پارۂ تلک الرسل کے آٹھویں[8] رکوع اور آخر سورۂ بقرہ کے چالیسویں[40] رکوع میں ہے)

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَآ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادِ ۝

(اے ہمارے پروردگار بے شک ہم نے سنا کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے باوازِ بلند ایمان لانے کو کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر سو ہم ایمان لائے اے رب ہمارے اب بخش دے

ہم کو ہمارے گناہ اور اتار دے ہماری بُرائیاں اور فوت دے ہم کو نیکوں کے ساتھ لے ہمارے پروردگار اور دے ہم کو جو کچھ وعدہ دیا تو نے اپنے رسولوں کے ہاتھ اور رُسوا نہ کر ہم کو قیامت کے دن تحقیق تو خلاف نہیں کرتا اپنا وعدہ۔)

(یہ دو آیتیں پارۂ لن تنالوا کے گیارھویں رکوع اور سورۂ آل عمران کے آخر میں ہیں۔)

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

(اے ہمارے رب دل نہ پھیر جب ہم کو ہدایت دے چکا اور عطا کر اپنے پاس کے ہم کو رحمت اور نعمت، بے شک تو ہی ہے سب کچھ دینے والا ہے۔)

جاننا چاہیئے کہ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ کو تین بار کہے، نہایت عجز و انکساری اور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ

(اور یہ آیت پارۂ تلک الرسل کے نویں رکوع اور سورۂ آل عمران

یہ ہے شانِ نبیؐ

کس زباں سے کروں میں بیانِ نبیؐ
میں کہاں اور کہاں ذکر شانِ نبیؐ
سچ یہ ہے دل میں اتنا ہی ارمان ہے
ہو جبیں مری بر آستانِ نبیؐ
نامِ پاک اس کا ہے آج وردِ زباں
چومتے ہیں مرے ہونٹ کرو بیاں
میرا قلب و جگر اُس پہ قربان ہے
شکر حق میں بھی ہوں مدح خوانِ نبیؐ

میرا محبوب ہے رحمت اللعالمینؐ
مرحبا ہے کروڑوں دلوں کا مکیں
ہاں ببانگ دہل میرا اعلان ہے
ساری دنیا میں ہیں عاشقانِ نبیؐ
ہاں وہ ہے وجہہ پیدائش کائنات
اُس کا دامن جو پکڑے وہ پائے نجات
بعد قرآن بس اُس کا فرمان ہے
یہ ہے شانِ نبیؐ یہ ہے شان نبیؐ
برق و آندھی کا واللہ کچھ غم نہیں
اُس کے گلشن میں پت جھڑ کا موسم نہیں
اس کے گلشن کا خود حق نگہبان ہے
ہے خزاں سے بری گلستانِ نبیؐ

دل یہ کہتا ہے یثرب چلوں سر کے بل
قبر اطہر سے آنکھیں ملوں بر محل

دل میں برسوں سے میرے یہ ارمان ہے
کاش میں بھی بنوں مہمانِ نبیؐ

میرا ایماں ہمیشہ سلامت رہے
ڈر نہیں مجھ کو چاہے کوئی کچھ کہے

سن اے تسخیرؔ یہ میرا ایمان ہے
لا مکاں ہے بلا شک مکانِ نبیؐ

زیارت مدینہ منورہ

بعض معلمین حجاج کرام کو حج سے پہلے مدینہ منورہ لے جاتے ہیں اور بعض معلمین حجاج کرام کو حج کے بعد مدینہ منورہ لے جاتے ہیں۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے میری قبر کی زیارت کی میری شفاعت اس کے لئے واجب ہو گی" (صحیح ابن خزیمہ)

دنیا میں ایسا کونسا مسلمان ہو گا جس کو مدینہ منورہ میں قیام اور حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی خواہش اس کے دل میں موجزن نہ ہو گی۔ بقول حضرت سید ابوالقاسم صاحب تسخیر حیدر آبادی کے

دل یہہ کہتا ہے یثرب چلوں سر کے بل
قبر اطہر سے آنکھیں ملوں بر محل

دل میں برسوں سے یہہ ارمان ہے
کاش میں بھی بنوں مہمان نبیؐ

بحر حال جب بھی آپ کے معلمین آپ کو یہ اطلاع دیں گے کہ آپ کو مدینہ منورہ چلنا ہے۔ آپ کے جسم کے رویں رویں سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا شکر ادا ہو گا۔ آنکھیں ڈب ڈبا جائیں گی اور آخر وہ وقت آگیا ہے کہ دل میں برسوں سے جو ارمان حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کا تھا پورا ہونے جا رہا ہے۔ سفر مدینہ منورہ سے پہلے غسل سے فارغ ہو کر جب بس میں سوار ہوں گے تو وہی دعائیں پڑھیں گے جو دعائیں آپ ہوائی جہاز میں سوار ہوتے وقت پڑھے تھے۔ یہہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آپ

درود پڑھئے اور ذکر اللہ میں مشغول ہو جایئے بلکہ خود بخود آپ کی ہر سانس ذکر اللہ سے معطر ہو گی اور زبان سے درود وسلام جاری ہو جائے گا۔

جب یہہ فقیر اپنے پیر و مرشد حضرت ابو سعید سید محمود تشریف اللہی سے دریافت کیا تھا کہ حضور کی خدمت میں کیا سلام عرض کرنا چاہیئے تو حضرت نے کہا کہ "التحیات" سے بڑھ کر اور کونسا سلام ہو سکتا ہے۔ "التحیات" میں وہ سلام ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ حضور اکرمؐ پر بھیجا تھا۔ پھر اس سے بہتر اور کیا سلام ہو سکتا ہے۔ جیسے جیسے آپ کی بس شہر مدینہ منورہ سے قریب ہوتے جائے گی۔ بقول کسی شاعر کے

جیسے ہی سبز گنبد نظر آئے گا
بندگی کا قرینہ بدل جائے گا

سر جھکانے کی فرصت ملے گی کسے

خود ہی آنکھوں سے سجدے ٹپک جائیں گے

جب آپ کی بس حدود مدینہ منورہ میں داخل ہونے لگے تو بعد درود شریف یہہ دعا پڑھیئے۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ نَبِیِّكَ فَاجْعَلْهُ لِیْ

اے اللہ یہ تیرے محبوب نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حرم محترم ہے تو اسے

وِقَایَةً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ

میرے لیے دوزخ سے آڑ بنا دے اور آخرت کے عذاب اور حساب کی

وَسُوْءِ الْحِسَابِ ۝

سختی سے امن دلانے کا ذریعہ بنا دے

مدینہ طیبہ کا چپہ چپہ قابل احترام ہے۔ یہہ وہ لائق ادب سرزمین ہے جس پر جابجا فخر کونین سردار جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پڑے ہیں۔

مسجد نبوی ﷺ شریف

روضہ مبارکہ اور مسجد نبوی ﷺ شریف کا اگلا مسقف حصہ اس کے مینار اور گنبد خضراء، ترکی حکومت کی عظمت و محبت اور سلطان عبد المجید کے زمانے کی یادگار ہے۔ یہ تعمیر ۱۲۶۵ھ سے ۱۲۷۷ھ تک میں مکمل ہوئی۔ یہہ حصہ مشرقی جانب بالنساء تک اور مغربی سمت باب الرحمہ تک ہے اس کے بعد سعودی حکومت نے اس کی مزید توسیع فرمائی اور حال ہی میں چند سال پہلے جب اس کی مزید توسیع کی گئی تو ترکی حکومت کی بنائی ہوئی مسجد ، مسجد کے قبلہ کی شکل اختیار کر گئی۔

یہاں پر قبلہ جنوب کی طرف ہے۔ جنوب کی جانب کوئی توسیع نہیں کی گئی ہے۔ جدید سعودی حکومت کی تعمیر سے پہلے حکومت سعودی عرب نے جو پہلے توسیع کی تھی اس وقت مسجد نبوی شریف کا کل رقبہ ۱۶۳۲۷ مربع میٹر تھا۔ سعودی حکومت کے زیر تعمیر حصہ میں باب عمر، باب عثمان، باب عبدالعزیز، باب سعود نئے دروازہ قائم کیے گئے تھے۔ مشرقی جانب تین دروازے باب جبرئیل، باب النساء اور باب عبدالعزیز ہیں۔

مغربی جانب چار دروازے، باب السلام، باب ابو بکر صدیقؓ ، باب الرحمۃ اور باب سعود ہیں

شمالی جانب تین دروازے ، باب عثمانؓ، باب مجیدی اور باب عمرؓ ہیں۔ قبلہ جنوب کی طرف ہے ادھر کوئی دروازہ نہیں۔

پوری عمارت حسن ظاہری کا اچھوتا نمونہ ہے اور ترکوں کے جذبۂ محبت کی عظیم الشان یادگار۔

موجودہ باب جبرئیل ترکی کی تعمیر سے پہلے باب عثمانؓ کہلاتا تھا۔ جبریل علیہ السلام کے حاضر خدمت ہونے والی جگہ پر موجودہ عمارت میں ایک کھڑکی بنی ہوئی ہے جو قدمین شریفین کے عین مقابل ہے

باب جبرئیلؑ سے داخل ہوں تو بائیں ہاتھ دالان نما گیلری ہے جدھر قدمین شریفین ہیں۔ ادھر سے گزر کر مواجہ شریف میں آجاتے ہیں۔ دائیں ہاتھ اصحاب صفہ کا چبوترہ ہے جس کے سامنے اغوات اخدام حرم نبوی کے بیٹھنے کی جگہ ہے اور اس کے سامنے مقصورہ شریف ہے جو چاروں طرف سے لوہے کے جالی دار دروازوں میں محصور ہے۔ صفہ کے سامنے دیوار پر ایک محراب بنی ہوئی ہے جس

پر محراب تہجد لکھا ہوا ہے۔ یہاں حضور ﷺ نے تہجد ادا فرمائی ہے۔

ریاض الجنتہ

ما بین بیتی و منبری روضة من ریاض الجنة

میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں کا ایک باغ ہے۔

یوں تو پوری مسجد نبوی ہی خیر و برکت کا خزانہ ہے مگر یہ خاص ٹکڑا اس خزانہ کا انمول حصہ ہے۔ اس حصہ کی حد بندی متعین کرنے کے لئے سفید ستون بنائے گئے ہیں اور اس پر سبز قالین کا فرش رہتا ہے۔ اس قطعہ مبارکہ کے آٹھ ستون بعض برکات و خصوصیات کی وجہ سے مشہور ہیں۔ نوافل پڑھنے والوں کا یہاں ہجوم رہتا ہے بعض علماء

نے لکھا ہے کہ یہ قطعہ جنت کا ٹکڑا ہے۔ قیامت میں شاملِ جنت کر دیا جائے گا۔

(۱) استوانہ حنانہ:۔ یہ ستون محراب النبی ﷺ کی پشت کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ اس جگہ کھجور کا ایک خشک تنا گڑا ہوا تھا جس کا سہارا لے کر حضور اکرم ﷺ خطبہ فرمایا کرتے، جب آپ کے لئے منبر تیار ہوا تو آپ ﷺ نے اس پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا تو یہ تنا آہ و بکا کرنے لگا حضور ﷺ منبر سے تشریف لائے اس پر دستِ شفقت رکھا تو اس کا رونا بند ہوا۔ (یہ تنا اسی جگہ مدفون ہے)

(۲) استوانہ عائشہ:۔ حضور ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ اس ستون کے پاس ایک ٹکڑا ایسا ہے کہ اگر میں اس کو ظاہر کر دوں تو وہاں اتنا ہجوم ہو جائے کہ وہاں

نماز پڑھنے کے لئے قرعے پڑنے لگیں کہتے ہیں حضرت صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو وہ جگہ معلوم تھی اور آپؓ نے اپنے بھانجے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو بتائی تھی، جب دیگر صحابہ کرام نے ان کو دیکھا تو وہ ستون سے ذرا دائیں ہٹ کر نماز پڑھ رہے تھے۔

(۳) استوانہ ابی لُباب:۔ استوانہ عائشہ کے بائیں طرف ہے اسے استوانہ توبہ بھی کہتے ہیں، ایک صحابی ابی لبابہ نامی رضی اللہ عنہ نے اپنی کسی لغزش کی بناء پر اپنے آپ کو اس ستون سے باندھ کر قسم کھالی تھی کہ جب تک حضور ﷺ اپنے دستِ مبارک سے نہ کھولیں گے بندھا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے جب ان کی لغزش معاف فرمادی تو حضور ﷺ نے تشریف لا کر ان کو کھولا۔

(۴) استوانہ وفود: یہ وہ مقام ہے جہاں باہر سے آنے والے وفود سے حضور ﷺ ملاقات و گفتگو فرمایا کرتے تھے۔

(۵) استوانہ حوس:۔ آیت حفاظت نازل ہونے سے پہلے اس جگہ کھڑے ہو کر صحابہ کرام حضور ﷺ کا حفاظتی پہرہ دیا کرتے تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی یہ خدمت انجام دی اس لئے بعض لوگ اس کو استوانہ علیؓ بھی کہتے ہیں۔

(٦) استوانہ سریر:۔ جب حضور ﷺ مسجد میں اعتکاف فرما ہوتے تو یہاں لیٹنے بیٹھنے کے لئے چٹائی بچھالیا کرتے اور یہیں بعض مرتبہ ایسی حالت میں حضرت صدیقہ

رضی اللہ عنہا آپ کے سر پر تیل لگاتیں اور کنگھا فرمایا کرتیں کہ آپ کا جسد اطہر مسجد میں ہوتا۔

یہ تینوں ستون مقصورہ کے گرد کی آہنی جالیوں کی وجہ سے نصف کے قریب مقصورہ مبارکہ کے اندر ہیں اور نصف باہر۔

(۷) استوانہ تہجد: یہ وہ جگہ ہے جہاں حضور اکرم ﷺ تہجد ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۸) استوانہ جبریل: یہ وہ مقام ہے جہاں جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی، جب وصال سے پہلے والے رمضان میں حضور نے جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآن شریف کا دور فرمایا تو اسی جگہ فرمایا تھا۔

یہ دونوں ستون بالکل روضہ مبارکہ کے اندر آگئے

ہیں، اس لئے باہر سے نظر نہیں آتے، گنبد خضراء انہیں پر قائم کیا گیا ہے۔

ریاض الجنۃ میں ترکوں کی بنائی ہوئی ایک محراب ہے اس پر محراب النبی ﷺ لکھا ہوا ہے۔ اس کے متعلق مشہور ہے کہ یہاں کھڑے ہو کر حضور ﷺ امامت فرماتے تھے۔ مگر یہ صحیح نہیں، اسی محراب کا دایاں ستون ہے جس کے اوپر لکھا ہوا ہے ھذا مصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم دراصل حضور ﷺ کے امامت فرمانے کی جگہ یہی ہے۔ رمضان کے عشرہ آخر میں تہجد کی نماز باجماعت کے وقت امام یہیں کھڑا ہوتا ہے۔

حضور ﷺ کے وصال کے بعد ادب احترام کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بجز قدمین شریفین کی جگہ کے پوری جگہ دیوار

بنوادی تھی تاکہ جہاں حضور ﷺ سجدہ فرماتے تھے وہ جگہ لوگوں کے قدموں سے محفوظ رہے، ترکوں نے بھی اسی دیوار کی حد تک محراب بنادی۔ اب جو بھی مصلی نبی ﷺ کے سامنے کھڑا ہو کر نماز پڑھے گا۔ سجدہ میں اس کا سر عین اس جگہ ہوگا جہاں حضور ﷺ کے قدم مبارک ہوتے تھے

ریاض جنت کے دائیں کنارے پر منبر ہے یہ منبر بھی ترکوں کا بنایا ہوا ہے۔ سنگ مرمر کا بہت سُبک اور بہت خوبصورت یہ منبر اسی جگہ پر ہے جہاں حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں آپ ﷺ کا منبر تھا۔

اس منبر کے سامنے اونچائی پر مئذنہ بنا ہوا ہے جہاں سے اذان و تکبیر کہی جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ وہی جگہ ہے جہاں خطبہ کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے تھے۔

حضور ﷺ کے وقت مسجد نبوی کہاں تک تھی؟ کتنا

حصہ مسقف تھا اور کتنا کھلا ہوا، یہ سب ترکوں نے ستونوں کے ذریعہ واضح کیا ہے مثلاً مسقف حصہ جہاں تک تھا وہاں ایسے ستون بنائے ہیں کہ ان پر دھاریاں کھود دی ہیں اور ان کو سنہرا کر دیا ہے اور جو صحن بغیر چھت تھا وہاں سادہ ستون رکھے ہیں۔

ریاض الجنۃ کے جنوبی سمت کا حصہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مسجد نبوی میں شامل ہوا موجودہ محراب بھی آپؓ نے قائم فرمائی اسی لئے محراب عثمانی کہلاتی ہے۔ اس طرف چھ اُمہات المومنین کے مکانات تھے اسے پیتل کا کٹھرا لگا کر جدا اور نمایاں کیا گیا ہے ، جنوب کی طرف حدِ مسجد نبوی تک کی عمارت جو مسقف ہے ، ترکوں کی یادگار ہے ، مغرب کی طرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر خلفاء بنو امیہ و بنو عباس کے

زمانہ میں اضافہ ہوا، اس طرف شمالاً جنوباً اصل مسجد نبوی کی آخری حد پر ستونوں کی جو قطار ہے اس کے ہر ستون پر سبز زمین پر سنہرے حروف سے حد مسجد نبوی علیہ السلام کندہ کردیا گیا ہے۔

مسجد نبوی کی قدیم عمارت کے بعد شرقاً غرباً دوہرے تہرے عظیم الشان مسقف دالان ہیں جو سعودی حکمرانوں میں سلطان ابن سعود کی حرم نبوی سے دلچسپی اور انکو کی یادگار ہیں۔

قدیم عمارت اور شمال کے سمت والے کھلے صحن کے درمیان ایک مسقف دالان شرقاً غرباً اور بنا ہوا ہے جس سے صحن دو حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے جسکے مشرقی طرف باب عبدالعزیز اور غربی طرف باب سعود ہے، بیچ میں کھلا صحن ہے جس کو درمیانی روش دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے

حجرہ شریفہ اور صُفّہ مبارک (چبوترہ)

حضور ﷺ نے مسجد نبوی کی تعمیر سے فراغت کے بعد ازواج مطہرات کے لئے علیحدہ علیحدہ نو حجرے تعمیر کرائے ، یہ حجرے پندرہ فٹ لمبے ساڑھے دس فٹ چوڑے اور چھ فٹ اونچے تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کا حجرہ مبارک مسجد نبوی سے بالکل متصل تھا اتنا کہ حضور ﷺ جب مسجد میں معتکف ہوتے تھے تو ام المومنین اپنے حجرہ میں بیٹھی ہوئیں آپ ﷺ کے بالوں میں کنگھا فرمادیا کرتیں۔

یہ حجرہٗ مبارکہ کچی اینٹوں کا تھا، بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر کے دو حصے کر دیئے تھے ایک حصہ میں باہر سے آنے والے وفود سے آپ ملاقات فرماتے۔

حضور ﷺ کے وصال کے بعد بھی یہی مبارک حجرہ آپ ﷺ کی آخری آرام گاہ ہے اور اسی کو روضہ مقدسہ کہا جاتا ہے۔ سر مبارک جانبِ مغرب ہے قدمین شریفین جانب مشرق اور روئے انور بجانب قبلہ (جنوب سمت)

جب ۱۳ھ میں آپ ﷺ کے رفیق صادق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وصال فرماگئے تو آپ کو حضور ﷺ کے برابر میں اس طرح دفن کیا گیا کہ آپ ﷺ کا سر حضور ﷺ کے سینہ مبارک کی سیدھ میں ہے۔

اور جب ۲۳ھ میں حضور کے دوسرے جاں نثار حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جامِ شہادت نوش فرماگئے تو. ان کو بھی ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اجازت خاص سے آپ ﷺ کے سامنے ہی حضرت صدیق رضؓ کے آگے اس طرح دفن کیا گیا کہ آپ رضؓ کا سر

حضرت صدیقؓ کے سینہ کے برابر ہے۔

حجرۂ مبارکہ میں ایک قبر کی جگہ ابھی خالی ہے جو ازروئے فرمان والاشان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ہے۔ آپ نزول کے بعد مدت قیام پوری فرماکر جب واصل بحق ہوں گے تو یہاں مدفون ہوں گے۔ **صلی اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام۔**

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اس حجرہ شریف کی دیواریں اصل بنیادوں پر ہی کچی اینٹوں سے پھر تیار کی گئیں۔ ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں جب ازواج مطہرات کے دیگر حجروں کو شامل مسجد کیا گیا تب بھی حجرہ عائشہؓ کی اصل کچی دیواریں باقی رکھی گئیں اور اس کے چاروں طرف بہت ہی گہری بنیادیں کھود کر پنج گوشہ مضبوط چھتری کھڑی کی گئی جس کے اوپر کے حصہ کی شکل

مثلث اور نیچے کی مربع ہے۔ اس گوشہ دیوار اور حجرہ شریف کے درمیان تینوں طرف ایک ایک دو دو ہاتھ جگہ چھوڑی گئی مگر غربی جانب جدھر سر مبارک ہے وہاں درمیان میں ذرا بھی جگہ نہیں چھوٹ سکی۔ اس لئے پنج گوشہ عمارت نظر آرہی ہے اور اصل تینوں مزارات مع حجرہ کے اس کے اندر آگئے۔ یہ تعمیر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانۂ گورنری مدینہ میں تیار کرائی اور پنجگوشہ اس لئے تعمیر کرائی تاکہ خانہ کعبہ کے ساتھ اس کی مشابہت نہ ہو اور کہیں جاہل لوگ اس کا بھی طواف نہ شروع کردیں۔

اس وقت تک روضۂ مبارک پر گنبد نہ تھا ۶۷۸ھ میں سلطان ترکی کی قائتبائی نے پنج گوشہ دیوار پر ایک دوسرا قبہ بنایا۔ اس پر سیسہ کی چادر کی طرف سبز رنگ لگایا گیا آخر

میں سلطان محمود بن عبدالحمید عثمانی نے ۱۲۳۳ھ میں از سر نو بنا کر اس پر گہرا سبز رنگ چڑھایا جس کی وجہ سے اس کا نام قبہ خضراء (سبز گنبد) پڑا۔ موجودہ رنگ اسی ترکی سلطان محمود بن عبدالحمید کی یادگار ہے۔ ۱۳۹۰ھ میں سعودی حکومت نے گنبد شریف پر روغن کرایا۔

سیسہ کی دیوار:۔

۵۵۷ھ میں ایک عیسائی بادشاہ نے سازش کے ذریعہ حضور ﷺ کے جسد اطہر کو قبر شریف سے نکال لانے کے لئے دو عیسائی بھیجے جو مسلمانوں کے بھیس میں مدینہ منورہ آکر مسجد نبوی کے قریب رباط عثمان میں ٹھیرے اور وہاں سرنگ کھودنی شروع کی، سلطان نور الدین زنگی رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں حضور ﷺ نے ان دونوں شخصوں کی

صورت دکھا کر فرمایا کہ مجھے ان کے شر سے بچاؤ، سلطان یہ خواب دیکھ کر تیز رو اُنٹوں پر اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ ۱۶ دن میں مصر سے مدینہ پہنچا اور ان سازشیوں کو گرفتار کر کے واصل جہنم کیا۔ جب سلطان نے اس سرنگ میں جا کر دیکھا تو وہ سرنگ عین قدمین شریفین تک پہنچ گئی تھی سلطان نے قدمین شریفین کو بوسہ دیا۔ سرنگ بند کرائی اور پنج گوشہ عمارت کے چاروں طرف زمین کو اتنا کھدوایا کہ پانی نکل آیا، پھر لاکھوں من سیسہ پگھلا کر اس میں ڈالا گیا اور اس طرح سطح آب سے زمین تک قبر مبارک کے ارد گرد سیسہ کی ایک زائد دیوار قائم ہو گئی۔ یہ سیسہ جس مکان میں پگھلایا گیا وہ آج بھی "دار الرصاص" کے نام سے مشہور ہے جو باب السلام سے باہر جنوب مشرقی کونہ میں واقع ہے۔ روضۂ مبارک کے گرد جو جالی ہے سیسہ کی دیوار

وہاں تک ہے۔ پہلے یہ جالی لکڑی کی تھی بعد میں پیتل اور
تانبے کی جالی بنائی گئی جواب تک موجود ہے۔

الغرض تینوں مزارات تین دیواروں کے اندر، دو گنبدوں کے نیچے اور ایک جالی سے محیط ہیں اور اس ساری عمارت کو مقصورہ شریف کہتے ہیں۔

اس مقصورہ شریف کے شمالی جانب ایک چبوترہ ۴۰ فٹ لمبا اور ۴۰ فٹ چوڑا اور زمین سے دو فٹ اونچا بنا ہوا ہے، یہ وہ جگہ ہے جہاں وہ مسکین و نادار صحابہ کرام قیام فرما رہتے تھے جن کے نہ گھر تھا نہ در، اور جو شب و روز ذکر و تلاوت اور حضور ﷺ کی صحبت سے مستفیض ہوتے تھے۔ چبوترہ کے تین طرف پیتل کا خوبصورت کٹہرا لگا ہوا ہے۔ اس کے آگے خدام حرم نبوی بیٹھے رہتے ہیں، مقصورہ شریف میں جالی کے اندر یہی خدام جا کر صفائی کرتے،

دھونی دیتے اور خوشبو لگاتے ہیں، صفۂ مبارکہ پر زائرین تلاوت قرآن کرتے اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ آپ کو اگر موقعہ مل جائے تو وہاں پر ذکر اللہ میں بیٹھیے، تلاوت کیجئے اور درود شریف کا ورد کیجئے۔ دُعائیں مانگیے۔

روضۂ مبارک پر حاضری:

اگر راستہ میں غسل نہیں کیا ہے تو مدینہ منورہ پہنچ کر اسباب وغیرہ رکھکر غسل کرے یا وضو کرے صاف و عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگائے اور مسجد نبوی ﷺ میں حاضر ہو، باب جبریل سے داخل ہو تو اچھا ہے ورنہ باب السلام، باب الرحمۃ یا باب الصدیق یا کسی بھی دروازہ سے داخل ہو، مسجد میں نہایت ادب و تعظیم کے ساتھ داخل ہونے سے پہلے درود شریف پڑھے پھر کہے اللھم افتح لی ابواب رحمتك

(اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے)

اور پہلے دایاں پاؤں اندر رکھے پھر بایاں اور سیدھا ریاض الجنتہ میں آجائے۔ یہاں دو رکعت تحیتہ المسجد پڑھے کہ یہاں پڑھنا افضل ہے۔ ریاض جنّہ میں جگہ نہ ہو تو کسی بھی جگہ پڑھ لے مگر بغیر تحیتہ المسجد پڑھے روضہ پر نہ جائے حضور ﷺ کی زندگی میں ایک صحابی تشریف لائے اور سیدھے حضور کی خدمت میں باریاب ہو گئے آپ ﷺ نے ان کو واپس کر دیا کہ پہلے مسجد میں تحیتہ المسجد پڑھو پھر آؤ گویا آپ ﷺ کی ملاقات کے منجملہ آداب کے یہ بھی ایک ادب ہے۔ چنانچہ اگر مکروہ وقت میں پہنچنا ہو تو مسجد میں بیٹھ کر انتظار کر لو۔

ریاض الجنت میں جب نماز پڑھ چکو تو خدا کی حمد و ثناء کرو، شکر ادا کرو، اور زیارت کے قبول ہونے کی التجا کرو اور

یہ دعا پڑھو۔ اے اللہ یہ (جگہ) جنت کے باغوں میں کا ایک باغ ہے جسے تو نے شرف بخشا، فضیلت و بزرگی اور عظمت عطا کی اور اپنے محبوب نبیؐ کے (وجود کے) نور سے منور فرمایا۔ اے اللہ جب تو نے دنیا میں ہمیں اپنے حبیبؐ کی بزرگ ترین نشانی کی زیارت کی سعادت مرحمت فرمائی ہے تو آخرت میں اپنے محبوب محمدؐ کی شفاعت کی دولت و عزلت سے محروم نہ فرمانا اور ہمارا حشر آپکے زمرہ اور آپکے علم کے زیر سایہ فرمایئے۔ ہمیں آپکی محبت اور آپکے حوض کوثر سے آپؐ کے دست مبارک و شریف سے ایسا جام پلایئے جو اتنا خوش گوار ہو کہ اسکے پینے کے بعد کبھی پیاس نہ لگے۔ بلاشبہ آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔

نماز کے بعد نہایت ادب و عاجزی کے ساتھ قبلہ کی طرف سے مرقد اطہر کے مواجہ شریف پر آؤ، جالی دار دروازہ پر پیتل کا گول حلقہ آپ ﷺ کے روئے انور کے مقابل ہے، اس کے سامنے ادب سے دست بستہ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے کھڑے ہو جاؤ۔ نظریں نیچی رکھو۔

رسول اللہ ﷺ کی زیارت اس طرح کرے، کہ اول سورہ فاتحہ اور آیتہ الکرسی اور سورہ قدر اور سورہ کوثر ایک ایک بار اور سورہ اخلاص گیارہ (۱۱) بار پڑھ کر اور ایک بار ذیل میں درج درود شریف پڑھ کر عرض کرے۔

اے بار خدایا! اس ختم کو بطفیل خاتمین علیہما السلام قبول فرما کر اس کا ثواب بھی خاتمین علیہما السلام اور کل ارواح مقدسہ کو پہنچا

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدَیْنَ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدَیْنِ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی جِسْمِ مُحَمَّدَیْنِ فِی الْاَجْسَامِ وَصَلِّ عَلٰی قَلْبِ مُحَمَّدَیْنِ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدَیْنِ فِی الْقُبُوْرِ وَصَلِّ عَلٰی تُرْبَةِ مُحَمَّدَیْنِ فِی التُّرَابِ وَصَلِّ عَلٰی نُوْرِ مُحَمَّدَیْنِ فِی

الْاَنْوَارِ وَصَلِّ عَلٰى مَظْهَرِ مُحَمَّدٍ نِ فِي الْمَظَاهِرِ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ وَعَلٰى كُلِّ مَلَكٍ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ بِعَدَدِ مَا فِي جَمِيْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَبِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمَاتٍ لَّكَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ بِحُرْمَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ لَّا تُعَذِّبُ هٰذِهِ الْاَرْوَاحَ الْمَوْصُوْفَةَ وَاغْفِرْ ذُنُوْبَهُمْ وَكَفِّرْ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَارْفَعْ دَرَجَاتِهِمْ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَآ اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَبِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ـ

ترجمہ:۔ یا اللہ رحمت کاملہ نازل فرما ہر دو محمدؐ کے ارواح مبارک پر

تمام ارواح میں اور رحمت کاملہ نازل فرما ہر دو محمدؐ کے جسد مبارک پر تمامی جسدوں

میں اور رحمت کاملہ نازل فرما جسم محمدین علیہما السلام پر تمامی جسموں

میں اور رحمت کاملہ نازل فرما قبر محمدین پر تمام قبروں میں اور رحمت کاملہ نازل

فرما تربت محمدین پر کل تراب میں اور رحمت کاملہ نازل فرما نور محمدین پر تمام نوروں

میں اور رحمت کاملہ نازل فرما مظہر محمدینؑ پر کل مظہروں میں اور رحمت کاملہ نازل فرما

تمام پیغمبروں اور رسولوں پر اور تمام مقرب فرشتوں پر اور اللہ تعالیٰ کے

صالح بندوں پر اور تمام فرشتوں پر تیری رحمت کے طفیل سے اے زیادہ

رحم کرنے والے تمام رحم کرنے والوں سے شمار سے تمامی قرآن مجید کے

حرفوں کے شمار سے ہر ہر حرف کے ہزار ہزار بار شمار اور شمار سے

تیری ہی تمامی معلومات کے آمین اے پروردگار تمام عالم کے ہمارے معروضات

کو قبول فرما طفیل سے مقدس کلمہ کے جس کا خلاصہ یہ ہے "کوئی سچا معبود نہیں

سوائے خدائے تعالیٰ کہ وہ خدا ایک ہی ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی حکومت

سارے جہاں میں ہے اور اسی کو تمام قسم کی تعریف سزاوار ہے۔ وہی ہر ایک

کو جلاتا ہے اور مار ڈالتا ہے، اور وہ خود زندہ ہے ہرگز کبھی مرتا ہی نہیں۔

اسی کے ہاتھ خیر و برکت ہے، اور وہی ہر ایک چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

یا اللہ میں تجھی سے سوال کرتا ہوں محمد صلعم اور آل محمد صلعم کے

طفیل سے کہ عذاب میں مبتلا نہ فرما تو اُن ارواحِ موصوفہ کو اور بخش دے ان کے گناہوں کو اور ان کے گناہوں کا کفارہ بنا دے معروضاتِ صدر کو اور ان میں سے جو بزرگ لوگ ہیں ان کے درجے بڑھادے تیرے فضل و کرم سے لے زیادہ کرم کرنے والے بڑے کریموں سے اور تیری رحمت کے طفیل سے اے زیادہ رحم کرنے والے بڑے رحیموں سے۔

دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں جب تک قیام رہے روزانہ سلام کے لئے جتنی مرتبہ دل چاہے حاضر ہوتا رہے۔ حج کے زمانے میں نماز فجر کے دو تین گھنٹہ بعد بھیڑ نہیں ہوتی۔ یہ پر سکون وقت ہوتا ہے عام دنوں میں بھی یہ وقت اور عشاء کی نماز کے بعد مسجد نبوی کے دروازے بند ہونے سے آدھ پون گھنٹہ قبل حاضری کا پر سکون وقت ہوتا ہے اس سے ضرور فائدہ اُٹھائیں اور جو دعائیں جس زبان میں چاہیں اپنی معروضات پیش کریں۔

جنت البقیع

مدینہ منورہ کا قبرستان ہے جو مسجد نبوی کے مشرقی سمت واقع ہے۔ مسجد نبوی کی جدید تعمیر کی وجہ سے جنت البقیع اور مسجد کے درمیان کوئی سڑک نہیں ہے۔ اس میں بے شمار صحابہ بہ روایتے دس ہزار، اولیاء اللہ آرام فرما ہیں۔ بقیع میں دفن ہونے والوں کو مغفرت کی بشارت ہے۔

خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بقیع کے مشرقی شمالی گوشہ کے قریب مدفون ہیں۔

اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما کے علاوہ دیگر اُمہات المومنین اور تینوں صاحبزادیوں اور صاحبزادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہم اجمعین، حضرت عباسؓ، حضرت امام حسنؓ، حضرت عقیل

بن طالب، حضرت حلیمہ سعدیہؓ اور حضور اکرم ﷺ کی پھوپھیوں کے مزارات بھی بقیع کے احاطہ میں ہیں۔ بقیع کی مشرقی دیوار سے باہر ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کے مزار ہیں۔

ان کے علاوہ حضرت عثمان بن مظعون، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن وقاص، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت خنیس بن حذافہ، حضرت اسد بن زرارہ وغیرہ رضی اللہ عنھم اجمعین کے مزارات ہیں۔ شیخ القراء امام نافع اور امام مالک رحمتہ اللہ بھی ہیں مدفون ہیں۔ اس کے علاوہ شہداء اُحد میں سے ان صحابہ کے مزار بھی یہیں ہیں جو جنگ اُحد میں مجروح ہوئے اور مدینہ میں آکر فوت ہوئے۔

اس بارے میں علماء کی مختلف رائے ہیں کہ بقیع میں آکر سلام ودعا کی ابتداء کس جگہ سے کرے۔ بعض حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، بعض حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ اور بعض حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مزار سے شروع کرنے کے متعلق فرماتے ہیں جہاں سے بھی شروع کرے اجازت ہے۔ جب بقیع میں داخل ہو (یا اس کے پاس سے گزرے) تو یہ کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ

اے مومنوں کی بستی کے گروہ تم پر سلام ہو

وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَ

اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے آملیں گے اور

نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ ○

ہم اپنے اور تم سب کے لیے اللہ سے عافیت کے طلبگار ہیں۔

زیارت اُحد و شہداء اُحد

مدینہ طیبہ سے جانب شمال تین میل کے قریب یہ مقدس پہاڑ واقع ہے جس کے متعلق سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اُحد ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اُحد سے محبت کرتے ہیں"۔ آپ ﷺ جب اُحد پر تشریف فرما ہوئے ہیں اور فرمایا ہے کہ "جب تم اُحد پر اؤ تو اس کے درخت سے کچھ کھاؤ اگرچہ خاردار درخت ہی ہو" اس لئے وہاں کے درخت، پودے، بوٹی وغیرہ کھالینا چاہیئے۔ احد کی زیارت جمعرات کو افضل ہے۔

اب مدینہ کی آبادی اُحد کے قریب پہنچتی جارہی ہے اُحد پہاڑ کی تلہٹی میں ۳ھ کا معرکہ پیش آیا جہاں حضرت حمزہ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جام

شہادت نوش فرمایا۔

حضرت حمزہ اور دیگر صحابہ کرام کے مزارات ایک احاطہ میں ہیں۔ حضرت حمزہؓ حضور کے محبوب چچا کا مزار احاطہ کے بیچ میں ہے۔ آپ کی قبر کے برابر ہی حضرت عبداللہ بن جحش اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہما مدفون ہیں اور کچھ آگے باقی اصحاب کرام مدفون ہیں۔

اس احاطہ کے دروازہ کی طرف پشت کر کے کھڑے ہوں تو سامنے ہی وہ پہاڑی ہے جسے جبل رُماۃ کہتے ہیں جہاں تیر انداز صحابہ متعین کئے گئے تھے۔اسی کے قریب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی اصل شہادت گاہ کی عمارت کے کھنڈر ہیں۔سیلاب میں آپ کی قبر آجانے کے سبب سے آپ کو موجودہ جگہ پر منتقل کیا گیا۔جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضر ہو تو یوں کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا حَمْزَةُ اَلسَّلَامُ
سلام ہو آپ پر اے سیدنا حمزہ سلام ہو
عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
آپ پر اے عم محترم رسول اللہ کے سلام ہو آپ پر
يَا عَمَّ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ
اے عم بزرگوار اللہ کے نبی کے سلام ہو آپ پر اے چچا
حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ
اللہ کے محبوب کے سلام ہو آپ پر اے چچا
الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَآءِ
مصطفٰے کے سلام ہو آپ پر اے سردار شہیدوں کے
وَيَا اَسَدَ اللّٰهِ وَاَسَدَ رَسُوْلِهٖ

اسی جگہ میں حضور ﷺ زخمی ہوئے، دندان مبارک شہید ہوا۔ آپ ﷺ جس جگہ زخمی ہوئے وہاں ترکوں نے علامتی عمارت بنادی تھی مگر اب اس کے آثار کھنڈر کی صورت میں ملتے ہیں۔ یہ جگہ حضرت حمزہؓ کے مزار سے آگے اُحد کی طرف کی آبادی میں ہے۔ یہاں سے زخمی ہونے اور کفار کے دباؤ کے پیش نظر اُحد کی بالکل جڑ میں حضور ﷺ منتقل ہوئے اور وہیں آپ کے زخم دھوکر

مرہم پٹی کی گئی اس جگہ کو قبہ ثنایا کہتے ہیں۔ چھوٹی دیوار کا مختصر سا احاطہ ہے اسی کے سامنے ایک غار ہے، کہتے ہیں کہ زخم کی صفائی کے بعد یہیں آپ نے آرام فرمایا تھا، اس غار کے دائیں بائیں سفیدی کے نشانات دور سے نظر آتے ہیں ، چڑھائی زیادہ بھی نہیں اور مشکل بھی نہیں۔

مدینہ طیبہ کی دیگر زیارات

مسجد نبوی شریف الف الف تحیۃ کے علاوہ بھی مدینہ طیبہ میں کئی مساجد ایسی ہیں جن میں سید المرسلین ﷺ یا آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نماز پڑھی ہے ان کی زیارت بھی کرنا باعث سعادت و ثواب ہے۔ ان مساجد میں سے بہت سے تو اب بھی آباد ہیں اور بہت سے منہدم و غیر آباد ہیں، البتہ ان مساجد میں

سے کوئی مسجد بھی زمانہ نبوی کی تعمیر پر موجود نہیں۔ آپ ﷺ کے بعد بہت دفعہ ان کی تجدید ہو چکی ہے۔ مگر چوں کہ جگہ وہی ہے اس لئے آثار برکت ورحمت سے خالی نہیں ۔ یہاں چند مشہور مساجد کا مختصر تذکرہ درج کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین کو استفادہ میں سہولت ہو۔

ان مساجد میں صرف مسجد قباء کی زیارت مسنون ہے باقی مساجد کی حیثیت صرف تاریخی ہے اس فرق کو ذہن میں رکھیئے۔

(۱) مسجد قباء: مدینہ کے جنوب مغرب میں مسجد نبوی سے تقریباڈھائی میل پر واقع ہے۔ پیدل کاراستہ آدھ گھنٹہ کا ہے۔ مسجد نبوی کے سامنے سے بسیں چلتی ہیں جو فی سواری ایک ریال یکطرفہ کرایہ لیتی ہیں۔ پانچ ریال میں

ٹیکسی مل جاتی ہے۔ مدینہ کی آبادی اب مسجد قباء تک پھیل گئی ہے اور مسجد کے آس پاس تک پختہ و شاندار عمارات بن گئی ہیں۔

مسلمانوں کی یہ سب سے پہلی مسجد ہے۔ حضور اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے جب تشریف لائے تو قبیلہ بنی عوف کے پاس فروکش ہوئے اور آپ ﷺ نے مع صحابہ کرام کے خود اپنے دستِ مبارک سے اس کی بنیاد رکھی۔ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے بعد مسجد قباء دنیا بھر کی مساجد سے افضل ہے۔ حضور اکرم ﷺ اکثر مسجد قباء تشریف لایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

"مسجد قباء میں دو رکعت نماز کا ثواب عمرہ کے مثل ہے"

(او کما قال)

جب بھی موقعہ ملے سواری یا پیدل اس کی زیارت کرے۔ البتہ شنبہ (ہفتہ) کے دن افضل ہے۔ پیر کے دن کی بھی روایت ملتی ہے اور ۱۷/ رمضان کو بھی حضور ﷺ کے تشریف لانے کی حدیث ہے۔

مسجد کی موجودہ عمارت ترکوں کی بنائی ہوئی ہے حال ہی میں سعودی حکومت نے بڑے پیمانہ پر اس کی مرمت کرائی ہے، دیواروں اور فرش پر سنگ مرمر لگایا ہے، خوبصورت اور مضبوط دروازے لگائے اور شمالی جانب شاندار مسقّف دلان ہے اس مرمت کے بعد مسجد نہایت عالیشان اور خوب صورتی کا بے حد جاذب نمونہ بن گئی ہے اس کی اندرونی محراب حکومت تونس نے بہت خوبصورت بنواکر عطیہ کی ہے۔

مسجد کے صحن میں وہ محراب بھی ہے جو آیت

لمسجد اسس علی التقویٰ الخ نازل ہونے کی جگہ بنائی گئی تھی ، اسی محراب کے سامنے ذرا بائیں ہاتھ وہ جگہ ہے جہاں حضور ﷺ کی سواری کی اُونٹی بیٹھی تھی۔ دو سال قبل جب کہ مسجد کے صحن کا فرش کچا تھا وہ نشان چونہ کے فرش کے ذریعہ محفوظ تھا۔ اب پورا فرش سنگ مرمر کا بنادیا گیا ہے مسجد کے مشرقی کونہ میں کہتے ہیں کہ پہلے ایک سوراخ تھا۔ اب بہر حال نہیں ہے اس کے متعلق مشہور ہے کہ مسجد کی تعمیر کے وقت قبلہ کا رُخ متعین کرنے کے لئے جبرئیل علیہ السلام آئے اور یہاں سے کعبہ حضور کے سامنے کر دیا تھا۔ مگر یہ واقعہ مسجد قباء کی دوسری تعمیر کے وقت تحویل قبلہ کے بعد کا ہے کیونکہ پہلی تعمیر کے وقت قبلہ مسجد اقصیٰ کی طرف تھا۔ اور خود حضور ﷺ نے اسی جانب جہت قبلہ متعین کی تھی۔

(۲) **مسجد جمعہ** :۔ قباء کے نئے راستے سے جانب مشرق یہ مسجد واقع ہے۔ حضور ﷺ نے سب سے پہلے جمعہ اسی مسجد میں ادا فرمایا تھا اس وقت اس جگہ بنو سالم آباد تھے، یہ جگہ وادی "رانونا" کہلاتی تھی۔ مسجد کے قریب ایک باغ بستان والجزع تھا اس مسجد کو مسجد وادی اور مسجد عاتکہ بھی کہتے ہیں۔

(۳) **مسجد غمامہ** :۔ مشہور بازار مناخہ کے جنوب مغرب میں واقع ہے مسجد نبوی کے باب السلام کے سامنے ایک تنگ بازار ہے جسے سوق القماش کہتے ہیں۔ مشہور ہے کہ حضور کے زمانے میں بھی یہ بازار اسی جگہ تھا۔ اس بازار سے گذر کر جب مین روڈ پر آتے ہیں تو سامنے ہی مسجد غمامہ ہے، اس مسجد کو مسجد مُصلی بھی کہتے ہیں، یہی وہ جگہ

ہے جہاں حضور ﷺ عیدین کی نماز ادا فرماتے تھے، صلوٰۃ استسقا بھی یہیں ادا فرمائی تھی۔ ایک مرتبہ دھوپ کی شدت کے وقت اسی مقام پر ابر آپ ﷺ پر سایہ فگن ہوا اسی لئے اس کا نام مسجد غمامہ مشہور ہوا۔

(۴) مسجد سُقیا: باب عنبریہ (مدینہ سے مکہ مکرمہ جانے کا یہی راستہ ہے) کے قریب ریلوے کا ایک اسٹیشن تھا اس کے اندر ایک قبہ ہے جسے قبۃ الروس کہتے ہیں، اس میں ایک کنواں بیر اسقیا بھی ہے۔ روایت ہے کہ غزوہ بدر کو تشریف لے جاتے وقت حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے اس جگہ جیش بدر کا معائنہ فرمایا تھا اور نماز ادا فرمائی تھی اور اہل مدینہ کے لئے برکت کی دُعا فرمائی تھی۔

(۵) مسجد فتح:۔ اس کا نام مسجد احزاب اور مسجد اعلیٰ

بھی ہے۔ جبل سلع کے غربی کنارہ اُنچائی پر ہے۔ غزوہ خندق کے وقع پر کہتے ہیں کہ یہاں آپ نے تین روز پیر منگل اور بدھ دُعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے چہار شنبہ کے روز آپ کی دُعا قبول فرمائی اور فتح کی خوشخبری دی اور مسلمانوں کو فتحمند کیا۔

اس مسجد کے قبلہ رُخ چار اور مساجد ہیں جو مسجد سلمان فارسیؓ ، مسجد ابو بکرؓ، مسجد عمرؓ، مسجد علیؓ کے نام سے مشہور ہیں ۔ دراصل غزوۂ خندق کے موقعہ پر یہ ان حضرات کے پڑاؤ تھے اور حضور ﷺ نے یہاں تشریف لاکر نماز بھی پڑھی جن کو محفوظ و متعین کرنے کیلئے غالباً سب سے پہلے حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے مساجد کی شکل دے دی۔

یہ مقام مساجد خمسہ کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت

جابرؓ کہتے ہیں کہ مجھے جب بھی کوئی اہم امر پیش آتا میں مسجد فتح میں فوراً حاضر ہوتا اور دُعا کرتا تھا اور مجھے دُعا کی قبولیت کی بشارت مل جاتی تھی۔

(٦) مسجد بنی حرام: مسجد فتح کو جاتے ہوئے جبل سلع کی گھاٹی میں دائیں جانب واقع ہے۔ یہاں بھی رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی ہے۔ اسی گھاٹی کے قریب ایک غار ہے جس میں حضور اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور غزوہ خندق کے دنوں میں رات کو آپ ﷺ نے اسی غار میں آرام بھی فرمایا ہے۔ اس غار کی زیارت بھی باعث شرف وسعادت ہے۔

(٧) مسجد ذُباب: اسے مسجد رایہ کہا جاتا ہے جبل اُحد کے راستہ میں ثنیۃ الوداع (یہ وہی مقام ہے جس کا

ذکر حضور کی مدینہ آمد کے وقت کے استقبالی اشعار میں کیا گیا ہے۔ طلع البدر علینا من ثنیات الوداع) سے اتر کر بائیں جانب جبل ذُباب ہے اسی پر یہ مسجد واقع ہے۔ ایک روایت کے مطابق غزوۂ خندق میں آپ ﷺ کا خیمہ مبارک یہاں نصب تھا اور یہاں آپ ﷺ نے نماز بھی ادا فرمائی۔

(۸) مسجد قبلتین: مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں وادی عقیق کے قریب اونچائی پر واقع ہے۔ اسکی ایک دیوار میں محراب کا نشان بنا ہوا ہے جس کا رخ بیت المقدس کی طرف ہے اور دوسری دیوار میں بجانب کعبہ باقاعدہ محراب ہے، کہتے ہیں تحویل قبلہ کا حکم عین حالت نماز میں اسی مسجد میں نازل ہوا تھا۔ اسی لئے اسے مسجد قبلتین کہتے ہیں۔

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ تحویل قبلہ کا حکم مسجد قباء میں ہوا تھا۔ واللہ اعلم.

(۹) مسجد الفضیح: عوالی (محلّہ کا نام) کے شرق میں واقع ہے۔ یہودی قبیلہ بنو نضیر کے محاصرہ کے وقت حضور ﷺ نے یہاں نماز ادا فرمائی تھی۔ فضیح کھجور کی شراب کو کہتے ہیں۔ حضرت ابوایوب انصاری تحریم خمر سے پہلے ایک جماعت کے ساتھ مے نوشی میں مشغول تھے کہ شراب کی حرمت نازل ہوئی جونہی انہیں اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے شراب کے سارے مٹکے توڑ ڈالے اور شراب لنڈھادی۔ غالباً یہ واقعہ اسی جگہ کا ہے اسی لئے اس کا نام مسجد فضیح پڑ گیا

بعض حضرات نے اس کا نام مسجد شمس بتایا ہے اس

لئے کہ اونچائی پر ہے۔ اور دوسری جگہ کی نسبت یہاں سے طلوع پہلے نظر آتا ہے۔ مسجد قباء سے جانب شرق میل پون میل کے قریب ہے۔ بغیر چھت کی کالے پتھروں کی ایک چہار دیواری ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عصر کی نماز قضاء ہو گئی۔ سورج غروب ہو گیا۔ حضور ﷺ کو علم ہوا تو آپ ﷺ نے دُعا فرمائی اور سورج پلٹ آیا اور یہ دُعا اسی مقام پر فرمائی تھی جہاں مسجد شمس ہے، اسی لئے اس کا نام مسجد شمس پڑ گیا لیکن یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ واقعہ مقام صہبا کا ہے جو خیبر کے شہروں میں سے ایک شہر تھا البتہ سورج کے لوٹائے جانے کا واقعہ صحیح ہے۔

(۱۰) مسجد بنی قریظہ: مسجد فضیخ سے جانب مشرق

تھوڑے فاصلہ پر ہے، یہودی قبیلہ بنو قریظہ کے محاصرہ کے وقت اس جگہ حضور اکرم ﷺ نے قیام فرمایا تھااور یہود کے مقرر کردہ حکم حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ نے یہیں وہ فیصلہ صادر کیا تھا جس کی رو سے یہودی مردوں کو قتل اور بچوں، عورتوں کو قیدی بنایا تھا۔

(۱۱) مسجد بنی ظفر: یہ مسجد بقیع سے مشرقی جانب حرہ واقم کے کنارے واقع ہے، یہاں قبیلہ بنو ظفر نامی بود و باش رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ سرکار دو عالم ﷺ یہاں تشریف فرما ہوئے اور نماز ادا فرمائی۔ نماز کے بعد وہیں پڑے ہوئے ایک پتھر پر آپ بیٹھ گئے اہل مدینہ میں زمانۂ قدیم سے یہ بات مشہور رہی ہے کہ جس عورت کے اولاد نہ ہوتی ہو وہ اس پتھر پر بیٹھ جائے تو انشاء اللہ صاحب اولاد ہو جاتی ہے۔

اس پتھر پر بیٹھ کر ایک صحابی نے آپ ﷺ کی فرمائش پر قرآن شریف کی تلاوت کی۔ ایک آیت کی تلاوت پر آپ ﷺ پر گریہ طاری ہوا۔

(۱۲) مسجد الاجابہ: بقیع سے شمالی جانب "بستان سمان" کے پاس ہے۔ اب اس کے آس پاس بساتین کی جگہ عمارات ہیں اور کافی آبادی ہے۔ اُس وقت بنو معاویہ (ابن مالک ابن عوف) یہاں مقیم تھے۔ اس لئے اس کا نام مسجد بنی معاویہ بھی ہے۔ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ اس جگہ تشریف لائے نماز کے بعد دیر تک دُعا میں مشغول رہے۔ فراغت کے بعد فرمایا میں نے اپنے رب سے تین درخواستیں کی تھیں۔

ا۔ میری امت کو (اجتماعی) قحط سال کے عذاب سے تباہ نہ

فرمائیے۔

۲۔اسے غرق عام سے ہلاک نہ فرمائیے۔

۳۔ان میں باہمی اختلاف اور خانہ جنگی نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ان میں سے اول کی دو درخواستیں قبول فرمالیں مگر تیسری منظور نہیں فرمائی۔ محمد بن طلحہ سے مروی ہے کہ اس مسجد میں آپ کے نماز پڑھنے کی جگہ محراب سے دائیں جانب دو گز کے فاصلہ پر ہے۔

(۱۳) مسجد سجدہ: بستان، سجیری اور "بساتین صدقہ" کے درمیان واقع ہے۔اس جگہ حضور اکرم ﷺ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور کافی طویل سجدہ فرمایا۔اس کو مسجد بجیرہ بھی کہتے ہیں۔ یہ مسجد حضرت حمزہؓ کے مقام شہادت کی طرف لے جانے والے راستہ پر شرقی جانب

دائیں ہاتھ پر ہے اسے مسجد طریق السافلہ اور مسجد ابو ذر غفاریؓ بھی کہتے ہیں

(۱۴) مسجد اُبی: بقیع کے متصل ہے یہاں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا مکان تھا۔ حضور ﷺ یہاں اکثر تشریف لاتے اور نماز ادا فرماتے تھے۔

(۱۵) مسجد ابو بکرؓ: یہ بھی مسجد غمامہ کے قریب قبا جانے والی سڑک پر بائیں ہاتھ پر واقع ہے۔

(۱۶) مسجد عمرؓ: یہ بھی مسجد غمامہ کے قریب قبا جانے والی سڑک پر بائیں ہاتھ پر واقع ہے۔

(۱۷) مسجد علیؓ: یہ بھی مسجد غمامہ کے شمال جانب مسجد ابو بکرؓ کی لائن میں تھوڑی فاصلہ پر ہے۔ کہتے ہیں

حضرت عثمانؓ کے محاصرہ کے وقت حضرت علیؓ اپنا مکان چھوڑ کر یہاں فروکش ہوگئے تھے۔

(۱۸) مسجد مشربہ اُم ابراہیم: (بن محمد رسول اللہ ﷺ)

محلہ عوالی میں مسجد قریظہ سے شمالی جانب حرہ شرقیہ کے نزدیک واقع ہے۔ یہ جگہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی جائے پیدائش ہے اور حضور ﷺ نے اس جگہ بھی نماز ادا فرمائی ہے۔ مشرب کے معنی باغ کے ہیں۔ یہاں حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے کچھ باغ تھے اور آنحضرت ﷺ کے کچھ صدقات تھے جو آپ نے فقراء و مساکین پر وقف فرمادیئے تھے۔

نوٹ:۔ حرمین شریفین اور دوسری مساجد میں عمر قضاء کی نمازیں پڑھیئے جسکی نیت صفحہ ۱۹۰ پر دی گئی ہے

سفر حج میں روزمرہ استعمال کے ضروری الفاظ کے معانی

☆ سعودی عرب والے "ق" کو "گ" اور "ث" کو "ت" بولتے ہیں مثلاً قھوہ کو گھوہ اور ثلج کو تلج بولتے ہیں

☆ بولنے میں آسانی اور سہولت کے لئے الفاظ کے آخری حرف کو ساکن بولنا چاہیئے مثلاً بَابْ ، سَوُقْ وغیرہ وغیرہ

☆ بولتے وقت بعض لفظوں کو اصلی حالت سے بدل دیتے ہیں اس لئے "کیا" بمعنی اَیْشَ ۔ سنو! بمعنی اَقُل لَكَ بولتے ہیں

☆ بڑے آدمی کو مخاطب کرتے وقت یَا عَمی (اے چچا) برابر والے کو یا اَخِیْ (اے بھائی) اور اپنے سے چھوٹے کو یَا وَلَدْ (اے لڑکے) کہتے ہیں۔

عربی	اردو	عربی	اردو
واحد	ایک	اثنین	دو
ثلاث	تین	اربع	چار
خمس	پانچ	ست	چھ
سبع	سات	ثمانیه	آٹھ
تسع	نو	عشر	دس
اربعین	چالیس	خمسین	پچاس
ستین	ساٹھ	سبعین	ستر
ثمانین	اسی	تسعین	نوے
مائة	سو	مائتین	دوسو
الف	ہزار	مویا	پانی
حبل	رسی	فراش	بستر
ثلج	برف	خبز	خمیری روٹی

عيش	روٹی	عيش افرنجی	ڈبل روٹی
بيض	انڈا	رُز	چاول
لحم	گوشت	بصل	پیاز
عدس	مسور	بقل	ترکاری
شارع	رستہ	جمرك	کسٹم
بيت	گھر	سيارہ	موٹر
طيارہ	ہوائی جہاز	عربيه	گاڑی
عربجی	گاڑی بان	باب	دروازہ
فلوس	پیسہ	موز	کیلا
برتقال	نارنگی	تين	انجير
لوز	بادام	حب حب	تربوز
تفاح	سیب	سوق	بازار
بابور	جہاز	بحر	دریا

ساعة	گھڑی، گھنٹہ	دقیقه	منٹ
حوائج	اسباب وسامان	عفش	سامان
قثاء	ککڑی	اخوی	میرا بھائی
ابوی	میرا باپ	اُمی	میری ماں
اُختی	میری بہن	خادم	نوکر
کفیه	ٹوپی	عمامه	پگڑی
ثوب	پیرہن	قماش	کپڑا
مندیل	رومال	احرام	بڑا رومال
ملعقه	چمچہ	صحن	رکابی
دجاجه	مرغی	ناموس	مچھر
نار	آگ	فحم	کوئلہ
دافور	چولھا	بطحا	مٹی
شرکه	کمپنی	حلیب	دودھ

لبن	دہی	جمل	اونٹ
بقرہ	گائے	غنم	بکری

فجر کی فرض نماز کی عمر قضاء کی نیّت

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَرْضَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَدَّیْتُ صَلٰوۃَ تَکْفِیْرَاتِ التَّقْصِیْرَاتِ عَنْ ذِمَّتِیْ مَا قَضٰی عُمْرِیْ وَمَا فَاتَ مِنِّیْ مُتَوَجِّهًا اِلٰی جِهَةِ الْکَعْبَةِ الشَّرِیْفَةِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ؛

(میں نیّت کرتا ہوں کہ نماز پڑھوں اللہ تعالےٰ کے واسطے دو رکعتیں فجر کی اللہ تعالےٰ کے فرض نماز کی ادا کرتا ہوں اس نماز کو جو میرے ذمّہ پر ان تقصیرات کا کفارہ ہے وہ نماز جو میری عمر میں قضا ہو کر مجھ سے فوت ہو چکی ہے کعبۂ شریف کی طرف متوجّہ ہو کر۔ اللہ تعالیٰ بہت بزرگ ہے۔)

اسی طور سے دوسری فرض نمازوں کی اور وتر کی بھی نیّت کرے۔

مختصر سیرت امام آخر الزماں حضرت میراں سید محمد جونپوری خلیفۃ الرحمٰن علیہ الصلواۃ والسلام

(المہدی موعود مصنف حضرت سید محمود حسین محمودی)

حضرت امامنا مہدی علیہ السلام کی ولادت بہ روز دوشنبہ ۱۴/ جمادی الاول ۸۴۷ھ مطابق ۹ سپتمبر ۱۴۴۳ء کو شہر جونپور میں ہوئی۔ حضرت کے والد محترم کا نام سید عبداللہ اور والدہ محترمہ کا نام حضرتہ بی بی آمنہ ہے۔

جب آپ تولد ہوئے تو ہاتف غیبی نے آواز دی "جاء الحق ، زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا" حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے اس آواز کے ساتھ ہی شہر جونپور کے اطراف کے بت خانوں میں جتنے بت تھے وہ اوندھے منہ زمین پر گر پڑے۔

حضور اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بہ سعادت کے وقت بھی ایسا ہی واقعہ مکتہ المکرمہ میں ظاہر ہوا تھا۔

حلیہ مبارک :۔ خود امامنا علیہا السلام کا ارشاد ہے اور جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا ہے اس کو چاہئے کہ مجھے دیکھ لیوے۔ یعنی جو حلیہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے وہی امام علیہ السلام کا ہے۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "اگر ابراہیم علیہ السلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بندہ ایک ہی وقت میں ہوتے تو ہمارے درمیان کوئی فرق نہ کر سکتے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا" جہاں جہاں قرآن میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے وہاں بندے کا ذکر ہے۔ امامنا کا یہ فرمان تسویت خاتمین کا بین ثبوت ہے۔

تحصیل علوم ظاہری :۔ حضرت امامنا علیہ السلام نے سات (۷) سال کی عمر میں حضرت مخدوم شیخ دانیال کی

نگرانی میں علوم ظاہری سے فراغت حاصل کی اور جونپور کے سترہ سو (۱۷۰۰) علما میں اسد العلماء کے لقب سے ملقب ہوئے۔ خواجہ خضر علیہ السلام نے ذکر خفی کی تعلیم جس کو حضور اکرم ﷺ نے مہدی علیہ السلام کو دینے کے لئے کہا تھا جو خضر علیہ السلام کے پاس بطور امانت تھی سپرد کی۔

امام علیہ السلام کا آخری جہاد:۔ جب راجہ دلپت رائے نے حضور مہدی علیہ السلام کے قریب پہنچ کر تلوار چلائی جس کے جواب میں حضور نے راجہ کے سر پر تلوار چھوڑ دی۔ جس کی وجہ راجہ کے دو ٹکڑے ہو گئے اور جب حضرت کی نگاہ اسکے دل پر پڑی تو دیکھا کہ اس کے دل پر اس بت کی صورت منقش تھی جس کی وہ پوجہ کرتا تھا۔ آپ نے سونچا جب باطل کی پرستش کا یہ حال ہے تو حق کی تخلیات میں کیا تاثر نہ ہوگی۔ اس کے ساتھ آپ پر جذب

طاری ہو گیا اور آپ اس حالت میں جذب میں ۱۲ سال رہے جس میں پہلے ۷ سال میں نہ ایک قطرہ پانی پیا نہ ایک دانہ اناج کھایا اور نہ قضاء حاجت کی ضرورت پیش آئی مگر نمازیں ادا کرتے رہے اور باقی کے ۵۰ سالوں میں آپ نے غذا استعمال کی جس کی کل مقدار ساڑھے سترہ سیر تھی۔ حالت جذب میں المصدقین بی بی الہدادیؒ خدمت کرتی رہیں۔ حضرت امامنا علیہ السلام نے بی بیؒ سے فرمایا کہ حق تعالیٰ کی طرف سے تجلیات الوہیت کا نزول اس قدر تسلسل و تواتر سے ہوتا ہے کہ ایک لمحہ کے لئے بھی اس عالم کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ گویا ایسا دریا ہے جس سے ایک قطرہ اگر نبی مرسل یا ولی کامل کو دیا جائے تو ساری عمر اس کو ہوش نہ آئے اور فرمان الٰہی ہوتا ہے کہ اے سید محمد چونکہ ہم نے تم کو خاتم ولایت محمدی بنایا ہے فرائض شرعی تم سے

ادا کرواتے ہیں۔ یہہ تم پر ہمارا احسان ہے۔ حضرت کے پانچویں خلیفہ حضرت بندگی میاں شاہ دلاور سے منقول ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے سنا اور جونپور میں مجھ پر اول مرتبہ جب تجلی حق کا ظہور ہوا تو حضرت رب العزت نے یہ ارشاد فرمایا کہ "اے سید محمد ہم نے اپنی کتاب قرآن پاک کا علم مرادی تمہیں عطا کیا ہے اور خزانہ ایمان کی کنجیاں تمہارے حوالے کی ہیں اور تقسیم ایمان کا منصب جلیلہ تمہارے لئے پسند کیا ہے۔ تم ناصر دین محمدی ہو۔ جو شخص تم کو پہچانا وہ گویا مجھ کو پہچانا اور جو تمہارا انکار کیا وہ گویا میرا انکار کیا"۔

ہجرت فی سبیل اللہ:۔ سنت البینہ اور عادت انبیاء ہمیشہ سے اس طرح جاری ہے اور ہر خلیفۃ اللہ و داعی الی اللہ

کو خدا کے حکم سے اپنے وطن کو ترک کر کے دوسرے ممالک کی طرف ہجرت کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً آدم علیہ السلام نے ہند سے اور ابراہیم علیہ السلام نے بابل سے، موسیٰ علیہ السلام نے مصر سے عیسیٰ علیہ السلام نے یروشلم سے محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ سے بحکم خدا اپنے اپنے وطن سے ہجرت کی اسی طرح حضرت امامنا علیہ السلام کی عمر عزیز جب ۴۰ سال کی ہوئی تو، بہ حکم خدا آپ نے شہر جونپور سے ہجرت فرمائی اور ۷ امہاجرین ، تارکین دنیا آپ کے ہمراہ تھے اور پہلے شہر داناپور پہنچے۔ یہاں پر دوران قیام سب سے پہلے حضرت ہ بی بی الہدادیؓ نے بحالت کشف من جانب اللہ یہہ ارشاد سنا کہ "تمہارے شوہر کو ہم نے اپنا خلیفہ گردانا ہے اور وہ صاحب الزماں خاتم ولایت محمدی ہے اور مہدی موعود آخرالزماں (جس کے

مسلمان منتظر ہیں)اسی کی ذات ہے۔ اس ذات کی تصدیق مہدیت اہل عالم پر فرض ہے اور اس کا انکار ہمارا انکار ہے۔ تم فوراً اس کی تصدیق کرلو"

اس کے بعد آپ کے فرزند حضرت سید محمودؒ نے اور حضرت شاہ دلاورؒ تصدیق سے مشرف ہوئے۔ پھر امام علیہ السلام "داناپور" سے "کالپی" کی طرف روانہ ہوئے اور اس کے بعد وہاں سے چندیری کی طرف روانہ ہوئے۔ پھر وہاں سے مالوہ کے پایہ تخت مانڈو تشریف لے گئے۔ وہاں کے بادشاہ سلطان غیاث الدین حضرت امامنا علیہ السلام کی تصدیق سے مشرف ہوا۔ حضرت کی خدمت اقدس میں یہہ گذارش کی کہ "غلام آپ کی تصدیق سے مشرف ہو چکا ہے اب غلام کی تین آرزوئیں ہیں۔

۱۔ ایمان کے ساتھ خاتمہ ہو

۲۔ مظلومیت کی موت اور درجہ شہادت

۳۔ گروہ مہدیؑ کے ساتھ حشر

آپ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ میری آرزویں قبول فرمائیے ۔ یہہ درخواست لکھ کر فتوح کثیر زر نقد ساٹھ قنطار زر خالص و جواہر اور ایک تسبح مرداریدی جس کی قیمت ایک کروڑ محمودی تھی روانہ کی۔ حضور مہدیؑ نے تمام زر و جواہر اُسی وقت خیرات کردی اور آخر میں ایک دف نواز کو لکڑی سے وہ تسبیح اُٹھا کر دیدی۔

اس شہر یعنی مانڈو میں تسبیح کے کلمات مولانا الہ داد حمیدؓ کو الہام ہوا اور مہدیؑ نے اسے پسند فرمایا۔ اور اسی شہر میں حضرت اجملؓ مہدیؑ کے فرزند کا انتقال ہوا اور یہیں دفن ہیں۔ مانڈو سے آپؑ چاپانیر پایہ تخت گجرات تشریف

لے گئے۔ سلطان گجرات محمود بیگڑہ اور دونوں بہنیں راجے

سوں اور راجے مرادی نے حضرت کی تصدیق کی۔ اور بہت

سارے علماء بھی معتقد ہوئے۔

حضرت حرم محترمہ بی بی الہدادی کا انتقال چاپانیر میں اور آپ کو پاواگڑھ کی ایک مناری مسجد کے مشرق میں دفن کیا گیا۔ امامنا چاپانیر کے بعد برہان پور ہوتے ہوئے دولت آباد، احمد نگر اور بیدر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد شہر گلبرگہ ، بیجاپور اور چیتاپور تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ حج بیت اللہ کے لئے ڈابول بندرگاہ سے جدہ اور پھر مکہ مکرمہ پہنچکر رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑے ہو کر دعوت مہدیت کی اور کہا کہ ”جس نے میری اتباع کی وہ مومن ہے“ اور واپس ہند آکر دیو بندریا کھمبایت پر اتر کر تبلیغ کی اس کے بعد احمد آباد اور پٹن تشریف لے گئے

جس طرح چاپانیر میں بندگی میاں شاہ نظامؒ نے تصدیق کی اسی طرح احمد آباد میں بندگی میاں شاہ نعمتؒ نے اور پٹن میں بندگی میاں شاہ خوند میرؒ نے تصدیق کی بعد میں مقام بڑلی پہنچ کر آپ مجمع کثیر میں بہ حکم خدا دعویٰ موکدہ فرمایا۔ ۳۶۰ جن میں جلیل القدر اصحاب بھی تھے۔ آمنا و صدقنا کہا

دعویٰ موکدہ

اے بھائیو! تم دیکھتے ہو کہ اس بندے کو پوری صحت ہے بیمار نہیں ہوں۔ ہوشیار ہوں نیند اور نشہ میں نہیں ہوں عقل کامل رکھتا ہوں مجنون مخبوط الحواس نہیں ہوں۔ غنی دل ہوں مفلس مضطر نہیں ہوں۔ ایسی صحت و ہوشیاری و عقل کے ساتھ خدائے تعالیٰ کے متواتر اور اشد التاکید حکم کی بناء پر

جو بلا واسطہ الہام و ملک بالمشافہہ اس بندے کو ہو رہا ہے دعوت کرتا ہوں کہ

یہ بندہ مہدی موعود ہے اور خدا کی طرف سے خلیفہ ہے۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ کا تابع تام اور اپنی دعوت پر دو شاہد عدل پیش کرتا ہوں (۱) مطابقت کلام اللہ (۲) واتباع محمد رسول اللہ ﷺ اور بندہ اس حکم پر مامور من اللہ ہے۔ اور اللہ کے حکم سے اپنی یہ دعوت سناتا ہے کہ اس بندہ کی تصدیق فرض ہے اور اس بندہ کا انکار کفر ہے جو بندے کا مصدق ہے وہ مومن ہے اور جو بندے کا منکر ہے وہ کافر ہے' صاحب شواہد اور متعدد راویوں کا بیان ہے کہ اس دعوے کے وقت اس

میدان میں آنحضرت کے سامنے ایک مجمع عظیم تھا جس میں متعدد مقامات اور مختلف اقوام و خاندان کے لوگ موجود تھے۔ خصوصاً صحابہ عظام جن کی نسبت موافق و مخالف مورخین مثلاً شاہ ولی اللہ، ملا بدایونی ، مولانا ابو الکلام وغیرہم نے پاکان حق ، اہل اللہ، مقدس فرشتے، صحابہ کرام کے خصایص ایمانی کی یاد تازہ کرنے والے وغیرہ کے خطابات کا ذکر کئے ہیں اور ان کے حالات اسلامی تاریخوں میں عموماً اور قومی تاریخوں میں خصوصاً مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سب کے سب علوم ظاہری و باطنی سے آراستہ و پیراستہ اور صاحبان کشف و شہود تھے اور اپنی ظاہری و باطنی تحقیق کی بناء پر پیش از پیش آنحضرت کی تصدیق سے مشرف ہو کر آپ کی صحبت اور آپ کے ساتھ ہجرت فرض جان کر ہمرکاب ہو گئے تھے اور اس صحبت دیرینہ کے اثر سے اپنے مس قلب کو اکسیر

بنا چکے تھے اور جن کے اخلاق واوصاف پر نظر کرنے کے بعد متعصب سے متعصب اور حاسد سے حاسد شخص بھی پکار اٹھے گا۔ لا یتوهم تو اطوهم على الكذب (یعنی اس جماعت کا ناحق پر اجماع کرنا خیال میں نہیں آتا) جناب ابوالکلام صاحب نے اپنے تذکرہ صفحہ (۲۷) پر اس جماعت کی کیا ہی صحیح اور واقعی تعیف لکھی ہے۔ "عشق الٰہی کی ایک جان سپار جماعت تھی جس نے اپنے خون کے رشتوں اور وطن وزمین کی فانی محبتوں کو ایمان و محبت کے رشتہ پر قربان کر دیا تھا الخ" اور حضرت صدیق سید الشہدا سید خوندمیرؓ اسی مقام میں اور اسی وقت حضور امام علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے اور جس وقت امام علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ اس بندہ کا مصدق مومن ہے اور منکر کافر تو سب سے پہلے حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ نے پھر باقتداء صدیق

ولایتؒ تین سو ساتھ (۳۶۰) جلیل القدر صحاب ذی علم و فضل نے اوران کے ساتھ جمیع حاضرین نے نعرہ "آمنا و صدقنا" بلند کیا۔ جیسا کہ دور نبوت میں اصحاب النبی ﷺ نے جو صدیقین تھے دعوہ نبوت کے اظہار پر کہا تھا۔ ربنا اننا سمعنا منا دیا ینا دی للا یمان ان امنو ابربکم فامنا (سورہ آل عمران)

ترجمہ ...... (اے پروردگار ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا اور ایمان کے لئے پکار رہا تھا (یعنی) اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے)

اعلان دعوہ مہدیت بسلاطین و علماء اہل اسلام

امام علیہ السلام نے حاضرین مجلس کے روبرو جو اظہار

دعوت کیا اسی پر اکتفانہ کیا بلکہ سلاطین اسلام کو بذریعہ فرامین اطلاع دی جیسا کہ بروایت خواجہ محمد عباداللہ صاحب قبل دعوت جونپور سے کافر راجاؤں کو دعوت اسلام اور مسلم بادشاہوں کو احیاء شریعت واتباع سنت میں تحریری احکام بھیجے تھے۔ چنانچہ ان کی عبارت یہ ہے "اس وقت اسے صرف ایک ہی دھن لگی ہوئی تھی وہ یہ کہ کم از کم ہندوستان کو کفر وشرک سے پاک کیا جائے۔ اس نے جہاں مسلمان بادشاہوں کو شرع کی پابندی اور اشاعت اسلام میں سعی اور راہ خدا میں جہاد کرنے کے لئے نامے لکھے ہندو راجاؤں کو بھی دعوت اسلام دی ان میں سے ایک دلپت رائے بھی تھا۔ موخرالذکر کی طرف سے جو کچھ اسے جواب ملا وہ کسری کا جواب تھا۔ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا تھا" انتہی۔

اس فرمان واجب الاذعان کی ایک نقل سلطان گجرات

کو بھی روانہ کی تھی جس کے مضمون کو مولانا العلام مولوی حاجی سید علی صاحب (یداللہی) نے زبان عربی کا جامہ پہنا کر اپنے رسالہ قول المحمود میں نقل کیا ہے۔ (اس کا ترجمہ یہاں پیش کیا جاتا ہے)

ترجمہ:۔ اے لوگو! اس امر کو سمجھ لو کہ میں محمد ابن عبداللہ اور رسول اللہ ﷺ کا ہم نام ہوں مجھے اللہ تعالیٰ ولایت محمدیہ کا خاتم اور اپنے نبی کی بزرگ امت پر خلیفہ بنایا ہے میں وہی شخص ہوں مہدی جو آخر زمانہ میں میرے مبعوث ہونے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اور میں وہی ہوں جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی۔ میں وہی ہوں جو پیغمبروں کے صحیفوں

میں ذکر کیا گیا ہوں۔ میں وہی ہوں جو اگلے اور
پچھلے گروہوں میں توصیف کیا گیا ہوں۔ میں وہی
ہوں جو بصیرت پر خدا کی طرف خلایق کو اللہ اور
اس کے رسول کے حکم سے بلاتا ہوں۔ اور اس
دعوے وقت میں نشہ کی حالت میں نہیں ہوں
بلکہ ہوشیار ہوں ہوشیار کرنے کا محتاج نہیں ہوں۔
اللہ کی طرف سے پاک رزق دیا گیا ہوں۔ مجھے خدا
کے سوائے کوئی حاجت نہیں ہے میں ملک وامارات
کا طالب نہیں ہوں اور نہ ریاست و حکومت کی مجھے
رغبت ہے۔ میں اس کو نجس سمجھتا ہوں۔ دنیا کو
چھڑانے والا ہوں۔ اور اس کی دعوت کا باعث یہی

ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس دعوت کے لئے تہدید فرمائی ہے اور مجھے مفترض الطاعت بنایا ہے۔ (یعنی میری اطاعت کو فرض کیا ہے) میں انس و جن کی طرف اپنی دعوت پہنچاتا ہوں اس مضمون سے کہ میں ولایت محمدیہ کا خاتم اور خدا کا خلیفہ ہوں جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی میرا حکم مانو اور مجھ پر ایمان لاؤ تاکہ تم کو نجات ملے۔ اگر انکار کرو گے تو خدا تم کو سختی کے ساتھ پکڑے گا اور اس دن کے عذاب سے بچو جس دن پہاڑ باریک ریت ہو جائیں گے۔ پس دنیا سے ایسی

حالت میں مت سفر کرو کہ ہلاکت میں پھنسے رہو
اور حسن ثواب آخرت اختیار کرو اور گھوڑے کے
سموں سے اس کو نہ بیچو کیوں کہ تم سمجھ والے ہو اگر
میں تمہارے زعم میں بناوٹی باتیں اور اللہ پر افتر
کرتا ہوں تو میرے کام میں تحقیق کرو۔ اور اس
میں جلدی کرو۔ اگر تم میرے کام میں روگردان
ہو جاؤ گے تو تمہاری طرف سے تکذیب ثابت
ہو گی۔ کیونکہ خدا نے تم کو دریافت حق پر قادر کیا
ہے۔ پھر اگر تم مجھے جھوٹ پر چھوڑ دو گے جیسا کہ
تمہارا زعم ہے تو تم ہی خود ماخوذ ہو گے اور میں اللہ
کی قسم کھاتا ہوں اور خدا شہادت کے لئے بس ہے

کہ میں امت محمد ﷺ کا دافع ہلاکت اور اس پاک جماعت سے گمراہی کا دور کرنے والا ہوں پس تم دھوکہ میں نہ رہو۔ بلکہ میرے اقوال و افعال و احوال کو قرآن شریف سے ملاؤاور اس میں غور کرو اگر قرآن سے موافق ہوں تو مجھے قبول کرو ورنہ مجھے قتل کردو۔

یہی طریقہ تمہاری نجات کا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور قلب عاجز سے اس کی طرف رجوع ہو جاؤ۔

کیوں کہ وہ اپنے بندوں پر ظالم نہیں ہے۔یہ مضمون نصیحت ہے اس شخص کے لئے جس نے

اپنے دل کو حاضر رکھا اور سنا اور سلام ہے اس شخص پر جس نے ہدایت کی اتباع کی"۔

مہاجرین کرام کے لئے من جانب اللہ بشارت

سفر خراسان میں ایک روز کا ذکر ہے کہ امام علیہ السلام جو اس قافلہ مہاجرین میں سب سے آگے آگے گھوڑے پر سوار چلے جا رہے تھے چلتے چلتے ایک ٹیلہ پر چڑھ گئے اور اپنے اصحاب مہاجرین کو دیکھا کہ ایک جماعت کثیر خالصاً ہجرت فی سبیل اللہ میں بھوکے پیاسے افتاں و خیزاں چلے آ رہے ہیں۔ کوئی ہے کہ شیر خوار بچہ کو کاندھے پر بٹھالیا ہے۔ کوئی ہے کہ بوجھ سر پر اٹھالیا ہے۔ کسی نے اپنی گٹھری پیٹھ پر لادی ہے اور کوئی ہے کہ سامان بیل پر رکھ کر ہانک رہا ہے۔ ہر ایک پر فاقہ و اضطرار ہے

بلکہ کسی کسی کو تو چلنا دشوار ہے۔ اکثر دھوپ میں برہنے پا گرم
گرم ریت پر راہ طئے کر رہے ہیں۔ مگر ذکر و فکر میں مستغرق
ہیں۔ کوئی قوت جاذبہ ہے کہ اتنی بڑی جماعت کو کھینچے لے
جا رہی ہے۔ آپ کو یہ منظر عشق الٰہی اور عاشقان خدا کی یہ
جد و جہد و خواری و زاری دیکھ کر رقت پیدا ہو گئی۔ جیسے حضور
رسالت پناہ محمد رسول اللہ ﷺ کو جنگ احد کے وقت ہو گئی
تھی اور آبدیدہ ہو کر جناب باری میں عرض کیا "الٰہی تو حاضر و
ناظر ہے۔ میرے اور ان کے حال سے بجز تیری ذات کے
کوئی ایسی چیز نہیں جس کے عشق و محبت میں ایسی مشقت
شدید کو اس جماعت مہاجرین نے گوارا کر لیا ہو۔ فقط تیری
رضا جوئی اور تیرے دیدار کی آرزو ان کو کشاں کشاں اس
طرح لا رہی ہے اور ان کا حق کچھ مجھ پر ہے تو یہی کہ ان کو
تیری معرفت کی راہ بتلاتا ہوں۔ اسی وقت خدائے تعالیٰ کی

طرف سے ارشاد ہوا کہ "اے سید محمد! ہم نے اس جماعت کے تمام صغائر و کبائر گناہ بخش دئے اور ان سے ہمیشہ کے لئے راضی ہوگئے۔ ہماری طرف سے ان کو ایمان کی بشارت سنادے" اس خطاب الٰہی کے ختم تک پورا قافلہ اس ٹیلہ کے سامنے جمع ہوگیا۔ امام علیہ السلام نے جماعت مہاجرین کو مخاطب کر کے یہ بشارتی الفاظ خدا کی طرف سے سنائے اور ایمان کی بشارت دی (جو اصطلاح مہدویہ میں حصول ذات خدا سے موسوم ہے)

وفات حسرت آیات

امام علیہ السلام کی عمر شریف جب مطابق عمر حضرت رسالت مآب ﷺ ترسٹھ سال کی ہوئی خدائے تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے معلوم ہوا کہ اسی سال آپ کی رحلت ہے

اور مدفن بھی اسی مقام میں ہے جس طرح تمہاری متبوع اور ہمارے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ نے اس عمر میں دنیاء فانی کی زندگانی ہمارے حکم پر ختم کی تم بھی اسی عمر میں ہمارے پاس مقعد صدق میں پہنچ جاؤ ۔ فی مقعد صدق عند ملیك مقتدر اور اس امر کی اطلاع چھ ماہ پیشتر سے حضرت دلاور رضی اللہ عنہ کو بھی رویائے صادقہ کے ذریعہ معلوم ہوئی تھی جس کی اطلاع سب صحابہ کو بھی ہو چکی تھی۔

وصیت امام علیہ السلام

شنبہ کے دن جو بیان کا وقت آیا تو آپ نے آیۃ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا ۔ (آج میں نے تمہاری واسطے دین کو کامل کر دیا اور تم پر میری نعمت (دیدار) پوری کر دی اور

تمہارے لئے دین اسلام پسند کرلیا) کا بیان کچھ ایسے رقت آمیز مضمون میں فرمایا کہ اصحاب رضی اللہ عنہم کو آپ کی رحلت کا یقین ہو گیا بعد بیان جب آپ کو بخار بڑھ رہا تھا بی بی جی رضی اللہ عنہا کی نوبت کے مطابق اصحابؓ کے سہارے سے ان کے حجرہ مقدسہ کو تشریف لے گئے اور بوریئے پر لیٹ گئے لحظہ بہ لحاظ حرارت بڑھ رہی تھی۔ وہیں سب خواص صحابہ کو جمع کر کے بطور وصیت فرمایا۔

"برادرو! جو کوئی بشر عدم سے وجود میں آیا ہے اس کو موت کی راہ در پیش ہے۔ ولی ہو یا نبی ہر ایک کو یہی راہ جانا ہے (کل نفس ذائقة الموت) (ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے) حتی کہ خاتم النبوۃ ﷺ بھی اس دار دنیاء فانی میں نہ رہے (و ما

محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسول)
محمد نہیں ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں ان کے
آگے بھی کئی رسول گذرے ہیں ۔ اور خود
آنحضرت ﷺ کو ارشاد ہوتا ہے انك میت و
انهم میتون (یعنی اے محمد تم بھی مرنے والے ہی
ہیں) پس اسی طرح یہ بندہ بھی نہ رہے گا جو احکام
الٰہی کہ بندہ تم کو سنایا ہے وہ خدا کے حکم سے سنایا ہے
بندہ کا کام و تبلیغ احکام کا تھا بندہ اپنے فرض منصبی
سے سبکدوش ہو گیا۔ اب عمل کرنا تمہارے اختیار
میں ہے۔ دیکھو عمل نہ کرو گے تو کف افسوس ملو
گے"۔

یہ مضمون وصیت سن کر اصحاب کرام پر بے حد رقت طاری ہو گئی جو بڑھتے بڑھتے گریہ وزاری کی حد تک پہنچ گئی۔ سب کی زبانوں پر یہی فقرہ جاری تھا۔ افسوس ظلِ الٰہی ہمارے سروں سے دور ہونے کو ہے ہم کیا کریں۔ شاہ نعمت رضی اللہ عنہ سے تو عالم بیخودی میں ضبط گریہ نہ ہو سکا۔ ایک آہ سرد دل پر درد سے بلند آواز میں نکل گئی۔ امام علیہ السلام نے خود بھی بکمال رقت و زحمت فرمایا۔ تمہارا صدمہ حق ہے۔ تم لوگوں سے جو بندے کے روبرو گئے وہ گویا سبقت لے گئے اور جو رہ گئے ان پر سارا بار پڑ گیا ہے۔ پھر آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا

"خداوند! بندہ ان تمام تیرے طالبوں کو تجھی پر سونپ کر جاتا ہے۔ تو ہمیشہ ان کو اپنی حمایت و حفاظت میں رکھ

آپ کی یہ دعا بالکل دعائے مسیحی سے مشابہ ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے میرے امت سے وہی بیان کیا

جس کا تو نے حکم دیا تھا کہ میرے اور تمہارے رب کی عبادت کرو اور جب تک میں ان میں تھا ان کا نگران کار تھا۔ پھر جب تو نے مجھے بلا لیا تو بس تو ہی ان کا نگہبان رہا اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔ اگر تو انہیں عذاب کرے تو بھی تجھے اختیار ہے کیونکہ وہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر بخشدے (تو بھی ہو سکے) کیونکہ تو غالب اور حکمت والا ہے"۔

پھر بطور تسلی فرمایا "برادرو د! محمد نبی اور محمد مہدی کو فنا نہیں ہے (علیہما السلام) ان کی موت صرف نقل مکان ہے۔ موت ایک پُل ہے جو دوست کو دوست تک پہنچا دیتا ہے۔ اگر بندے کے اس قول میں تم کو شبہ ہو تو قبر میں اتارنے کے بعد دیکھو اگر میری لاش کفن میں پاؤ تو سمجھو

کہ میں جھوٹا مفتری علی اللہ ہوں مہدی موعود نہیں ہوں"۔

جب امام علیہ السلام نے اپنی نسبت قبر و کفر لاش وغیرہ کے الفاظ استعمال فرمانے لگے تو شاہ نعمت اللہ رضی اللہ عنہ سے ضبط گریہ نہ ہو سکا رونے کی آواز نکل گئی۔ امام علیہ السلام نے پوچھا کون روتا ہے۔ حضرت شاہ نعمت نے عرض کیا "بندہ نعمت"۔ امام علیہ السلام نے فرمایا "میاں نعمت رونے کا یہ وقت نہیں ہے ابھی تو بندہ تم میں ہے اور جب تک تم بندہ کی روش پر چلو گے اور بندہ کے مدعا و مقصود کو پیش نظر رکھے ہوئے بندہ کے احکام پر عمل کرو گے سمجھو کہ بندہ تم میں ہے۔ اے محمد تم ان میں ہیں تب تک اللہ ان کو عذاب نہیں کرتا"

اور رونے کا وقت تو وہ ہے جب بندہ تم میں نہ رہے گا۔ بندے کی جدائی کے آثار یہ ہیں کہ (۱) خدانخواستہ خدا کی یاد اور اس کی طلب تمہارے دلوں سے نکل جائے۔ (۲) اغنیاو اہل دولت دنیا داروں کا میلان تمہارے طرف شروع ہو جائے (۳) اہل دنیا تم سے عداوت و نفرت کرنا چھوڑ دیں اور تم کو ایذا نہ دیں (۴) اور تمہارا نفس حب الشہوات سے معمور ہو جائے حاصل یہ کہ ذکر اللہ اور طلب دیدار خدا جو بندہ کی دعوت کا اصل اصول مدعا ہے تم سے جاتا رہے تو یقین کر لو کہ یہ بندہ تم میں نہیں ہے اس وقت روؤ جتنا رونا ہے۔

مگر انشاء اللہ مہدی و مہدویاں قیامت تک رہیں گے پھر السلام علیکم کہہ کے سب کو رخصت کیا"

قبض روح پر فتوح صلی اللہ علیہ و سلم: لکھا

ہیکہ اس وقت بحکم خداوند تعالیٰ شانہ ملک الموت عزرائیل علیہ السلام نے اندر آنے کا اذن طلب کیا۔ جب امام علیہ السلام نے حکم دیا تو حاضر ہوئے عرض کیا کہ خدائے تعالیٰ نے آپ پر ستر (۷۰) دفعہ صلواۃ و سلام کہنے کا ارشاد فرمایا ہے اور اپنی طرف سے یہ پیام سنانے کے لئے مجھے مامور کیا ہے کہ یا عبادی (اے محمد) میں اور میرے فرشتے اور میرا عرش اور میری کرسی اور جنت اور حور و غلماں اور داروغہ جنت رضوان اور میرے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور

سارے انبیاء مرسلین اور اولیاء کاملین تمہاری روح کے استقبال میں نظر برراہ ہیں۔ لہذا دیر مت کرو بہت جلد آکر ہم سے ملو۔

خجلہ قدس برائے تو بیا راستہ اند
خوش خرماں گذرے کن بہ تماشا کہ ناز
قدمے پیش نہ وقدر فلک رابفروز
برقع از رخ فگن و جملہ فلک رابنواز

امام علیہ السلام نے اس عنایت ایزدی کا شکریہ ادا کیا اور قضاء الٰہی پر راضی ہوگئے۔ جب عزرائیل علیہ السلام روح محبوب رب العالمین کے ساتھ ملیک مقتدر کے حضور روانہ ہوگئے تو حضرت سید خوند میر رضی اللہ عنہ نے سینہ نور گنجینہ پر ہاتھ رکھ کر رضیا بقضاء اللہ کہے کہ آیت کریمہ انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھی۔ یہ سن کر

اہل بیت خاتم الولایت کے سروں پر آسمان غم ٹوٹ پڑا خصوصاً خلف اکبر امام علیہ السلام حضرت بندگی سید محمود رضی اللہ عنہ کے صدمہ دل کا اندازہ ناممکن ہے۔

باوجود اس کے حضرت بندگی سید محمود رضی اللہ عنہ نے اہل بیت کرام اور دیگر اصحاب و مہاجرینؓ کو تسلی و تشفی دلائی اور بہت کچھ روکا اور سمجھایا۔

تجہیز و تکفین و تدفین :۔ پھر حضرت سید محمود رضی اللہ عنہ نے چارپائی پر جنازہ معلیٰ کو اٹھا کر رکھا اور سرہانے آپ اور حضرت سید خوندمیر رضی اللہ عنہ اور پائین دوسرے اصحاب چارپائی کو اٹھائے ہوئے مسجد میں لائے اور حسب طریق سنت غسل دیا گیا۔ بعد غسل آنحضرت کی ناف مبارک میں جو پانی رہ گیا تھا۔ حضرت شاہ نعمت اللہ

رضی اللہ عنہ نے تبرکاً پی لیا۔

اہل فراہ و رچ کی طرف سے مدفن کی

درخواست:۔ روایت ہے کہ ادھر تو امام علیہ السلام کی تجہیز و تکفین ہو رہی تھی مگر ادھر اہل فراہ و رچ میں آنحضرت کے مدفن کی نسبت بحث چھڑ گئی۔ فراہ والوں کا دعویٰ تھا کہ آپ کا مدفن ہماری قبرستان میں ہو کیونکر آپ کا قیام ہمارے موضع میں تھا ہم آپ کے زیر سایہ رہنے کے مستحق ہیں۔ رچ والوں کا دعویٰ تھا کہ ہمارے قبرستان میں حضرت ہیں گے۔ کیونکہ ہمیشہ آپ نماز جمعہ کو ہماری جامع مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے اور یہ مباحثہ ترقی کر کے مجادلہ تک پہنچ چکا تو حضرت بندگی سید محمود و سید خوندمیر رضی اللہ عنہما نے خود ان کے درمیان

تشریف لے جاکر یا بروایتے حضرت شاہ نظام الدین رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ فیصلہ سنادیا کہ آنخضرت کا مدفن تمہاری یا ہماری رائے پر نہیں ہے۔ خود آنخضرت علیہ السلام کا جنازہ، معلیٰ اٹھانے کے بعد جہاں ٹھہریگا وہی آپ کا مدفن ہے۔ اس پر سب راضی ہوگئے اور نماز ظہر کے بعد جنازہ مقدس دائرہ سے اٹھایا گیا۔ سید محمود اور سید خوندمیر رضی اللہ عنہما سرہانے اور باقی اصحاب کرام پائیں تھامے ہوئے لے چلے۔

نماز جنازۃ اور دفن :۔ فراہ کی عیدگاہ قدیم پر جنازہ اتارا گیا اور ایک جم غفیر من الانس والجن والملک کے ساتھ امیر المصدقین خلف اعظم وزیر ایمن حضرت بندگی سید محمود رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد نماز جنازہ

اٹھا کر لے چلے اور اس مقام پر پہنچے جہاں آپ نے آخری
جمعہ کو تشریف لے جاتے ہوئے توقف فرمایا تھا اور ملائکہ
رحمت نور کے طبق لاکر نثار کئے تھے اور یہ مقام بالکل فراہ
اور رچ کا وسطی مقام تھا۔ یہاں جنازہ معلی اس قدر گراں بار
ہو گیا کہ حاملان جنازہ تحمل نہ کر سکتے تھے اور ان کے قدم
بالکل اٹھ نہ سکتے تھے۔ سیدین رضی اللہ عنہما اور دیگر اصحاب
کرام نے بالاتفاق یہ یقین کرلیا کہ بس یہی مقام آپ کا
مدفن ہے۔ وہ ایک پر فضا باغ تھا۔ سلیمان خراسانی کی ملک
اور وہ مہدوی تھے۔ اس باغ کو سلیمانی باغ کہتے تھے۔ اہل
فراہ ورچ کو بھی وہ جگہ نہایت پسند آگئی۔ حضرت سید محمود
رضی اللہ عنہ نے مالک باغ سلیمان صاحب مہدوی کو طلب
کیا وہ اپنی اس سعادت ازلی پر پھولے نہ سماتے تھے حاضر
ہوئے تو خلیفہ اکبر نے قیمتاً وہ باغ طلب کیا۔ سلیمان

صاحب نے کہا اللہ اللہ آپ یہ کیا فرمارہے ہیں میرے زہے قسمت وہ خوش نصیب کہ ایسی نعمت لازوال میرے ہاتھ لگی۔ یہ باغ ہے کیا چیز غلام کا جان و مال فدائے نام مہدی ہے۔ یہ باغ کو اللہ نے دیا ہے فی سبیل اللہ ہے۔ بفراغت اس میں حضور انور کو دفن کیجئے۔ خلیفہ اکبر نے فرمایا برادر صاحب خدا نے اس وقت مجھے اس کی خریدی کی استطاعت دی ہے۔ بروایتے آپ نے ماعصر مبلغ تخمیناً دو ہزار روپیہ تھے سلیمان صاحب کو دے کر باغ خرید کرلیا۔ بہر حال اس باغ میں قبر کھدوائی گئی اور اسی قبر میں دفن کیا گیا۔

آخری معجزہ اور کیفیت مشت خاک:۔ مروی ہے کہ حضرت بندگی میاں سید محمود صدیق اکبرؓ نے جو قبر

میں اترے ہوئے تھے حاضرین کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ امام علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ بندہ کو قبر میں اتارنے کے بعد کفن میں نہ پاؤ گے یہ آخری معجزہ بھی دلیل صدق مہدیت ہے۔ یہ کہکر کفن میں ہاتھ ڈالا تو جسم مبارک کفن میں نہ پایا۔ یہ اعجازی سماں دیکھ کر صحابہؓ عین الیقین سے حق الیقین کے مرتبہ کو پہنچ گئے۔

غرض جسم انور کو قبر اطہر میں رکھنے کے بعد اولاً حضرت بندگی سید محمودؓ نے مشت خاک دی پھر دیگر صحابہ نے یہ سنت ادا کی۔ بعد غلاف سید محمود رضی اللہ عنہ قبر سے اوپر آئے تو بالکل امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشابہ ہوگئے بلکہ آپ کی ریش مبارک بھی پوری سیاہ تھی دو مویہ ہوگئی۔ یہ دیکھ کر خلیفہ ثانی امام علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت سید خوندمیرؓ نے بحسن عقیدت فرمایا برادرو (خلف امام

علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے) یہ دیکھو ثانی مہدی کا ظل عاطفیت خدا نے ہم کو دیدیا ہے۔ اس فرمان پر سب نے متوجہ ہو کر دیکھا تو واقعی حضرت بندگی سید محمود صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فی الخلق یعنی صورت و شباہت میں بھی ثانی و نظیر و شبیہ و مثیل مہدی ہی ہو گئے ہیں۔ بس اسی روز سے اس گروہ مرحومہ و مقدسہ میں آپ کا خطاب ثانی مہدی ہو گیا۔

مجلس تعزیت:۔ دفن سے فارغ ہونے کے بعد یہ مجمع دائرہ معلی کو واپس ہوا۔ جب سب جمع ہو گئے تو سب کی درخواست پر حضرت خلف اکبر بندگی سید محمود رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ و ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الایہ اور فاذکرو نی اذاکرکم و

اشکرو الی ولا تکفرون کا بیان فرمایا۔ اس بیان میں سننے والوں نے بیان مہدی کی حلاوت پائی سب کے دلوں کو تسکین ہوئی مولانا الہ داد حمید رضی اللہ عنہ نے جگر سوز مرثیے اور قصیدہ تاریخ وفات لکھ کر دہم کے روز بوقت زیارت مرقد پاک پر اہل جماعت کو سنایا خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی رلایا۔

قوم کے شعرائے کرام کا منتخب کلام

۱۔ پند سود مند	از حضرت سید عبد الکریم نوری مرحوم و مغفور
۲۔ نعت رسولؐ	جناب شمیم نصرتی صاحب مرحوم و مغفور
۳۔ نعت رسولؐ	سید علی شاکر صاحب مرحوم و مغفور
۴۔ نعت رسولؐ	سید علی شاکر صاحب مرحوم و مغفور
۵۔ نعت مہدیؑ	جناب شمیم نصرتی صاحب مرحوم و مغفور
۶۔ نعت مہدیؑ	جناب سید اشرف خوندمیری صاحب مرحوم و مغفور
۷۔ نذرانہ	جناب کاوش حیدرآبادی صاحب مرحوم و مغفور
۸۔ مہدوی	حضرت سید باقر منظور صاحب

از حضرت سید عبدالکریم نوؔر مرحوم و مغفور

پَندِ سُوُد مَنُد

اے دل تو چاہتا ہے بھلی زندگی اگر
شکوہ کسی کا سُن نہ شکایت کسی کی کر
غیروں کے تذکروں پہ نہ زنہار کان دھر
عیبوں کو اپنے دیکھ کے رو اور خدا سے ڈر

اچھا اگر ہے تو تو بُروں کو بُرا نہ جان
تجھ کو برا کہے تو تو ہرگز بُرا نہ مان

چپ چاپ بیٹھ گوشۂ عزلت میں رات دن
رہ اپنے کرتبوں کی ندامت میں رات دن
کھو عمر غیر حق کی نہ چاہت میں رات دن
مصروف ہو کسی کی نہ غیبت میں رات دن
دولت کسی کی دیکھ کے دولت طلب نہ بن
ہرگز کسی کی دل شکنی کا سبب نہ بن

جھگڑوں سے دور بھاگ ڈرا کر فساد سے
پرہیز کر حسد سے بچا کر عناد سے
ہو جائے گر قصور کسی بد نہاد سے
احسن ہے در گزر ستم انسداد سے
بدلے برائیوں کے برائی سے تو نہ لے
پیش آئے دار توں سے دعا نیک اس کو دے

انجان رہ کے دیکھ زمانے کی چال کو
سن لے تو دور ہی سے ہر اک قیل و قال کو
دل میں پھٹکنے دے نہ کسی کے خیال کو
آنے نہ دے تو اپنی خوشی میں ملال کو
وہ کام کر کہ آیا ہے جس کام کے لئے
بدنام دو جہاں میں نہ ہو نام کے لئے

پوشیدہ راز ہائے جہاں کو نہ تو ٹٹول
کھلوا نہ عیب اپنا نہ غیروں کا عیب کھول
ادراک کی ترازو میں ہر بات اپنی تول
کچھ اس کے بعد بول تو پھر بھی سمجھ کے بول
تیزیٔ گفتگو کا مناسب چلن نہیں
شعلہ ہے وہ کہ جس کے زباں سے دہن نہیں

جناب شمیمؔ نصرتی مرحوم و مغفور

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تجلی ذاتِ حق کو جلوۂ خیر الوریٰ میں ہے
صفت ہر اک نبیؑ کی خود امام الانبیاءؐ میں ہے
نوازش کی ادا ایسی محمدؐ مصطفیٰؐ میں ہے
کرم کی شان جیسی رحمتِ ربُّ العلیٰ میں ہے
ہر اک تارِ نفس میں گونج ہے نام محمدؐ کی
سکونِ قلب کی نعمت مدینہ کی ہوا میں ہے
جو تابع آپؐ کا ہے اُس کو کوئی غم نہیں آقا
ہر اک مومن کی بخشش آپکے لطف و عطا میں ہے
کوئی اُن سے کہے جو پھر رہے ہیں ٹکریں کھاتے
ہمارے مسئلوں کا حل نظامِ مصطفیٰؐ میں ہے

بقدرِ ظرف اِس سے ہر نبیؑ نے فیض پایا ہے
اَنائے رب کا ہر جلوہ محمدؐ کی اَنا میں ہے

خدا کے قہر سے تذلیل کیوں نہ بُولہب ہوگا
کہ شانِ مصطفیٰؐ جو سورہ تبّت یدا میں ہے

بجز چشمِ بصیرت آج تک کوئی نہیں دیکھا
ابھی جو نور کی پہلی کرن غارِ حرا میں ہے

بشر کا ذکر ہی کیا ہے ملک بھی کھینچ کے آتے ہیں
کشش کتنی محمد مصطفیٰؐ کے نقشِ پا میں ہے

جھکا سر خود بخود یوناں و مصر و ہندو روما کا
قیادت کی عظمت تو عرب کے رہنما میں ہے

شمیم نصرتی پر کیجئے نظرِ کرم آقاؐ
ابھی تک آرزو دیدار کی اُس کی دُعا میں ہے

جناب سید علی شاکرؔ مرحوم و مغفور

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خدا ہی جانے کیا رتبہ ہے کیا درجا محمدؐ کا
جبھی تو ہو گیا ہے، خود خدا شیدا محمدؐ کا
زبان سے خالق اکبر کی خود صلّی علیٰ نکلا
یدِ قدرت نے جب کھینچا، ذرا نقشہ محمدؐ کا
خدا خود مدح کرتا ہے، فرشتے وجد کرتے ہیں
بشر سے کیا بیاں ہو وصف اور رتبا محمدؐ کا
ہٹا کر ذات، گویا نور میں دو چشم و یک بنیش
خدا کے نور سے ملتا ہے، یوں جلوا محمدؐ کا

خدا کے مہماں بن کر شہہ معراج آتے ہیں
مچا ہے عالمِ افلاک میں چرچا محمدؐ کا

گوارا تھی نہ خالق کو تباہی اپنے بندوں کی
سنوارا پھر سے دنیا کو ، دیا صدقا محمدؐ کا

جو صدر بزم ہے، وہ سب سے آخر نطق کرتا ہے
ہدایت سب سے آخر ، نام ہے پہلا محمدؐ کا

خدا کے فضل ہے شاکرؔ، نہ کرنا فکر عقبیٰ کی
خدا خود اس کا ہوتا ہے جو ہوتا محمدؐ کا

جناب سید علی شاکر ایم۔ اے

اعراج بندگی

تاروں نے نور پایا چاند اور جگمگایا
فوقِ سما چلا ہے ، حسنِ ازل کا سایا
انسان کبھی نہ دیکھا ، اتنا بلند ہوتا
مشتاقِ عہد ، دل نے ، معبود کو بنایا
استادہ ہر ملک ہے ، مرعوب ، سر جھکایا
ناسوت کا شہنشاہ ، لاہوت میں جو آیا
چشمے اُبل رہے ہیں ، عرفان سرمدی کے
جلوے ہوئے نمایاں ، اعراج بندگی کے
سب اہل کن فکاں کے ، اب ہوش جا رہے ہیں
جبرئیلؑ بول اٹھے ، سرکار آرہے ہیں

مشاطۂ ازل نے ، خلوت سرا سنواری
حیران کر رہی تھی ، جلووں کی تاب کاری
اس شانِ بندگی سے داخل ہوئی سواری
ہونے لگی فراواں طالب کی بے قراری
دیکھا جو بالمقابل ، آئینہ نگاری
نورِ ابد نے رخ سے جیسے نقاب اتاری

آجا ، قریب آجا ، یہ کنج لامکاں ہے
قوسین کا تصور ، یا قربِ جسم و جاں ہے

ہاں حسنِ بندگی کے انوار لا رہے ہیں
جبرئیل بول اٹھے ، سرکار آ رہے ہیں

کیا جانے بھید کیا تھا، اس سر لامکاں کا
مانوس رمز وحدت محبوب کو بنایا
عالم کا جس نے سارے نقشے بدل کے چھوڑا
اک بار پھر سے چمکا ظلمت کدہ جہاں کا
انسانیت کا اتنا اونچا علم اٹھایا
توقیر حق کے آگے ہر اک نے سر جھکایا

توحید ذات رب کی تشہیر عام کر دی
یعنے پیام حق کی حجت تمام کر دی

دنیا سنوار دی ہے مولا میں جا رہے ہیں
جبریلؑ بول اٹھے سرکار آ رہے ہیں

کیا رہنمائے ہستی، پیغام سرمدی ہے
عالم کا ذرہ ذرہ مسرور بیخودی ہے
باطل مٹا کے پھیلی، تنویر آگہی ہے
تخریب امر باطل تعمیر زندگی ہے
تسلیم حق پرستی تزکیّہ دلی ہے
یعنے عروج ہستی تکمیل بندگی ہے
جو تیرے ہو چکے ہیں ہے ان کو فکر غم کیا
گر عاصیوں کو چھوڑا پھر مقصد کرم کیا
شاؔکر ہوا ہے بیکس عصیاں ستا رہے ہیں
جبریلؑ بول اٹھے سرکار آرہے ہیں
مخدوم ہر دو عالم ، محبوب رب اکرم
صلِ علیٰ محمدؐ یعنے حضور صلعم

جناب شمیمؔ نصرتی مرحوم ومغفور

نعت مہدی علیہ السلام

اُلفتِ مہدی و احمدؐ جن کے بھی قلبوں میں ہے

ایک لطفِ خاص ان کو ہر پہر جلوؤں میں ہے

کس زباں سے ہو بیاں اس قلب کی پاکیزگی

ذِکر الا اللہ جن کی ہر پہر سانسوں میں ہے

کوئی منظر اِن نگاہوں میں سما سکتا نہیں

مہدی موعود کا جلوہ میری آنکھوں میں ہے

کہدیا ابن عربی اور کاشانی نے یہ

ذکرِ مہدیؑ دیکھئے قرآن کے پاروں میں ہے

عارفوں کا قول ہے یہ مثلِ قرآں و حدیث

نور ایمانی کا مبداء آپ کی نقلوں میں ہے

اہلِ دانش اہلِ بینش کی زباں پر ہے یہی
جلوہ گر نورِ محمدؐ پانچ ان صدیوں میں ہے
دعویٰ بینائی جن کو ہے وہ پڑھ لیں ضرور
دعوتِ مہدیؑ برحق کل کے اخباروں میں ہے
روضۂ مہدیؑ دین کا ہر نظارہ ہے حسین
گنبدِ خضریٰ کی مانند نور کے سانچوں میں ہے
حق و باطل میں کبھی واضح بڑا ہی فرق تھا
حق و باطل کا تصور اب تو بس سپنوں میں ہے
ہائے کیسا آپڑا ہے وقت اب موعود یہ
دائرہ محصور اب پھنکارتے سانپوں میں ہے
کیوں چلن اپنے یہاں سکوں کا اب چلتا نہیں
کھوٹ کچھ تو اپنے ہی اعمال کے سکوں میں ہے
مل نہیں سکتی کہیں بھی قلب مومن کو شمیمؔ
جو حلاوت مہدیِ موعودؑ کی باتوں میں ہے

جناب سید اشرف خوندمیری صاحب

نعت شریف

بحضور میراں سید محمد مہدی موعودؑ

سہانی چاندنی اُگنے لگی ہے
زمین سے آسمان تک روشنی ہے
یہ کالی رات بھی اب کہہ رہی ہے
مجسّم نور کی بعثت ہوئی ہے
گواہی میں ہر اک شئے بولتی ہے
"عنایت مہدیؑ موعودؑ کی ہے"

جو بوڑھی رات بن کے ڈھل رہی تھی
اندھیری کھائیوں میں پل رہی تھی
کبھی نابینا بن کے زندگانی
جو کالے راستے پر چل رہی تھی
اب اُجلی رہ گذر پر آگئی ہے
"عنایت مہدیؑ موعودؑ کی ہے"

اندھیرا ذہن میں تھا اِتنا گہرا
فقط ظلمت کا تھا پہرہ ہی پہرہ
جہاں ہر سمت تھی بس ریت ہی ریت
جہاں تھا ہر طرف صحرا ہی صحرا
وہاں ایمان کی کھیتی اُگی ہے
"عنایت مہدیؑ موعودؑ کی ہے"

بدی کا سر پہ سورج آگیا تھا
حسین چہرہ ذرا کجلا گیا تھا
لگایا تھا محمدؐ نے جو پودا
وہ پودا دھوپ سے مرجھا گیا تھا
اُسی پودے میں پھر بالیدگی ہے
"عنایت مہدیؑ موعودؑ کی ہے"

جوانی آگئی مہدیؑ کے دم سے
ملی پھر تازگی مہدیؑ کے دم سے
میرا ایمان ہے یہ محکم یقین ہے
جہاں میں آج بھی مہدی کے دم سے
رسول پاکؐ کی کھیتی ہری ہے
"عنایت مہدیؑ موعودؑ کی ہے"

سرابوں کے سہارے بہنے والو
بجھالو پیاس تم اپنی بجھالو
بس اک سیلِ رواں ہے مہدویت
نہالو آ کے تم اس میں نہالو
یہ ایماں کے اُجالوں کی ندی ہے
"عنایت مہدیؑ موعودؑ کی ہے"

ذرا تو چھوڑ کر اپنے جھمیلے
لبادے پھینک دے میلے کچیلے
ہے فیضِ عام اب مہدی کے ہاتھوں
سویت بٹ رہی ہے بڑھ کے لے لے
اری او زندگی کیا سوچتی ہے
"عنایت مہدیؑ موعودؑ کی ہے"

مرے احساس کو تابندگی دی
مرے کام و دہن کو چاشنی دی
پھر اُس پر کیوں نہ ہو وارفتہ یہ دل
کہ جس نے ذہن و دل کو روشنی دی
وہ سورج اور دل سورج مکھی ہے
"عنایت مہدئ موعودؑ کی ہے"

بڑھی جب حد سے میری تشنہ کامی
سمندر نے مجھے اک بوند دے دی
اُسی اک بوند کے صدقے میں اشرفؔ
بجھائی پیاس جو میں نے بھی اپنی
ابھی تک دل کی مٹی میں نمی ہے
"عنایت مہدئ موعودؑ کی ہے"

جناب کاوشؔ حیدر آبادی

نذرانہ

کہا جاتا نہیں مجھ سے میرا دردِ نہاں مہدیؑ
الگ ہے ساری دنیا سے میری طرز فغاں مہدیؑ
نبی کا ہمقدم مہدیؑ نبی کا ہم زباں مہدیؑ
کتاب آمدشد کا نظام جاوداں مہدیؑ
ارے ظالم بڑا کم فہم ہے اب بھی نہیں سمجھا
یہاں بھی ہیں میاں مہدیؑ وہاں بھی ہیں میاں مہدیؑ
بلندی ہوں نہ پستی ہوں گدائے کوچہ مئے ہوں
میرا داتا میرا مرشد میرا پیر فغاں مہدیؑ

میری جھولی میں سب کچھ ہے میرے ساغر میں سب

کچھ ہے سلامت پیر میخانہ امام دو جہاں مہدیؑ

زبانیں چپ ہیں لیکن چپ نہیں ہے عالمِ فطرت

دلوں کا حال کیا کہیے دلوں کا رازداں مہدیؑ

یہ خطبہ آج بھی روشن ہے صدیق ولایت کا

ہمیشہ یاد آئیگا تیرا لطف بیاں مہدیؑ

تمہارا نام جب آیا جھکادی یہ جبیں ہم نے

ہمارے عشق کا شاہد رنگ آسماں مہدیؑ

ازل بھی اس کی مٹھی میں ابد بھی اس کی مٹھی میں

اٹھایا جس کی ہمت نے تیرا بار گراں مہدیؑ

یہ عنوانِ امامت ہے میں طالب ہوں توجہ کا

عیاں ہے دائروں سے بھی کہ ہے دارالاماں مہدیؑ

تیری جانب فلک بردوش برفانی پہاڑوں سے
تیرے ابرار آئے کارواں در کارواں مہدیؑ
تیری دعوت کے منکر بھی تیری عظمت کے قائل ہیں
یہہ تیری منزلت مہدیؑ یہہ تیرا آستاں مہدیؑ
عبارت مختصر جب تک نہ ہو چشم کرم تیری
میرا احساس بیداری بھی اک خواب گراں مہدیؑ
یہہ حاصل ہے تیرے شب زندہ داروں کے تدبر کا
جو تیرے ذکر میں گذری وہ عمر جاوداں مہدیؑ
شرف کاوشؔ کے گھر کو ہے تیرے گھر کی غلامی سے
نہیں ہے دوسرا کوئی میرا نام و نشاں مہدیؑ

حضرت سید باقرؔ منظور صاحب

مہدوی

(۱)

مہدوی ذکرِ رب کا پرستار ہے
مہدوی دیدِ حق کا طلب گار ہے
مہدوی اہلِ دل راست گفتار ہے
مہدوی شرعِ حق کا نگہدار ہے

(۲)

سر بلندیؔ نامِ خدا کے لئے
نصرتِ دینِ خیر الوریٰؐ کے لئے
پاسِ تصدیقِ شاہِ ہدیٰؑ کے لئے
مہدوی جان دینے پہ تیار ہے

(۳)

احترامِ شریعت کا کیا پوچھنا
کیفِ صہبائے وحدت کا کیا پوچھنا
ایسے میکش کی قسمت کا کیا پوچھنا
مہدوی بادۂ حق سے سرشار ہے

(۴)

یہ ہے واقف کہ ہے نور کیا نار کیا
فکرِ باطل سے اس کو سروکار کیا
جانتا ہے کوئی اس کا معیار کیا
مہدوی نیک و پاکیزہ کردار ہے

(۵)

ذکر حق سے نہ خالی رہے کوئی پل
مہدیؑ دیں کا ہے یہ پیامِ عمل
بس یہی آخرت کے ہے عقدے کا حل
مہدوی خوابِ غفلت سے بیدار ہے

(٦)

اس کے ہاتھوں میں دامن شریعت کا ہے
موجزن جوش دل میں شہادت کا ہے
ہے توکل کی دُھن شوق ہجرت کا ہے
مہدوی کی یہ رفتار و گفتار ہے

PDF

Prepared By

Faqeer Syed Ashraf Yadullahi

IBNE

Peer o Murshid Hazrath Syed

Roshanmiyan Sahab Yadullahi(RA)